ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه

علم القرآن

مطبع مصطفائی مصطفی اطبع ہوا
دہلی مصطفی محمد خان نے ١٢٦٢

فہرست

کتاب علم الفرائض مین تالیفات مقبول بارگاہ احد سندیلوی عنایت احمد

بسم اللہ الصمد ہذا فہرس کتاب مین ۱۷ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین کیفیت صرف اور تقسیم مال میت کی بعد موت اوسکی	۴
فصل دوسری موانع ارث کی بیان مین	۱۲
فصل تیسری بیان مین حصون ذوی الفروض اور ذوی الفروض کی	۱۵
فصل چوتھی بیان مین عصبات کے	۲۶
فصل پانچوین بیان مین مخارج فروض کی اسی فصل مین عول کا ذکر ہی	۲۸
فصل چھٹی بیان مین تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کی	۳۱
فصل ساتوین بیان مین تصحیح کی یعنی صحیح کرنی تقسیم کی وارثون پر اسی فصل مین ذکر ہی [illegible] جدا انکا	۴۳

۴۴	فصل آٹھوین رد کے بیان مین
۴۶	فصل نوین بیان مین ذوی الارحام کی
۵۴	فصل دسوین تخارج کی بیان مین
۵۵	فصل گیارہوین مناسخہ کی بیان مین
۶۱	فصل بارہوین بیان مین طریقہ تقسیم ترکہ کی وارثون پر یا قرض خواہون پہ
۶۵	فصل تیرہوین بیان مین میراث خنثی کی
۶۷	فصل چودہوین میراث حمل کی بیان مین
۷۰	فصل پندرہوین میراث مفقود کی بیان مین
۷۱	فصل سولہوین میراث مرتد کی بیان مین
۷۲	فصل سترہوین میراث اسیر کی بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ❊ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ مَنْ بَيَّنَ سِهَامَ التَّعْصِيْبِ وَالْفَرْضِ ❊ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكُرَمَاۤءِ وَصَحْبِهِ الرُّحَمَاۤءِ ❊ وَالْعُلَمَاۤءِ وَرَثَةِ الْاَنْبِيَاۤءِ ❊ بعد حمد اور صلوة کی جانا چاہیئی کہ اس زمانہ مین اکثر علماء دین نی کتابین دین کی اردو مین تالیف کین اور یہہ بات بہت موجب ہدایت اور شیوع علوم دینیہ کی ہوئی ہزارون جاہل قرآن شریف اور احادیث حضرت خیر البشر کی معانی پر واقف ہوگئی اور عقائد اسلام اور مسائل فقہیہ سی مطلع ہوئی مگر اب تک کوئی کتاب علم فرائض مین زبان اردو نظر سی نہین گذری اور یہہ علم بہی منجملہ علوم دینیہ کی ایک عمدہ علم ہی چنانچہ حدیث شریف مین حسب ذیل ایت فقہا کی وارد ہی تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ ❊ یعنی سیکہو تم فرائض کو اور سکہاؤ اوسی لوگون کو پس تحقیق وہ آدہا علم ہی اس حدیث سی بڑی بزرگی اور تاکید علم فرائض کی ثابت

ہوتی ہی کہ اوسنے جمیع علوم کو ایک نصف علم اور فرائض کو ایک نصف علم فرمایا لہذا
خاکسار ذرہ بیمقدار معتصم بذیل سید انبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد
بنظر نفع رسانی برادران مومنین کی جمیع مسائل ضروریہ فرائض کو زبان اردو
مین بیان کرتا ہی اور شرح رسالہ منظومہ موسومہ بجامع مولفہ
مولوی سید نوازش علی صاحب ساکن نگینہ کی کہ علم فرائض مین بڑے
اوستاد کامل تہی اور جمیع علم فرائض کو اوس رسالہ مین اونہون نے بکمال
متانت و تحقیق درج کیا ہی لکہتا ہی غرض شرح لکہنے سے یہہ ہی کہ جو کوئی چاہی
اوس رسالہ کو حفظ کر لی اور اوسکی مطلب پر بوسیلہ شرح کی مطلع ہو جاوے
تو سب مطالب فرائض کی اوسے ہمیشہ مستحضر رہین اور اگر کوئی شخص علم
فارسی سے بے بہرہ ہو اور فقط زبان اردو جانتا ہو تو وہ صرف اون مسائل
کو جو بصورت متن زبان اردو مین لکہی ہین پڑہ لے کہ لیوقت جمیع مسائل
فرائض پر مطلع ہو جایگا اگرچہ ایسی صورت بہت کم ہی کہ آدمی مطلق
فارسی نہ پڑہا ہو اور قصد تحصیل علم کا زبان اردو مین کری بلکہ اصل
مقصود تالیف و تصنیف سے زبان اردو مین یہی ہی کہ غیر فارسی خوان
بہی مسائل دینیہ اور علوم یقینیہ پر آگاہی حاصل کرین سو یہہ غرض بہی
اس کتاب سے حاصل ہو سکتی ہی اور چونکہ یہہ کتاب سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین
تالیف ہوئی اور پورا علم فرائض کا اسمین درج ہی لہذا اسکا
نام علم الفرائض رکہا ﷺ ربنا تقبل منا انک انت السمیع
العلیم ۱۲۶۲ اب یہان سے شرح رسالہ موصوفہ کی شروع ہوتی ہی اور مصنف

رحمۃ اللہ علیہ نے بسبب اختصار کی فصلین مقرر نہین کین فقیر نے
ہر مطلب کی شروع سے پہلی عبارت فصل کی جس سے طرف خلاصہ
بیان اوس فصل کی اشارہ ہو جاے سرخی مین لکھدی ہین کہا مؤلف نے جنت مکانہم

بعد حمد حق و صلوٰۃ رسول	عرض دارد فقیر آل بتول
ابن ناصر نوازش ہست بنام	یافت از ہند در نگینہ مقام

ش یعنی بعد حمد خدا اور درود رسول کی عرض کرتا ہی فقیر اولاد بتول کا
کہ بیٹا ناصر کا ہی نوازش نام اور پایا اوسنی ہندوستان مین سے نگینہ مین مقام
بتول لقب ہی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مؤلف سید تہی اس لئے
اپنی تئین فقیر آل بتول کہا اور نام والد مؤلف کا ناصر علی تہی اور نام اونکا
نوازش علی بسبب ضرورت شعر کی اِن دو نو نامون مین سے نصف نصف
لائے نگینہ ایک قصبہ ہی متصل مراد آباد کی ✽ فصل پہلی بیان مین کیفیت صرف
اور تقسیم مال میت کی بعد موت اوسکی

اوّلا مال مردہ دِہ در دین	گر مرا ورا تعلق ہست بعین

ش یعنی اوّل مال مردہ کا دینا
چاہئے اس قسم کی دین مین جسی علاقہ کسی شی معین سے ہو جیسے ایک چیز میت
کی کسی شخص پاس گرو ہی اور میت سوا اوس چیز کی اور کچہہ چہوڑے لیس دین
مرتہن کا یعنی زر رہن کہ شی مرہون سے متعلق ہی اوپر تجہیز اور تکفین میت کے
مقدم ہی اوس شی مرہون کو بیچ کی اول زر رہن ادا کرینگی بعد اوسکی
اگر کچہہ باقی رہی اوس سے تجہیز و تکفین ہو گی نہین تو وہ لوگ جن پر خرچ اسکا
حالت حیات مین واجب تہا تجہیز و تکفین کرین اور جو وہ بہی نہوں تو

بیت المال سی کفن دفن کیا جائیگا یا مثلاً کسی شخص نی ایک گہوڑا سو روپی کو مول لیا اور بسبب عدم ادای قیمت کی بائع نی اوس گہوڑی کو اپنی قبضہ مین رکہا اور مشتری بی ادای قیمت مرگیا اور کوئی چیز اوسنی سوا اوس گہوڑی کی از قسم مال نہین چہوڑی تو اداکرنا زر ثمن گہوڑیکا بائع کو کہ دین متعلق بشئی بعین یعنی گہوڑی سی ہی مقدم ہی اور تجہیز و تکفین میت کی یعنی اوس گہوڑیکو بیچ کی اول قیمت اوسکی بائع کو اداکرین اگر کچہہ بچی مثلاً وہ گہوڑا ایکسو دس روپی کو بکی تو وہ باقی تجہیز و تکفین مین صرف کیاجای اور اگر کچہہ نہ بچی مثلاً وہ گہوڑا پوری سو روپی کو بکی یا نوہ روپی کو بکی تو درصورت نہونی اون لوگونکی جن پر نفقہ اوسکا واجب ہی خرچ کفن دفن میت کا بیت المال سی دلایاجای اور جسقدر دین اداہنوا اوسکا مواخذہ میت کی ذمہ ہام

پس بیع تجہیز او بلاکم و بیش		عدد سنت و قیمت بیش

بیش یعنی بعد ادای دین متعلق بعین کی صرف مال مردہ کا ہو اوسکی تجہیز و تکفین مین بی کمی اور بیشی کی موافق عدد سنت کی اور قیمت اگلی کی عدد سنت کفن مین مرد کی لئی تین کپڑی ہین قمیص جسی کفنی کہتی ہین اور ازار کہ ایک چادر ہوتی ہی بجای تہ بند کی اور لفافہ جسی پوٹ کی چادر کہتی ہین اور عورت کی لئی پانچ کپڑی ہین تین مردون والی اور خمار یعنی اوڑہنی جسی سر پر اور سر کی بالونپر جو دو حصہ کر کی سینہ پر ڈالی جاتی ہین اوڑہاتی ہین اور سینہ بند جس سی چہاتیان عورت کی باندہ دی جاتی ہین اور اگلی قیمت سی مراد یہہ کہ موت سی پہلی اپنی حالت حیات مین میت جس قیمت

کی کپڑی پہنا کرتا ہو اوسی قیمت کا کفن اوسی دیا جاوی اور اگر اوس کی
حالت حیات مین تین طرح کی کپڑی ہون ایک ایسی جنہین عیدین مین اور
شادی بیاہ مین پہنتا ہو اور دوسری ایسی جنہین دوستون آشناؤن
کی ملاقات کی وقت پہنا کرتا ہو اور تیسری ایسی کہ اپنی گہر مین پہنی رہتا ہو
دوسری قسم کا کفن دینا چاہیی اس لیی کہ وہ متوسط ہی لکہی بہشتی عدد کپڑون
کہ مرد کو تین کپڑی سی اور عورت کو پانچ کپڑی سی کم یا زیادہ دین اور قیمت
مین یہہ کہ جس قیمت کا کپڑا حالت حیات مین پہنتا ہو اوس سی کم قیمت کا
زیادہ قیمت کا کفن دین **ف** تجہیز کی معنی سامان کرنا میت کی سامان کفن
مین غسل اور گورکنی اور دفن بہی داخل ہی جس چیز مین ضرورت خرچ کی ہو مال
میت مین سی لیا جاوی اور یہہ خرچ دین غیر متعلق بعین پر مقدم ہی

پس بہ دین دگر کہ نیست چنان	۱	ش یعنی بعد تجہیز و تکفین میت

کی مال مردہ کا صرف کیا جاوی اور دین مین کہ متعلق شی معین سی نہین اگر
سب قرضدار ونکی قرض کو کفایت کری تو اونکی دین اور اگر کفایت نکری
تو اوسمین حصہ رسدی دیدیوین چنانچہ طریقہ اوسکی تقسیم کا آگی بیان ہوگا

پس بموصی لہ ثلث برسان	۲	ش بعد ادا دین کی جسقدر

مال مردہ کا باقی رہی اوسکی تہائی موصی لہ کو دین موصی لہ وہ ہی جسکی لیی
میت کہہ گیا ہو کہ بعد موت میری اوسی اسقدر مال بہیجیو اول اوسی ایک
تہائی مال تک دینا وارثون کی حق پر مقدم ہی پس اگر میت نی وصیت
واسطی اوسکی ایک تہائی مال کی یا اس سی کم کی تہی اسقدر اوسی دینگے

اور اگر وصیت تہائی سی زیادہ کی ہووے گی تو تہائی ہی مین لگیگی زیادہ مین نہ لگیگی ۱۲م

پس بذوی فرض وز نسب عصبه — ش یعنی بعد ادا دین اور وصیت

کی دیا جاوی مال مردہ کا صاحب فرض کو اور اون وارثون کو جو نسب سی عصبہ ہین صاحب فرض وہ وارث ہین جنکا حصہ مقرر ہی جیسی ماں کہ اوسکی لئی در صورت ہونی اولاد کی چھٹا حصہ مقرر ہی اور بغیر اولاد کی تہائی یا جورو کہ اوسکی لئی چوتھائی بغیر اولاد کی اور آٹھوان حصہ ساتھہ اولاد کی مقرر ہی نسب سی عصبہ میت کی وہ ایسی قرابت والی ہین جنکی لئی حصہ مقرر نہین اگر اکیلی ہون تو کل مال اونہین پہونچی اور اگر ساتھہ اصحاب فرائض کی ہون تو جو ذوی الفروض سی بچے اونی ملے جیسی بیٹا بھائی بھتیجا م

بعد از ان معتق از سبب عصبه — ش یعنی بعد عصبات نسبیہ کی

مال مردہ کا دیا جاوی آزاد کرنی والہ کو کہ وہ سبب سی عصبہ ہی اور اوسی عصبہ سببی کہتی ہین اسواسطے کہ عصوبت اوسکو بسبب آزاد کرنی کی حاصل ہوئی ہی نہ بسبب قرابت کی یعنی اگر میت اصل مین کسیکا غلام ہو اور اوسکی مولی نی اوسی آزاد کر دیا ہو اور وہ اپنا کوئی عصبہ نسبی نہ چھوڑی تو اوسکا مال اس آزاد کرنی والی کو مرد ہو یا عورت بطور عصوبت کی پہونچیگا اگر ساتھہ اصحاب فرائض کی ہو تو جو کچھہ بعد دینی اصحاب فرائض کی بچی اوسی ملی اور اگر اکیلا ہو تو کل مال اوسی پہونچی ف معتق کو مولی العتاقہ بھی کہتی ہین ۱۲م

عصباتش نسبیش چو نباشند — ش یعنی در صورت نہونی آزاد

کرنی والی کی مال دیا جاوی اوسکی عصبات کو جو مرد ہون اگر ایک

شخص مری اور کوئی اپنا عصبہ نسبی چہوڑی اور آزاد کرنی والا بہی نہ رہا ہو تو اوس آزاد کرنی والی کی عصبہ مذکر کو وہ مال بطور عصوبت کی ملیگا عصبہ مونث کو نہ ملیگا مثلاً اوس آزاد کرنی والی کی ایک بیٹا ہی اور ایک بیٹی تو کل مال ابن کو ملیگا بنت کو کچہہ نملیگا حال آنکہ وہ بہی ساتہہ ابن کی عصبہ ہی م

پس بفرض نسب بمرد باشند — بس بہر موافق حصۂ مقررہ نصیب

کی بطور رد کی دیوین یعنی جبکہ عصبات نسبی اور سببی کوئی نہوان تب جو کچہہ مال بعد دینی سہام ذوی الفروض کی بچی ذوی الفروض نسبیہ پر بطور رد کی موافق حصہ اونکی تقسیم کرین ذوی الفروض بہی دو قسم ہین نسبی جو علاقہ نسب رکہتی ہین جیسی ماباپ بیٹی بہن آور سببی یعنی جورو اور مرد کہ مستحق حصہ فرض کی بسبب نکاح کی ہوئی ہین قرابت نہین رکہتی سو رد اوپر ذوی الفروض نسبیہ کی ہوتا ہی ذوی الفروض سببیہ یعنی زوج اور زوجہ پر نہین ہوتا بلکہ جو مال بعد دینی فرض اونکی قابل رد ہو بیت المال مین رکہا جای اور اگر بیت المال خراب ہو جیسا اس زمانہ مین سب ہے تو زوجین پر رد کیا جای چنانچہ اشباہ وغیرہ کتب فقہ مین لکہا ہی م

بعد ازان ذو رحم پس اولی — از موالات ہر کہ شد مولی
آنکہ حاصل شدہ بشر و خیر — بس یعنی درصورت نہونی ذوی

الفروض نسبی اور عصبات کی مال مردہ کا دیا جای ذو رحم کو اور درصورت نہونی ذو رحم کی مستحق میراث کا وہ شخص ہی کہ بسبب موالات کی مولا ہوا ہی جسنی نیکی بدی کو اپنی ذمہ لی لیا ہی ذو رحم اوس قریب کو

بعد دینی فرض زوجین کی مال قابل رد جب ہو ملیگا اونکی ساتہہ ذو رحم یا مولی الموالات نہو چنانچہ الکی مشتری شرح مین اسباب حاصل سراجی ۱۲ منہ
عفی عنہ

کہتی ہین جو نہ ذی فرض ہوا ور نہ عصبہ جیسی نواسہ یا ماموں اگر زوج یا زوجہ
کی ساتھہ ہو تو جو کچھہ بعد دینی حصہ اون دونون کی بچی ذو رحم کو ملی آور اگر
اکیلا ہو تو کل مال اوسی ملی اور صورت عقد موالات کی یہہ ہی کہ ایک شخص
مجہول النسب دوسری شخص سی کہی کہ تو میرا مولا ہی جب مین مرون تو
میری میراث لیجیو اور اگر مین ایسا جرم کرون جسمین سی دیت عاقلہ لازم
آوی تو تو دیجیو اور دوسرا اسبات کو قبول کر لی پس یہہ دوسرا
مولی الموالاۃ کہلاتا ہی جسکی بدلی اپنی ذمہ لینی سی یہ مراد ہی کہ اوسکی
میراث لینی اور اوسکی عوض تاوان دینی کو قبول کر لیا ہی بموجب شرع شریف
کی قتل خطا اور بعضی اور جرمون مین مجرم کی اقارب اور برادری والون پر
جو اوسکی بہلی بری کی شریک ہون اور اوسکی مددکار رہتی ہون تاوان دینا
لازم آتا ہی اسی دیت عاقلہ اور عقل کہتی ہین سو جب کہ مولی الموالاۃ
نی دوسری شخص مجہول النسب کا تاوان اپنی ذمہ لیا در صورت وقوع اس
قسم کی جنایت کی اوس سی تاوان اوسکا اسی دینا پڑیگا اور حال وراثت
مولی الموالاۃ کا مثل ذو رحم کی ہی کہ اکیلا مستحق کل مال کا ہی اور ساتہہ
زوج یا زوجہ کی مستحق اوسقدر کا جو بعد دینی حصہ اون دونوکی بچی ہم

پس مقر له النسب بر غیر	لیک آن غیر ہست زو منکر
وان مقر شد بقول خویش مقر	ش یعنی بعد مولی الموالاۃ کی

مستحق میراث ہی وہ شخص کہ جسکی لیئی میت نی اقرار کیا ہو نسب کا اسطرح پر
کہ وہ نسب میت سی نہو بلکہ غیر کی طرف رجوع کری اور وہ غیر اس نسب

سی منکر ہوا اور یہہ مقر اپنی بات پر قائم رہی تو ورثت اقرار نسب کی غیر پر یہہ ہی
مثلا میت نی کسی مجہول النسب کی نسبت یہہ اقرار کیا ہو کہ یہہ میرا بہائی ہی کہ اسمین
میورث مین نسب اوسکا میت کی باپ کی طرف رجوع کرتا ہی یا یہہ کہ میرا
چچا ہی کہ اوسکا نسب میت کی دادا سی ہوتا ہی سو اس قسم کی شخص کی
وارث ہوتی ہین اس مرتبہ مین دو شرطین ہین ایک یہہ کہ جسکی طرف نسب
رجوع کرتا ہی جیسی باپ یا دادا اوپر والی مثالون مین اس نسب سی منکر ہو اور
اس شخص کو اپنا بیٹا نہ بتاوی اسواسطی کہ اگر وہ بہی اقرار کریگا تو یہہ شخص
حقیقۃ بہائی یا چچا میت کا ٹہر جایگا اور اس مرتبہ مین وارث نہوگا بلکہ
بہائی اور چچا کی مرتبہ مین میراث پاویگا دوسری یہہ کہ میت نی بعد اقرار کی
پہر انکار اوسکی بہائی یا چچا ہونی سی نہ کیا ہو اسواسطی کہ اگر وہ بعد اقرار
کی منکر ہو گیا تو پہر اس شخص کو کچہہ نہ پہونچیگا اور اقرار نسب کی غیر پر قید اس
لئی ہی کہ اگر اقرار معتبر نسب کا میت نی اپنی ذات سی کیا مثلا کہا کہ یہہ میرا
بیٹا ہی تو وہ شخص صحیح کا بیٹا ٹہر جایگا اور اسکو بیٹی کی مرتبہ مین میراث
سی ملیگی نہ اس مرتبہ مین

م بعد ازان برسد به بیت المال		پس بموصی لہ تمام و کمال

ش یعنی جب کوئی اوپر والی
استحاص مین سی نہ ہو تو مال مردہ کا پہونچتا ہی اوس شخص کو جسی مردہ اپنا تمام مال
دینی کو کہہ مرا ہو اور جب وہ بہی نہو تو سب مال پہونچی بیت المال کو بیت المال
کہتی ہین خزانہ بادشاہ اسلام کو جس مین مال خراج وغیرہ کا جمع ہوتا ہی اور اہل
استحقاق کو دیا جاتا ہی

فصل دوسری موانع ارث کی بیان مین

م

مانع ارث قتل نا حق دان		اگر مکلف کاند مباشر آن

اش منع کرنیوالا ارث سی قتل ناحق ہی کہ آدمی عاقل اور بالغ کی ہاتھہ سی واقع ہو یعنی اگر کوئی شخص اپنی مورث کو قتل کری تو اس قاتل کو مقتول کی میراث نملیگی اور اسمین تین شرطین ہین اول یہہ کہ قتل ناحق ہو پس اگر کسی شخص نی اپنی مورث کو بحکم حاکم حد مین یا قصاص مین قتل کیا یا وہ مورث اسپر بقصد قتل حملہ آور ہوا تہا اپنی مدافعت مین اوسی قتل کیا ہو تو یہہ قاتل محروم نہوگا اسواسطی کہ اس سی قتل ناحق نہین واقع ہوا دوسری یہہ کہ قاتل مکلف ہو یعنی عاقل بالغ ہو دیوانہ یا لڑکا نہو پس اگر کسی دیوانہ یا لڑکی کی ہاتہہ سی اوسکا مورث مارا گیا تو وہ محروم نہوگا تیسری یہہ کہ قتل اوسکی ہاتہہ سی واقع ہوا ہو کہ اسی مباشرت قتل کہتی ہین اور جو قتل بطور تسبیب کی ہو یعنی ہاتہہ سی قتل نکری لیکن ایسا کام کری جس سی وہ شخص ہلاک ہو جاوی مثلاً کنوان اوسکی راہ مین کہود دی ایسی زمین مین کہ اس کہود نیوالی کی ملک نہین اور وہ اسمین گر کر مرجاوی تو ایسی صورت مین قاتل محروم نہین ہوتا ہم

رقیت اختلاف دین و دار		سش دوسرا مانع رقیت ہی یعنی

وارث کا لونڈی غلام ہونا اگر ایک شخص مرا اور بیٹا اوسکا کسیکا غلام ہی تو یہہ بیٹا اوسکا وارث نہوگا تیسرا مانع اختلاف دین ہی یعنی اگر وارث اور مورث کی دین مین اختلاف ہو ایک مومن ہو اور دوسرا کافر مثلاً باپ کافر ہی بیٹا مسلمان تو ان دونون مین توارث نہین اگر باپ مر گیا ہی بیٹی کو اوسکی میراث نملی اور اگر بیٹا مری باپ کو میراث نملی چوتہا مانع اختلاف دار ہی کافرون

[illegible] اور جب [illegible] مین [illegible] اور [illegible] مرجاوی [illegible] مواخذہ [illegible] عاقلہ لازم آتی ہی [illegible] محروم نہین ہوتا اسواسطی کہ قاتل بالتسبیب حقیقۃً قاتل نہین ۱۲ منہ عفی عنہ

اگر ایک کافر دار الاسلام مین ذمی یعنی بادشاہ اسلام کا مطیع ہو کی جزیہ دیکی
رہتا ہو اور دوسرا کافر دار الحرب یعنی کافرونکی ملک مین تو ان دونون مین توارث

نہیں ایک کو دوسری کی میراث غیلکی م | | جہل ترتیب موت نیز شمار

مش پانچوان مانع توارث کا نہ معلوم ہونا ترتیب موت کا ہی مثلاً ایک کشتی
مین چند اقارب ایک ساتھہ ڈوب گئی اور یہہ معلوم نہین کہ کس کی جان پہلی
نکلی اور کس کی جان پیچھی یا ایک لڑائی مین چند شخص ماری گئی اور معلوم نہوا
کہ کون پہلی مارا گیا اور کون پیچھی تو اس قسم کی اموات آپسمین ایک دوسری
کی وارث نہین ہوتی ہر ایک کی میراث اوسکی اون وارثون کو ملیگی جو باقی
رہی ہین مثلاً زید باپ اور عمرو بیٹا ایک لڑائی مین ماری گئی اور یہہ معلوم نہین
کہ کون پہلی مرا اور کون پیچھی مرا اور زید کی خالد اور ولید بیٹی ہین اور عمرو کی
حاکم اور سالم اب زید کی میراث خالد اور ولید کو پہونچیگی اور عمرو کی میراث حاکم اور
سالم کو ان دونو کو میراث زید کی مین سی کچھہ نہ پہونچی کا اس سبب سی کہ اونکی
باپ عمرو کو زید کی ترکہ مین سی کچھہ نہیں پہونچا ہی کہ اوسکی مستحق یہہ دونون ہون م

نیست ممنوع مانع میراث | | مش یعنی ایسا شخص جسمین کوئی

مانع موانع ارث مین سی پایا جاتا ہی مانع میراث اور وارثونکا نہین مثلاً
بیٹا پوتی کا مانع ارث ہوتا ہی بیٹی کی ہوتی پوتی کو کچھہ نہین ملتا اور اگر بیٹا کافر ہو
یا غلام ہو تو وہ مانع پوتی کی فرارث ہونی کا نہوگا بلکہ پوتا ہی وارث ہوگا او
یہہ بیٹا کالعدم ہی یا اولاد کی ہوتی ہوئی جورو کو ثمن ملتا ہی اولاد اوسکو ربع
پانی سی روک دیتی ہی اگر اولاد میت کی بیٹا یا بیٹی کیسکی غلام یا لونڈی ہون تو اوسکی

جو زوجہ کو ربع نہی ملیگا ایسی اولاد کی سبب سی اوسکا حصہ کم ہوجائیگا ۔ م

ہست محجوب حاجب وارث		شش جو شخص کہ محجوب ہو یعنی بسبب

دوسری وارث کی اوسی میراث نملی یا حصہ اوسکا کم ہوجاوی تو وہ اور وارثوں کا حاجب ہوجاتا ہی حجب دو قسم ہی حجب نقصان اور حجب حرمان حجب نقصان اسی کہتی ہین کہ بسبب ہونی کسی وارث کی دوسری وارث کا حصہ کم ہوجاوی جیسی اولاد کی ہونی سی جورو کا حصہ ربع سی کم ہوکی ثمن ہوجاتا ہی اور شوہر کا حصہ نصف سی کم ہوکی ربع ہوجاتا ہی اور حجب حرمان اسی کہتی ہین کہ بسبب ایک وارث کی دوسری وارث کو کچھہ نملی جیسی ما کی ہوتی جدہ کو کچھہ نہین ملتا یا ابن کی ہوتی ابن الابن کو کچھہ نہین ملتا سو جو شخص کہ محجوب ہو حجب حرمان یا حجب نقصان وہ دوسری وارث کا حاجب ہو سکتا ہی مثلا[1] ایک شخص دو بہائی اور ما باپ چہوڑی سو باپ کی ہوتی ہوئی بہائی بالکل محجوب ہین اور اونہین نی ما کو ثلث سی طرف سدس کی محجوب کر دیا یا[2] ایک شخص ما اور بیٹا اور جدہ چہوڑی سو ما ثلث سی بسبب بیٹی کی طرف سدس کی محجوب ہی اور اوسنی جدہ کو محجوب کر دیا یا[3] ایک شخص باپ اور دادی اور نانی کی ما چہوڑ سو دادی بسبب باپ کی بالکل محجوب ہی اور اوسنی نانی کی ما کو کہ نسبتا وسکی جدہ بعیدہ ہی محروم کر دیا

فصل تیسری بیان مین حصون ذوی الفروض اور ذوی الفروض کی

نصف و ربع و ثمن بود یک از ان		فرض شش بود و نوع گشت عیان
		شش فرض یعنی حصہ مقررہ اسطی

قرار دونکی چہہ ہین دو نوع پر نوع اول نصف اور ربع اور ثمن نصف

[illegible]

مثال ہی اسکی کہ محجوب الحرمان نی دوسری کو محجوب الحرمان کر دیا اور مثال اسکی کہ محجوب النقصان نی دوسری کو محجوب النقصان کیا ۱۲ منہ

آدہی کو کہتی ہین اور ربع چوتہائی کو اور ثمن آٹہوین حصہ کو ثم

ثلثان و ثلث و سدس دو مین		ست نوع دوسری ثلثان اور ثلث

اور سدس ثلثان دو تہائیان ثلث ایک تہائی سدس چہٹا حصہ آن چہہ فرض کی دو نوع ٹہیرائی کی یہہ وجہہ ہی کہ تین پہلی ایک لکاؤکی ہین اور تین پچہلی ایک لکاو کی نصف کی آدہا کرنی سی ربع حاصل ہوتا ہی اور ربع کی آدہا کرنی سی ثمن اور ثمن کی دونا کرنی سی ربع اور ربع کے دونا کرنی سی نصف اور ایسا ہی ثلثان اور ثلث اور سدس مین ہی م

ده و دو مرد و زن شد اہل این باب		ست بارہ شخص مرد اور عورت

مستحق ان حصون کی ہین فائدہ ان بارہ مین چار مرد ہین باپ اور دادا اور بہائی اخیافی کہ ایک ماسی اور دوسری باپ سی ہو اور شوہر اور آٹہہ عورتین ما اور جدہ صحیحہ یعنی دادی یا نانی اور بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی کہ ایک ماباپ سی ہو اور بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری ماسی ہو اور بہن اخیافی

کہ ایک ما اور دوسری باپ سی ہو اور جورو باذکر از ولد گرفت ششم		ہم اب پس جد بی وساطت ام ست باپ اور جو وہ نہو تو دادا اور بعد

اوسکی پردادا اور اسطرح جتنی اشخاص بی وساطت ماکی اسکی آبامین ہون ساتہہ نزاولاد یعنی بیٹون پوتون کی اونہین چہٹا حصہ ملتا ہی دادا اور پردادا اور جو لوگ کہ یہہ شخص اونکی اولاد مین ہی اگر وسط کسی ماکا درمیان نہو جد صحیح کہلاتی ہین اور اگر کسی ماکا واسطہ درمیان ہو جیسی ناناکہ کاباپ ہی یا دادی کا باپ کہ بواسطہ باپکی ماکی علاقہ رکہتا ہی جد فاسد

کہلاتی ہین جد صحیح در صورت نہہونی باپ کی جسکم باپ کا رکہتا ہی
اور جد فاسد ذوی الارحام مین ہی چنانچہ ذکر اسکا آگی آویگا ۱۲

ما بقی نیز ہمسرہ استتے — یعنی باقی بہی ملتاہی تلبیب کو اور در

صورت نہہونی اوسکی جد صحیح کو مساتہہ اولاد مونث یعنی بیٹی یا پوتی کی یعنی
اگر میت کی بیٹا یا پوتا نہوا اور بیٹی ہو یا پوتی یا پرپوتی اور باپ اوسکا یا دادا یا
اور کوئی جد صحیح موجود ہو تو ان کو چہٹا حصہ بہی ملتاہی بطور فرض کی اور جو
کچہہ بعد دینی حصہ بیٹی کی اور ذوی الفروض کی بچی وہ بہی ملتاہی بطور تعصیب
یعنی عصبہ ہونی کی پس اسوقت مین اب اور جد ذوی فرض بہی ہین اور عصبہ بہی ہین ۱۲

محض تعصیب در رگم اینہا — یعنی اب اور جد محض عصبہ

ہوتی ہین در صورت نہونی اولاد کی یعنی جب کہ نہ اولاد ذکور میت کی ہو اور نہ
اولاد اناث تو اوسوقت مین کچہہ حصہ مقرر واسطہ باپ اور دادی کی نہین بلکہ وہ
دونو عصبہ ہوتی ہین اگر اکیلی ہون تو سب مال اونی ملی اور جو ساتہہ اوذوی الفروض
کی ہون تو باقی مال اونی پہونچی فائدہ آن دونون شعرون مین دو شخص کا

منجملۂ ذوی الفروض کی ذکر ہوا باپ اور دادا کا ۱۲ — ولد مادر کلالہ منفرد
سدس و بر جمع ثلث و زن چون مرد — یعنی اولاد ماکی یعنی بہائی یا بہن

اخیافی ایسی میت کی جو کلالہ ہو اکیلی کو اونمین سی چہٹا حصہ ہی اور ایک
سی زیادہ کو تہائی ہی اور عورت مرد اس بات مین برابر ہین کلالہ ایسی
شخص کو کہتی ہین جسکی والد او ولد نہو مطلب یہہ ہی کہ اگر ایک شخص مرگیا
اور باپ اور دادا نچہوری اور بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی بہی نچہوڑی اور او سکی

ایک بھائی یا بہن اخیافی ہو تو اوس بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو اگر دو بھائی
یا دو بہن ہون یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو یا دو سی زیادہ ہون سب
بھائی یا سب بہن یا بھائی بہن ملی ہوئی تو ان سب کو ایک تہائی ملتی ہی اس
ایک تہائی کو سب برابر بانٹ لین عورت مرد اس جگہہ برابر ہین بخلاف اور
مواضع کی فرائض ہین کہ مرد کو عورت سی دونا ملتا ہی فائدہ اس شعر مین دو
شخص کا ذوی الفروض مین سی ذکر ہوا بھائی اخیافی و بہن اخیافی کا ام

زوج را نصف بی ولد با اد		ربع و زوجات جنبہ نصف شو

ش زوج یعنی شوہر کو نصف ملتا ہی بغیر اولاد کی اور ساتہہ اولاد کی ربع
اور زوجات بنب مستحق ہین نصف حصہ شوہر کی مطلب یہہ ہی کہ اگر ایک
عورت مری اور اپنا شوہر چھوڑ گئی اولاد یعنی بیٹی بیٹا یا پوتی پوتا کوئی نچھوڑی
تو اس شوہر کو نصف ملتا ہی اور اگر اولاد بھی چھوڑتی تو اسی ربع ملتا ہی
اور زوجہ کو بغیر اولاد کی ربع ملتا ہی اور ساتہہ اولاد کی ثمن یعنی آٹھوان
حصہ اور جو کئی زوجہ ہون تو سب اسی ربع یا ثمن کو برابر باہم بانٹ لین
ساری زوجات کو اس ربع یا ثمن سی زیادہ استحقاق نہین ہی فائدہ اس شعر مین

یہی جو ذوی فرض کا ذکر ہوا زوج اور زوجہ کا حکم		بنت پس اسفلش چو بنت پسر
نصف گیرد دو ثلث بر اکثر		اسفلش بیٹی اور درصورت نہونی

بیٹی کی جو اس سی ملتی تہی جیسی پوتی اور جب پوتی ہو تو ہر فرد کی ان کو نصف
ملتا ہی اگر ایک ہون اور دو ثلث ملتی ہین جو ایک سی زیادہ ہون هم

عصبات اند با اخ خود ہا		بذکر مثل حظ دو انثی

بش اور یہی بیٹی پوتی عصبہ ہوجاتی ہین ساتہہ بہائی اپنی کی کہ مرد کو حصہ دو
عورت کی برابر ملتا ہی یعنی اگر ایک شخص بیٹا اور بیٹی یا پوتا اور پوتی دو نو چہوڑکر
تو اوسوقت یہ بیٹی پوتی ذوی الفروض مین سی نہین ہین اور انکی لئی کچہہ حصہ
مقرر نہین اگر کوئی ذی فرض نہو تو سب مال اور ساتہہ ذی فرض کی باقی اسی طرح
اسطرح کہ پسر کو دو حصہ اور بیٹی کو ایک یا ابن الابن کو دو حصہ اور پوتی کو
ایک

ایک کتنی ہی بیٹیاں یا پوتیاں ہون ہم	سدس بر سفلیات با علیا

ش سدس پہونچتا ہی تلی کی درجہ والیونکو ساتہہ ایک اعلی درجہ والی کی یعنی اگر
ایک بیٹی ہو اور اوسکی ساتہہ ایک پوتی یا کئی پوتیاں ہون تو نصف بیٹی
کو ملیگا اور ایک سدس پوتیون کو اور جو ایک پوتی ہو اور اوسکی ساتہہ ایک
پروتی یا کئی پروتیاں تو پوتی کو نصف ملیگا اور پروتیون کو سدس و علی ہذا القیاس م

حجب با دو مگر کہ با ایشہا	یا فروتر بود ذکر پیدا
عصبات اند این رجال و نسا	ش تلی والیاں محجوب ہوتی

ہین ساتہہ دو اعلی درجہ والیونکی یعنی دو بیٹیونکی ساتہہ پوتی کو کچہہ نہین ملتا
ہا ور دو پوتیونکی ساتہہ پروتی کو کچہہ نہین ملتا مگر جو ساتہہ ان تلی والیونکی یا
اون سی تلی کوئی مرد ہو تو یہہ سب مرد اور عورت عصبہ ہوجاینگی مثلاً ایک
شخص دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور پوتا چہوڑی تو دو نو بیٹیونکو دو ثلث پہونچینگی
اور باقی اتنی پوتا اور پوتی پر بطور عصوبت کی بٹ جایگا مرد کو دو حصہ اور
عورت کو ایک یا کوئی شخص دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور ایک پروتی
اور ایک پروتا چہوڑی تو اس پروتہ کی سبب پروتی بہی عصبہ

ہو گئی کہ اوسکی ساتھہ والی تہی اور پوتی بہی کہ اوس سے اعلی درجہ کی ہی پر وتم
کو دو حصہ اور پوتی اور پر وتی کو ایک ایک حصہ بعد دینی دو ثلث بیٹیون کی
ملیگا یا کوئی شخص دو پوتیان چہوڑی اور ایک پر پوتی اور پر پوتا تو بہی ثلثین پوتیونکو
پہونچنکی باقی پر پوتی پر پوتہ پر للذکر مثل حظ الانثیین یعنی مرد کو دو عورت کی
برابر بٹ جایگا اور اگر یہہ پر پوتا نہوتا تو بسبب دو پوتیونکی پر پوتی محروم ہوتی
فائدہ بنات کا حق دو ثلث ہی اسی زیادہ نہین جب دو ثلث بنات کو
پہونچ جاوین پہر کسیکو بنات مین سی جو رہ گئی ہون کچہہ نہین پہونچتا اور دو ثلث
پہونچنی کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ دو ایک درجہ کی منجملہ بنات کی پائی
جاوین جیسی دو بیٹیان یا دو پوتیان دوسری یہہ کہ ایک اعلی درجہ والی کی
ساتھہ اسفل والی ایک یا کئی پائی جاوین مثلا ایک بیٹی کی ساتھہ پوتی یا پوتیان
ہوون یا ایک پوتی کی ساتھہ پر پوتی یا پر پوتیان ہون کہ اس صورتمین اعلی والی کو
نصف ملتا ہی اور اسفل والی کو سدس اور نصف اور سدس مل کی دو ثلث
ہو جاتی ہین پس اوسکی بعد جو اسفل والیان ہون اونکی کچہہ نہین ملیگا مثلا ایک
بیٹی اور پوتی کی ساتھہ پر پوتیان محروم ہین اور ایک پوتی اور پر پوتی کی ساتھہ
پوتیان ابن الابن کی محروم ہین مگر ایسی صورتمین بہی اگر کوئی مذکر انکی ساتھہ
یا ان سی تلی پایا جائی تو یہہ سب جو محروم ہوتی ہین اوس مذکر کی ساتھہ
ملکی عصبہ ہو جاتی ہین مثال مذکر کے ساتھہ ہونی سے کے یہہ ہے

مسئلہ ۱۲

زید

ابن ابن الابن	بنت ابن الابن	بنت الابن	بنت
صالح	سعیدہ	سلمی	ہند
۴	۲	۳	۹

آنے صورتمین ہند کو نصف اور سلمی کو سدس پہونچتا ہی اور سعیدہ اور صالح پر باقی للذکر مثل حظ الانثیین بٹ جاتا ہی اور اگر صالح نہوتا تو سعیدہ محروم ہوتی باسواسطی کہ اوس سی اعلی والیون کو دو ثلث پہونچ چکی ہین حق بنات مین سی کچہہ نہین ہا اور مثال نذکر کی اسفل ہین ہونی کی یہہ ہی

مسئلہ ۱۲ عمرو

بنت	بنت الابن	بنت ابن الابن	بنت ابن ابن الابن	ابن ابن ابن الابن
قطام	خذام	حمیدہ	مجیدہ	ولید
۶	۲	۱		۲

قطام کو نصف اور خذام کو سدس اور باقی حمیدہ اور مجیدہ اور ولید کو للذکر مثل حظ الانثیین بٹ جایگا مجیدہ اوسکی ساتھہ اور حمیدہ اوس سی اعلی مین ہنی اور اگر یہہ ولید نہوتا تو حمیدہ اور مجیدہ دونو محروم ہوتین ف ابن کی ساتھہ پوتیان علی الاطلاق محروم ہین ف ان چار شعرون مین دو دی

فرض کا ذکر ہوا بیٹی اور پوتی کا م		اخت یعنی خلیفہ دختر

ش حقیقی بہن کہ ایک ماباپ سی ہو قائم مقام اور مانند بیٹی کی ہی یعنی جب بیٹی نہو تو بہن حقیقی کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہی اور ایک سی زیادہ کو دو ثلث اور اپنی بہائی کی ساتھہ عصبہ ہو جاتی ہین اور بہائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین بٹتا ہی م

پر للذکر مثل حظ الانثیین بٹتا ہی م		پدری گشت جای بنت پسر

ش بہن علاتی کہ ایک باپ اور دوسری ماسی ہو بجای پوتی کی ہی یعنی جو حکم پوتی کی میراث کا ساتھہ بیٹی کی ہی وہی حکم میراث علاتی بہن کا ساتھہ حقیقی کی ہی جیسی پوتی در وقت نہونی بیٹی کی بجای بیٹی کی ہو جاتی ہی اور ایک نصیف اور زائد ثلثان اور ساتھہ اپنی بہائی کی میراث بہ عصوبت پاتی

بہن بہی حال بعینہ علاتی بہن کا ہے بوقت نہونی حقیقی بہن کی ہی اور جسطرح ایک
بیٹی کی ساتھہ پوتی کو سدس ملتا ہی ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتھہ حقیقی
بہن کی اور جسطرح دو بیٹیون کی ساتہہ پوتیان بالکل محروم ہو جاتی ہین
ایسی ہی دو حقیقی بہنونکی ساتہہ علاتی بہنین بالکل محروم ہو جاتی ہین اور جسطرح
محروم پوتیان بسبب ہونی مذکر کی ساتہہ اونکی عصبہ ہو جاتی ہین اسیطرح
باوصف ہونی دو بہنون حقیقی کی اگر ساتہہ علاتی بہنونکی بہائی علاتی پایا جائے
تو یہہ بہنین بہی عصبہ ہو جاینگی ف پوتیون مین مذکر اسفل کا بہی عصبہ
کر دیتا ہی یہان یہہ بات نہین ہی پس اگر ایک شخص مرا اور دو بہنین حقیقی
اور ایک بہن علاتی اور ایک بہتیجا چہوڑی تو دو ثلث حقیقی بہنون کو ملینگی
اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچہہ نملیگا ف یہہ چار عورتین جو ذوی
فرض ہین یعنی بیٹی اور پوتی اور بہن حقیقی اور علاتی اپنی بہائیون کی ساتہہ
عصبہ ہوتی ہین اور انکو عصبہ بغیرہ کہتی ہین اور سوای ان چارون کی کسی
عورت کا بہائی اوسی عصبہ نہین کرتا جیسی پہوپہی ساتہہ چچا کی یا بنت العم
ساتہہ ابن عم کی یا بنت الاخ ساتہہ ابن الاخ کی بلکہ ایسی صورتون مین مال
سب مرد کو ملتا ہی اور عورت محروم رہتی ہی اور اسی وجہ سی بہن علاتی
اپنی ابن الاخ کی عصبہ نہین ہو جاتی اس لیے کہ جب وہ اپنی حقیقی بہن یعنی پہوپہی
کو عصبہ نکر سکا تو اوسکو جو اوسکی درجہ مین نہین کیسی عصبہ کری ف ایک
حقیقی بہائی کی ہوتے سب بہائی یا بہن علاتی محروم ہوتی ہین

خلفا را عصوبت است نشان		اسش یعنی بہنون حقیقی کو اور

تنہون تو علاتی کو عصوبت ہی ساتہہ بیٹیون کی یا پوتیون کی جب کوئی شخص
بیٹی ایک یا زیادہ چہوڑی اور بہن ایک یا کئی چہوڑی تو بیٹیون کا فرض دیکی
باقی مال بہنون کو ملی ف حقیقی بہن جب عصبہ ہوجاوی تو اوسکی ساتہہ بہن علاتی
بہائی محروم ہوجاتا ہی اور جو عصبہ نہو تو محروم نہین ہوتا بلکہ وہ خود عصبہ بن جاتا ہی م

با اصول و فروع نر خرمان		ش یعنی بہنین مطلقا حقیقی ہون

یا علاتی ساتہہ اصول اور فروع مذکر کی محروم ہوجاتی ہین اصول وہ لوگ
ہین جنکی یہہ شخص اولاد مین ہی جیسی باپ اور دادا اور دادی اور پردادا
اور پردادی فروع جو اوسکی اولاد مین ہین جیسی بیٹا پوتا یا بیٹی پوتی مذکر
کی قید اس لئی لگائی کہ اصول مؤنث جیسی ما یا دادی یا نانی اور فروع مؤنث
جیسی بیٹی پوتی انکی ساتہہ بہنین محروم نہین ہوتی ہین ف اصول اور فروع
مذکر کی ساتہہ بہائی بہی محروم ہوجاتی ہین ف ان دو شعرون مین ذوی

فرض کا ذکر ہوا اخت عینی اور اخت علاتی کا تمام		ام با اولاد و دو ز اخوہ و اخت
سدس گیرد گر نہ ثلث درست		ش ما ساتہہ اولاد کی یعنی بیٹا

بیٹی یا پوتا یا پوتی کی اور دو کی بہائی بہنون ہین سی سدس پاتی ہی اور جو
اولاد نہوا اور نہ دو بہائی بہن ہون تو پورا ثلث پاوی ف بہائی بہن
کسی طرح کی ہون عینی یا علاتی یا اخیافی اون مین سی جب دو یا زیادہ پائی
جاتین خواہ ایک قسم کی مثلا دونو عینی ہون یا دو قسم کی مثلا ایک عینی ہو
اور ایک علاتی یا اخیافی خواہ دونو بہائی ہون خواہ دونو بہن خواہ ایک بہائی
ایک بہن ما کو ثلث سی طرف سدس کی محجوب کر دیتی ہین تم

ثلث باقی ز حصۂ زن یا شوہر		گر بود با اب و بسے یکے زان دو

س یعنی ماکو ملتا ہی ثلث اوسقدر کا جو باقی رہی حصہ عورت یا مرد کی سی اگر ہو وی ماں ساتھ باپ کی اور ایک کی ان دونوں مین سی یعنی اگر ایک مرد مری اور اپنی ماں باپ اور جورو چھوڑی تو بعد دینی فرض جورو کی جسقدر باقی رہی اوسکی تہائی ماکو ملیگی کل مال کی نہ ملیگی اور اگر عورت مری اور اپنی ماں باپ اور شوہر کو چھوڑی تو بعد دینی حصہ شوہر کی جو بچی اوسکی تہائی ماکو پہونچی کی نہ کل مال کی پہلی کی صورت یہہ ہی

مسئلہ ۱۲ زوجہ	ام	اب
۳	۳	۶

۱۲ مین سی عورت کو جب چوتہائی یعنی ۳ نکال دی باقی رہی ۹ تو اوسکی تہائی ۳ ماکو دی اور ۶ باپ کو پہونچی اور اگر کل کی تہائی ماکو دیتے تو اوسی ۴ پہونچتے اور باپ کو ۵ اور دوسری کی صورت یہہ ہی

مسئلہ ۶ زوج	ام	اب
۳	۱	۲

۶ مین سی نصف یعنی ۳ زوج کو پہونچی باقی رہی ۳ اونکا ثلث یعنی ایک ماکو دیا اور ۲ باپ کو پہونچی اور اگر کل کی تہائی ماکو دیتے تو اوسی ۲ پہونچتی اور باپ کو ایک

بعد ازان جملہ جدہ را ششم است		نسب شان چو لی اب ام است

س جب ماں نہو تو سب جدات کو چھٹا حصہ ملتا ہی ایک ہون یا زیادہ اگر نسب اونکا بغیر علاقہ کسی نانا کی ہو ف جدہ کی دو قسمین ہین صحیحہ اور فاسدہ صحیحہ اوسکو کہتی ہین جسکو میت سی علاقہ بواسطہ کسی اب الام

کی نہو اور فاسدہ وہ جسی بواسطۂ اب الام کی علاقہ ہو دادی یا نانی یا دادی
کی ما یا نانی کی ما سب صحیحہ ہین اور نانا کی ما یا دادی کی باپ کی ما یا نانی کی باپ
کی ما فاسدہ ہین اسواسطی کہ اون سب مین اب الام کی سبب سی علاقہ
ہی نانا خود اب الام ہی دادی کا باپ اب ام الاب ہی اور نانی کا باپ اب
ام الام ہی سو جدات فاسدہ ذوی الارحام سی ہین اور جدات صحیحہ کا
یہہ حال ہی کہ درصورت نہونی ما کی اونی سدس ملتا ہی اگر اکیلی ہو تو کل سدس
لی اور جو زیادہ ہون اوسی سدس کو آپس مین بانٹ لین م

ابوی جملہ ساقط اند باب | | ش جن جدات کو باپ کی سبب

سی علاقہ ہی وہ سب باپ کی ہوتی ہوئی محروم ہو جاتی ہین پس دادی
کو دادا کی ما کو اور علی ہذا القیاس سب جدات کو جنکی اولاد مین باپ میت کا
ہی ساتہہ باپ میت کی کچہہ نملی گا البتہ ما کی طرف والیان جیسی نانی یا نانی کی

ما ساتہہ باپ کی محروم نہین ہوتین م | | باجد آن جدہ کو دروست سبب

ش اور ساتہہ جد کی محروم ہو جاتی ہین وہ جدہ جنمین جد سبب ہی یعنی بواسطی
جد کی اوسی علاقہ ہو پس دادا کی ساتہہ مین پردادی ساقط ہو جایگی اور اسیطرح
اور سب جدات جنکی اولاد مین دادا ہی دادی ساقط نہو گی اسواسطی کہ
اوسکا اتصال میت سی بواسطۂ باپ کی ہی نہ بواسطۂ دادا کی اور پردادا کی
ساتہہ مین اوسکی ما اور اوس سی اعلی درجہ والیان ساقط ہو جاینگی

نہ پردادی م علی ہذا القیاس م | | جملہ بعدی بمطلق قربی

ش ساقط ہو جاتی ہین سب دور والیان بسبب ہر ایک قریب الی

کی خواہ وہ دو قرابت والی جدہ والی کی ساتھ ہم سلسلہ ہو جیسی دادی اور پردادی کہ دونو باپ کی طرف کی ہین خواہ دوسری سلسلہ کی جیسی نانی اور پردادی کہ نانی نانی طرف کی ہی اور پردادی باپ کی طرف کی ہی چونکہ نانی اور دادی جدہ قریبہ ہین انکی ہوتی ہوی پردادی کو کچھہ نملیگا اوراسیطرح دادی کی ہوتی

نانی کی ماکو اور باپ کی دادی کو کچھہ نملیگا	۱۱	ذو جہت ذو جہات برابست ہوی

شرح ایک جہت والی جدہ اور کئی جہت والی برابر ہین یعنی دونو سدس مین آپسی برابر بانٹ لین یہہ نہین کہ کئی جہت والی کو زیادہ ملی صورت کئی جہت والی جدہ کی ساتھ ایک جہت والی یہہ ہی مثلا ہندہ ایک عورت تہی اوسنی اپنی ابن الابن زید کا ساتہہ اپنی بنت البنت سلمی کی نکاح کیا اور زید کی نانی صالحہ تہی اور زید کی بیٹا ہوا سلمی سے عمرو پس ہندہ اس عمرو کی دو جہت سی جدہ ہی اسواسطی کہ اوسکی ام ام الام یعنی پرنانی بہی ہی اور ام اب الاب یعنی پردادی بہی ہی اور صالحہ اوسکی ایک جہت سی جدہ ہی کہ ام ام الاب ہی سو ان دونو کو ترکہ عمرو مین سی برابر ملیگا یہہ نہوگا کہ ہندہ کو زیادہ دلوین اور صورت اس مثال کی واسطی سمجہانی کی بطور شجرہ کی حاشیہ پر لکہی ہی

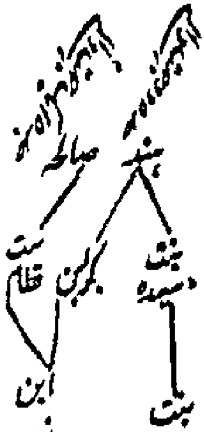

فصل جوتہی بیان مین عصبات کی ہم کل بدو چونکہ فروہا بد عصبہ		عصبہ آخذ البقیت فرض شرح عصبہ وہ شخص ہی جو کہ لیوی

جو کچھہ باقی اپنی حصہ ذوی الفروض دیکی اور کل لیوی جو اکیلا ہوی جیسا کچھہ

تعریف ہم فصل اول مین لکہہ چکی ہین ہم فرع اب باشد و فروع جد	۱	چار قسم ہست فرع واصل خود شرح عصبہ کی چار قسمین ہین ایک

فروع یعنی جو لوگ اوسکی اولاد مین ہین دوسری اصول یعنی وہ لوگ جنکی یہہ اولاد
مین ہی تیسری فروع اب کی یعنی وہ لوگ جو میت کی باپ کی اولاد مین ہین
جیسی بہائی بہتیجی بہتیجون کی اولاد چوتہی فروع جد کی یعنی وہ لوگ جو میت کی جد کی
اولاد مین ہین جیسی چچا یا چچا کی اولاد بنوان چار قسمون کی مذکر عصبہ ہین مونث
عصبہ نہین مگر قسم اول مین بیٹیان اور قسم سوم مین بہنین مذکر کی ساتہہ عصبہ ہوجاتی ہین
چنانچہ اسکا بیان احوال بنات اور اخوات مین ہوچکا ہے ہم

اقربش ابن پس فروعش از ان	...	یعنی ان چار قسمون مین قریب تر

بیٹا ہی پہر بیٹا اوس سی نیچی جیسی پوتا یا پر پوتا یعنی فروع کو عصبات مین سب سی تقدیم
ہی اونکی ہوتی ہوئی اصول عصبہ نہین باپ یا دادا کو سدس بطور فرض کی

پس اب و بعد ازانست عالی آن	...	اونکی ساتہہ ملتا ہی نہ بطور عصبو کی ہم

بلکہ یعنی بعد فروع کی قریب تر اصول ہین یعنی باپ اور اوس سی عالی دادا پردادا وغیرہ

پس اخ ابن اخوہ عم عم اب	...	عم جد اقربست پس اقرب

یعنی بعد اصول کی قریب تر فروع الاب ہین جیسی بہائی بہتیجی اور پہر فروع
الجد جیسی میت کا چچا میت کی باپ کا چچا میت کی دادی کا چچا ان سب مین
قریب تر کو دیوین اوسکی بعد اور قریب تر کو فائدہ عصبات کی توریث مین
دو باتون پر لحاظ رہی ایک یہہ کہ یہہ چار قسمین بہ ترتیب جو بیان کین انمین سی
مقدم قسم والا کتنا ہی بعید ہو مؤخر قسم والی پر اگرچہ قریب ہو مقدم ہی مثلا
قسم اول مین سی پر پوتا ہو کہ میت سی دو واسطہ کر علاقہ رکہتا ہی قسم دوم
کی بلا واسطہ پر یا ایک واسطے والی پر بہی اوسی تقدیم ہی یعنی باپ دادا سکی ہوتی ہوئی

باپ یا دادا کو بخصوصیت کچھہ نملی گا یا مثلاً قسم سوم مین بہائی کا پوتا ہو کہ حقیقی
واسطی کہ منت سی تسب ہی اور قسم چہارم مین سگی چچا ہو کہ بہت سی نسبت ابن
ابن الاخ کی قریب تر ہی تو ابن ابن الاخ ہی وارث ہی اور چچا محروم ہی علی ہذا القیاس
اور بہی مقدم قسم والی کو اگرچہ قرابت ضعیفہ رکہتا ہو ترجیح ہی اوپر مؤخر
قسم والی کی جسمین قرابت قوی ہو مثلاً بہائی علاتی کو ترجیح ہی عینی چچا پر حالانکہ
علاتی قرابت بہ نسبت عینی کی ضعیف ہی پس علاتی بہائی کی ہوتی چچا کو کچھہ نملی گا
دوسری یہہ کہ ایک درجہ والون مین باعتبار شدت اتصال کی اور قوت
قرابت کی ترجیح ہی پس ابن کی ہوتی ہوی ابن الابن محروم ہی اور اب کی ہوتی
ہوئی جد محروم ہی اسواسطی کہ ابن کو نسبت ابن الابن کی اور اب کو نسبت
جد کی اتصال زیادہ ہی اور حقیقی بہائی یا حقیقی چچا کی ساتھہ علاتی بہائی اور علاتی چچا محروم ہین
اسواسطی کہ حقیقی کی قرابت قوی ہی بہ نسبت علاتی کی **فصل پانچوین**
بیان مین مخارج فروض کی مخرج اوس عدد کو کہتی ہین جس سی کوئی کسر
یعنی حصہ جیسی نصف یا ثلث یا ربع صحیح نکل سکی اور اوس سی کم ہو تو بغیر ٹوٹی

نہ نکلی حصہ کو کسر کہتے ہیں نظم	مخرج نصف دو سمی ز دو کر
گر بود واحد و چو شد اکثر	لیک از نوع یک تو مخرج آن
از سمی قلیل آن میدان	سش مخرج نصف کا دو ہی اور

اور حصونکا ہمنام اونکا اگر مسئلہ مین ایک ہی حصہ ہو اور اگر ایک سی زیادہ
ہون ایک نوع کی تو مخرج ہمنام چہوٹی حصہ کا ہی مطلب یہہ کہ مخرج نصف کا
یعنی ایسا عدد جس سی نصف صحیح نکلی اور اوس سی کم سی بغیر ٹوٹی نہ نکلی دو ہی

نہ نصف اوسکا ایک ہی اور دو سی کم ایک ہی اوسکا نصف عدد صحیح نہین
نکلتا بلکہ آدہا نکلتا ہی اور مخرج باقی حصونکا جیسی ثلث ربع ثمن ہمنام ہی ثلث
کا ثلثہ یعنی ۳ ربع کا اربعہ یعنی ۴ ثمن کا ثمانیہ یعنی ۸ اگر نصف یا اور حصی تنہا ہو
ایک کی ساتہہ دوسرا نہو تب یہہ قاعدہ مخرج کا ہی کہ نصف کا دو ہی اور
اورونکا ہمنام پس اگر ایک شخص ساتہہ عصبہ کی ایک بیٹی کہ مستحق نصف ہی
چہوڑی تو مسئلہ اوسکا دو سی ہوگا اسطرح پر مسئلہ ۲ — بنت ۱ اخ ۱
اور جو زوجہ بلا اولاد کی کہ مستحق ربع ہی چہوڑی تو مسئلہ اوسکا ۴ سی ہوگا
اسطرح پر مسئلہ ۴ — زوجہ ۱ عم ۳ اور جو زوجہ ساتہہ اولاد کی کہ مستحق ثمن ہی
چہوڑی تو مسئلہ اوسکا آٹہہ سی ہوگا اسطرح مسئلہ ۸ — زوجہ ۱ ابن ۷
اور اگر مسئلہ مین ایک حصہ سی زیادہ ہون جیسی نصف اور ربع یا ربع اور
ثلث تو اوسکا یہہ قاعدہ ہی کہ اگر وہ سب حصہ ایک نوع کی ہین جیسی نصف
اور ربع یا ربع اور ثمن کہ یہہ سب نوع اول کی ہین یا ثلثان اور ثلث یا ثلث
اور سدس کہ یہہ سب نوع ثانی کی ہین تو چہوٹی حصہ کا ہمنام مخرج ہی پس
نصف اور ربع مین چار مخرج ہی اور نصف اور ثمن مین آٹہہ اور ثلث اور سدس
مین چہہ پس اگر میت ساتہہ عصبہ کی بیٹی اور شوہر چہوڑی کہ اسمین نصف
اور ربع یکجا ہی تو اوسکا مسئلہ اسطرح پر ہی مسئلہ ۴ — زوج ۱ بنت ۲ اخ ۱
اور اگر بیٹی اور جورو چہوڑی کہ اسمین ثمن اور نصف یکجا ہی تو آٹہہ سی ہوگا اسطرح پر
مسئلہ ۸ — زوجہ ۱ بنت ۴ اخ ۳ اور جو دو اخیافی بہائی اور جدہ
چہوڑے کہ ثلث اور سدس اکٹہا ہی تو ۶ سے اسطرح پر

از ست ملہ

دو واج لام ۲ ۔ ۔ چہ ۱ ۔ ۔ ۳ ۔ تم ۱۰ ۔ چم

نصف گر با تمام نوع دگر		یا بہ بعض است از شش ست بدر

ش نصف اگر مجتمع ہو ساتھہ کل نوع دوسری کی یا ساتھہ بعض کی نوع
دوسرے مین سی تو مسئلہ ۶ سی نکلی صورت اجتماع نصف کی ساتھہ تمام نوع
دوسری کی یہہ ہی کہ ایک عورت شوہر اور دو بہن حقیقی اور دو بہنین اخیافی
اور ما چہوڑی شوہر کو نصف پہونچتا ہی اور حقیقی بہنون کو ثلثان اور اخیافی
بہنون کو ثلث اور ما کو سدس اور صورت اجتماع نصف سے کے ساتھہ بعض
نوع ثانی کی یہہ ہی کہ ایک بیٹی چہوڑی اور ما چہوڑی اسمین نصف اور سدس بچتا ہی
یا ایک بہن عینی اور ما چہوڑی کہ اسمین نصف اور ثلث بچتا ہی یا شوہر اور
دو بہنین عینی چہوڑی کہ اسمین نصف اور ثلثان بچتا ہے م

چون شود تنگ از فروض کثیر		عول و طاق و جفت تا دہ گیر

ش جب کہ یہہ مخرج یعنی چہہ تنگ ہو بسبب زیادہ حصے ہونیکی عول دیکا
طاق اور جفت دس تک ہوتا ہی عول اسی کہتی ہین کہ مخرج کو بڑہا لیوین ایسی
جگہہ پر جہان سب حصہ دارون کو مخرج سی نہ مل سکی اسطرح پر کہ اوس سے
سب حصہ دار پا لیوین پس عول ۶ کا ایک آتا ہی طاق بہی ہوتا ہی یعنی ۷
اور ۹ اور جفت بہی ہوتا ہی یعنی ۸ اور ۱۰ اور طریقہ عول کا یہہ ہی کہ سب
حصہ دارونکی حصون کو اونکی مخرج سی لیکی یکجا کرین جو عدد حاصل ہو وہی مخرج
عول ہی پس مثال عول ۶ کی طرف ۷ کی یہہ ہی مسئلہ

زوج ۳ ۔ ۔ دو اخت

زوج کو نصف ۳ جز پہنچا ہی اور دو اخت کو ثلثان ۴ پس بسبب اختلاط نصف کی ساتھہ کل

نوع ثانی کی مسئلہ ۶ سی ہوا اور نصف ۶ کا ۳ ہی و ثلثان ۴ یہہ سب ۷ ہی تو ۶ مین نہین سما سکتی تہی اس لیی

عول کیا ۳ اور ۴ کو جمع کیا ۷ ہوی اسی ۷ کو مخرج ٹہرایا اور صورت عول ۶ کی طرف ۸ کی یہہ ہی

مسئلہ ۸
زوج ۳ — دو اخت ۴ — جده ۱

اور طرف ۹ کی یہہ ہی مسئلہ ۹
زوج ۳ — دو اخت علاتی ۴ — دو اخت لام ۲

اور طرف ۱۰ کی یہہ ہی مسئلہ ۱۰
زوج ۳ — دو اخت علاتی ۴ — دو اخت لام ۲ — جده ۱

ربع با ثانی از دوازده ہست
سن ربع کلی ہو ساتہہ کل نوع ثانی

یا بعض نوع ثانی کی تو مسئلہ ۱۲ اسی ہی مثال اوسکی یہہ ہی مسئلہ ۱۲
زوج ۳ — دو بنت ۸ — عم ۱ م

عول او طاق تا ہفتده است
سن عول ۱۲ کا طاق ۱۷ تک ہی یعنی

عول ۱۲ کا جفت نہین آتا ہی طاق ہی آتا ہی ۱۳ آتا ہی اور ۱۵ آتا ہی اور ۱۷ آتا ہی ۱۴ اور

۱۶ نہین آتا مثال ۱۳ کی مسئلہ ۱۳
زوجہ ۳ — دو اخت ع ۸ — جده ۲

مثال ۱۵ کی مسئلہ ۱۵
زوجہ ۳ — دو اخت ع ۸ — اخت لام ۲ — جده ۲

مثال ۱۷ کی مسئلہ ۱۷
زوجہ ۳ — دو اخت ع ۸ — دو اخت لام ۴ — جده ۲

ف اس مثال مین اختلاط ربع کا ہی ساتہہ کل نوع ثانی کی اور باقی مثالون مین ساتہہ بعض نوع ثانی کے م

ثمن با او شود ز بست و چہار
سن ثمن ساتہہ نوع ثانی کی ہو تو مسئلہ

ہوتا ہی ۲۴ سی مثال اوسکی یہہ ہی مسئلہ ۲۴
زوجہ ۳ — دو بنت ۱۶ — اخ ع ۵ م

عول او بست ہفت شد یکبار
سن عول ۲۴ کا ۲۷ ہی ایک فقط مثال

اوسکی یہہ ہی مسئلہ ۲۷
زوجہ ۳ — دو بنت ۱۶ — اب ۴ — ام ۴

فصل چہٹی بیان مین تماثل اور تداخل اور توافق اور تباین کی م

اسوه دو عدد تماثل شد

سن یکسا ہونا دو عدد کا تماثل ہی جیسی ۲ اور ۲ اور ۳ اور ۳ اور ۴ اور ۴ یعنی دو عدد اگر برابر ہون

تو اون دونون مین نسبت تماثل ہی اور وہ دونون متماثلین کہلاتی ہین م | عدد کم چو بشمرد زائد متداخل شد

ش یعنی شمار کرجانا کم عدد کا زیادہ کو تداخل ہی یعنی اگر نسبت تماثل نہو تو بالضرور دونون عدد کم بیش ہونگی پھر اگر کم کو بیش مین سی چند بار نکالین اور بیش ختم ہوجاتی اسی تداخل کہتی ہین جیسی دو اور چھ دو کو ۳ بار چھ مین سی نکالین ۶ فنا ہوجایگا یا ۴ اور ۱۲ چار کو ۳ بار ۱۲ مین سی نکالین ۱۲ فنا ہوجاتی اور یہہ دو عدد متداخلین کہلاتے ہین م

پس تباین چو عاد بشد احد | ش اگر ایک عدد دوسری کو فنا نکری

پھر دیکھین کی کہ واحد کی سوا کوئی اور ان دونو کو فنا نہین کرتا تو نسبت تباین ہی اور وہ دونو عدد متباینین کہلاتی ہین جیسی ۲ اور ۵ اور ۷ اور ۹ کہ ان دونو مین ایک دوسری کو فنا کرتا ہی سوا واحد کی کوئی اور نہین فنا کرتا ہی | م ہم توافق چو ثالثی زائد

ش اور نسبت درمیان دو عددون کی توافق ہی اگر فنا کری ان دونو کو کوئی عدد تیسرا زیادہ واحد سی جیسی ۶ اور ۹ کہ دو عدد کم بیش ہین اور ایک دوسری کو فنا نہین کرتا اور سوا واحد کی ۳ ان دونو کو فنا کرتا ہی یا ۴ اور ۶ کہ ان دونو کو دو فنا کرتا ہی اس قسم کی دونو عدد کو متوافقین کہتی ہین | م شد توافق بہ نصف عاد چو دوست

گر سہ باشد بہ ثلث وفق ور دوست | ش توافق بنصف ہوتا ہی اگر عدد

عاد یعنی فنا کرنیوالا دو ہو اور توافق بہ ثلث اگر فنا کرنیوالا ۳ ہو یعنی عدد فنا کرنیوالا اگر کسر کا مخرج ہو اوسی کسر مین توافق ہوتا ہی اور وہ کسر وفق کہلاتی ہی پس دو مخرج نصف کا ہی جب دو عددونکا مفنی دو ہو جیسی ۴ اور ۶ یا ۸ اور ۲۲ او تین توافق بالنصف ہی اور نصف ہر ایک کا وفق ۲ اور ۳ ہین دو باعتبار ۴ کی وفق ہی اور ۳ باعتبار ۶ کی اور ۳ مخرج ثلث کا ہی پس ۱۲ اور ۱۵ مین توافق بالثلث ہی ۱۲

بہہ وفق ہی اور ۵ اہین ۵ اور ۴ ہ مخرج ربع کا ہی ۱۶ اور ۲۰ مین کہ مفتی اونکا ۴ ہی
توافق بالربع ہی اور ۱۶ مین وفق ۴ ہی اور ۲۰ مین وفق ۵ وعلی ہذا القیاس

فصل ساتوین بیان مین تصحیح کی یعنی صحیح کرنی تقسیم کی وارثونپر

چون توافق باین دو شد منظور		سہم یک طائفہ چو شد مکسور
پس اگر وارثونکی ایک گروہ حصہ		وفق فرقہ بزن بمخرج فرض

صحیح نہین ملکہ ٹوٹی تو لحاظ کرینگی کہ عدد حصہ مین اور عدد وارثون مین کیا
نسبت ہی اگر توافق ہو جیسی ایک شخص مری اور ایک جدہ اور ۶
بیٹیان اور ایک چچا چہوڑی تو مسئلہ ۶ سی ہی اور اوسمین سی جدہ کو ایک
پہونچتا ہی اور ۶ بیٹیونکو ۴ پہونچتی ہین سو اون پر ٹوٹتی ہین چار کو ۶ جگہہ
برابر بانٹین تو پورا پورا ہر ایک کو ملی صحیح عدد نہین ملتا اور ۴ اور ۶
مین توافق ہی پس عدد وارثون کی وفق کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین جو کچہہ
حاصل ہو اوس سی سب وارثونکو صحیح بٹ جایگا پس مثال مذکور مین ۶ اور
۴ مین توافق بالنصف ہی اور وفق ۶ کا ۳ ہی اوسی مخرج مسئلہ مین یعنی ۶ مین
ضرب کیا ۱۸ حاصل ہوی اب ۱۸ اسی سب وارثونکو صحیح مل جایگا جدہ
کو سدس کی تین پہونچینگی اور بیٹیون کو ثلثان کی ۱۲ ہر ایک بیٹی کو دو
دو اور ۳ باقی عم کو **ف** عدد وارثون کو عدد روس کہتی ہین اور عدد حصہ کو سہام

مثلاً اگر عدد روس اور سہام		درتباین تمام او بست بعرض

مین تباین ہو تو کل عدد روس کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین حاصل سے
سب کو صحیح مل جایگا مثال اوسکی یہہ ہی

مسئلہ ۵

بنت	ام	اب
۵ ۲	۵	۵

اصل مسئلہ ۶ سی تہی اب اور ام کو ایک ایک سدس کا پہونچتا ہی اور ۵ بنت کو ثلثان
کی ۴ جو پہونچتی ہین سو ٹوٹتی ہین اور ۵ اور ۴ مین تباین تہی لہذا ۵ کو اصل
مسئلہ یعنی ۶ مین ضرب کیا ۳۰ حاصل ہوئی اوس مین سی پانچ پانچ سدس
کی اب اور ام کو پہونچی اور ثلثان کی ۲۰ پانچون بیٹیون پر چار چار بٹ گئی۔ ف
اگر درمیان عدد روس اور سہام کی تداخل ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ عدد روس کم ہون اور سہام
زیادہ تو اس صورت مین حصہ صحیح بٹ جایگا کچھہ ضرورت ضرب کی نہو گی
جیسی اس مثال مین مسئلہ ۶ — ام، ۲ بنت، عم — دوسری یہہ کہ سہام کم
ہون اور عدد روس زیادہ ہون تو اوسکا حکم توافق کا سا ہی یعنی وفق
عدد روس کو اصل مسئلہ مین ضرب کرینگی جیسی اس مثال مین مسئلہ ۱۲ — جدہ، ۸ بنت، عم —
سہام بنات کی ۴ ہین اور عدد روس یعنی ۸ سی نسبت تداخل کی ہی ۴ کم ہین
اور ۸ زیادہ ہین لہذا بموجب توافق کی وفق عدد روس یعنی ۲ کو اصل
مسئلہ یعنی ۶ مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوئی اوس سی سب وارثونکو
صحیح مل جاتا ہی چنانچہ مندسہ اوسکی ہر وارث کی تلی لکھی ہین یہان تک
بیان تہا اسکا کہ ایک ہی گروہ پر وارثون کی حصہ ٹوٹی اور اگر ایک
گروہ سی زیادہ پر حصہ صحیح نہ بٹی تو وہ جتنی فرقہ ہون اولا اونکی باہم عدد روس
کی نسبت کا لحاظ کرینگی کہ ایک فرقہ کو دوسری سی کیا نسبت ہی تماثل
یا تداخل یا توافق یا تباین لیکن اس نسبت کی لحاظ کرنی مین اور ایک دستور ہی
کہ جس فرقہ کی سہام اور روس مین توافق ہو اوسکی عدد روس کی وفق
کو لیکی اوسکی ساتہہ دوسری کی نسبت ملاحظہ کرتی ہین اور جس فرقہ کی سہام

اور رؤس مین تباین ہو تو کل عدد رؤس کی نسبت دوسری کی ساتھہ دیکھی
ہین مثلا سو بیٹیان ہون اور ۴ اونی پھوپھی اور ۳ جدہ ہون تو ایک اونی
پھوپھی پس دونون کی سہام اور رؤس مین تباین ہی تو ان دونون فریق کی کل
یعنی ۳ اور ۴ کو باہم لحاظ کرین کی کہ کیا نسبت رکھتی ہین اور اگر ۶
بیٹیان ہون اور اونی چار پھوپھیین اور ۳ جدہ کو ایک تو باین سبب
کہ ۶ اور ۴ مین توافق بالنصف ہی ۶ مین سی وفق اوسکا یعنی ۳ رہنی دینگی اور
اوسکی نسبت ساتھہ دوسری فریق کی دیکھینگی اسی قاعدہ کی بیان مین مصنف کہتا ہی

کر بود کسر سہم طائفہ ہا را باکل و یا بوفق دیگر ببین	وفق یا کل ہر گروہی را ش یعنی جب حصہ ٹوٹی کئی گروہ وارثونکا

تو وفق ہر گروہ کا یا کل ہر گروہ کا لحاظ کرنا ساتھہ کل یا وفق دوسری گروہ کی
مطلب یہہ ہی کہ اگر فیما بین رؤس اور سہام کی توافق ہو تو اوسکی وفق
کی نسبت کا اور تباین ہو تو کل رؤس کی نسبت کا ساتھہ دوسری فرقہ
کی لحاظ کرین اور دوسری فرقہ کا بھی یہی حال ہی کہ اگر اوسکی سہام اور رؤس
مین تباین ہے تو اوسکی کل کا اعتبار ہی اور اگر توافق ہی تو وفق کا م

در تماثل بزن یکی را زین از ہمہ مخرج این بس است بما	در تداخل فریق اکثر را ش پھر اگر اون سب فرقون مین

نسبت تماثل ہو تو ایک کو اون مین سی اصل مسئلہ مین ضرب کرنا چاہئی اور
جو نسبت تداخل ہو تو بڑی عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین تو حاصل سبھی سب
کو صحیح حصہ ملجایگا مثال تماثل کی یہہ ہی مسئلہ ۱۸

جدہ ۳	اخت ۶	عم ۳
۳	۱۲	۳

اصل مسئلہ ۶ سے ہے اوس میں سے سدس کا ایک ۳ جدہ کو پہونچتا ہے اور
اون پر منکسر ہے اور تباین رکہتا ہے لہذا کل ۳ کا اعتبار ہوا اور ۲ اخت کو ثلثان
لی یہ ۴ پہونچتے ہیں وہ بہی منکسر ہیں مگر نسبت توافق بالنصف رکہتے ہیں لہذا اون
سے وفق اوسکا یعنی ۳ معتبر ہوا اور اوس سے نسبت ۳ پہلی کی لحاظ کی تو
تماثل معلوم ہوا اور ۳ عم کو ایک پہونچتا ہے وہ بہی منکسر ہے اور نسبت تباین
رکہتا ہے لہذا کل ۳ کا یہاں بہی اعتبار ہوا پس تینوں فرقہ وار رؤس کی عدد
رؤس میں موجب قاعدہ کی نسبت جو ملحوظ ہوئی تماثل معلوم ہوا اب
انمیں سے ایک کو یعنی فقط ۳ کو اصل مسئلہ میں یعنی ۶ میں ضرب کیا ۱۸ حاصل
ہوئے اوس میں سے ۳ تینوں جدہ کو پہونچی اور ۱۲ چہوں بہنوں کو اور ۳ تینوں
عم کو ہر ایک کو صحیح حصہ مل گیا اور مثال تداخل کی یہ ہے

مسئلہ ۶ — ۱۰۸
۳ جدہ ۱۸ اخت ۹ عم
۱ ۴ ۱

اصل مسئلہ ۶ سے ہے ایک جدات کا حصہ ہے اور ۴ اخوات کا اور ایک
اعمام کا اور ست کی سہام اور رؤس میں تباین ہے لہذا یہہ سب رؤس کل
معتبر ہوئے اور ان میں باہم نسبت تداخل ہے ۳ تو ۹ میں متداخل ہیں اور
۹ ۱۸ میں پس ۱۸ کو کہ بڑا عدد ہے اصل مسئلہ یعنی ۶ میں ضرب کیا ۱۰۸ حاصل
ہوئے یہہ ۱۰۸ اب یہ تصحیح بٹ جاتی ہیں ۱۸ جدات کو پہونچتی ہیں ہر جدہ کو
۶ اور ۷۲ اخوات کو ہر اخت کو ۴ اور ۱۸ اعموں کو ہر عم کو ۲ ایک مثال
دوسری

مسئلہ ۱۴۴
۴ زوجہ ۳ جدہ ۱۲ عم
۳۶ ۲۴ ۸۴

اس مسئلہ میں بہی بسبب
ہونے تباین کے عدد رؤس اور سہام میں کل عدد رؤس معتبر ہونگے اور ۳
اور ۴ میں تباین ہے لیکن دونو ۱۲ میں متداخل ہیں لہذا ۱۲ کو اصل

یعنی ۱۲ مین ضرب کیا ۳۶ ہوا حاصل جزو سہم اور یہی نسبت کو تصحیح ملتا ہی م

وفق یک در توافق و ضم تن	در تباین بکل نہ دیگر ز ...
باز با حاصل و تجمع دگر	اینچنین تا تمام فرقہ نگر
بعد ازین ضرب مبلغ است تمام	در ہمہ تصحیح و جمیع سہام

ش اگر عدد روس فرقون مین توافق ہو تو ایک کی وفق کو دوسری مین اور جو تباین ہو تو کل کو دوسری مین ضرب کرین اور جو حاصل ہو اوسکی نسبت کا تیسری فرقہ سی لحاظ کرین پہر اگر اس حاصل اور تیسری مین نسبت توافق ہو تو وفق کو اور جو تباین ہو تو کل کو تیسری مین ضرب کرین اور اسطرح آخر تک کرین پہر اخیر کی حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین تو مخرج کل حاصل ہوگا اور ہر ایک فرقہ کی سہام مین ضرب کرین تو ہر فرقہ کی سہام حاصل ہونگی مثال موافقت کی

مسئلہ ۲۴ / ۴۳۲۰

۶ عم	۱۵ جدات	۱۸ بنتا	۴ زوجہ
۱۸۰	۷۲۰	۲۸۸۰	۵۴۰

اصل مسئلہ ۲۴ سے ہی اوسمین سے ۳ زوجات کو اور ۱۶ ابنات کو اور ۴ جدات کو اور ایک اعمام کو پہونچتا ہی اور سوا ابنات کی اور ونکی سہام اور روس مین مباینت ہی لہذا اون سب کی عدد روس کل معتبر ہوی اور بنات کی روس اور سہام مین توافق بالنصف ہی لہذا ۱۸ مین سے ۹ معتبر کئی اب ان سب مین نسبت ملحوظ کی ۴ عدد زوجات اور ۶ عدد اعمام مین توافق بالنصف ہی ایک کی وفق یعنی نصف کو دوسری مین ضرب کیا ۱۲ حاصل ہوے اوسکی نسبت اوروں سی دیکہی روس مین اور ۹ مین توافق بالثلث ہی اوسکی ثلث یعنی ۴ کو ۹ مین ضرب کیا ۳۶ ہوی اوسکی نسبت ۱۵ اسی دیکہی موافقت

یا بنت پانچ نے ایک کی نسبت کو دوسرے میں ضرب کیا ۱۸۰ ہوئے
اسکو اصل مسئلہ یعنی ۲۴ میں ضرب کیا چار ہزار تین سو بیس ۴۳۲۰ حاصل ہوئے
اوس سے سب کی تصحیح ہو جاتی ہے زوجات کو اصل مسئلہ سے ۳ ملے تھے اوسکو ۱۸۰
میں ضرب کیا ۵۴۰ ہوئے وہ زوجات کے سہام ہیں ہر ایک کو ۱۳۵ ملتے ہیں
اور بنات کو ۱۶ ملے تھے اونکو ۱۸۰ میں ضرب کیا ۲۸۸۰ حاصل ہوئے وہ سہام
بنات کے ہیں ہر بنت کو ۱۹۲ پہونچتے ہیں اور جدات کو اصل مسئلہ سے ۴ پہونچتے
تھے اونکو ۱۸۰ میں ضرب کیا ۷۲۰ حاصل ہوئے وہ سہام جدات کے ہیں ہر ایک
کو ۱۴۴ پہونچتے ہیں اور اعمام کو اصل مسئلہ سے ایک پہونچا تھا اوسی ۱۸۰ میں
ضرب کیا ۱۸۰ حاصل ہوئے وہی اعمام کے سہام ہیں ہر ایک کو ۳۰ پہونچتے ہیں
مثال مباینت کی مسئلہ ۲۴

۷ عم	۱۰ بنت	۶ جدہ	۲ زوجہ
۱	۱۶	۴	۳

اصل مسئلہ سے تھی دونو زوجہ کو ۳ پہونچتے ہیں اور ۶ جدہ کو ۴ اور ۱۰ بنت کو ۱۶ اور ۷ عم
کو ایک سو سب غیر مستقیم ہیں اور فیما بین سہام اور رؤس زوجات اور اعمام
کی مباینت ہے لہذا اونکے کل عدد رؤس کو اعتبار کیا اور باقی کی عدد رؤس
اور سہام میں موافقت بالنصف ہے لہذا عدد رؤس جدات کی ۳ اعتبار
کئے اور بنات کی ۵ اب انمیں یعنی ۲ اور ۳ اور ۵ اور ۷ میں نسبت لحاظ
کی تباین معلوم ہوا ۲ کو ۳ میں ضرب کیا ۶ ہوئے وہ ۵ سے متباین ہے
اس لئے ۶ کو ۵ میں ضرب کیا ۳۰ ہوئے وہ ۷ سے متباین ہے لیس ۳۰ کو ۷ میں ضرب کئے
۲۱۰ حاصل ہوئے اوسکو ۲۴ میں ضرب کیا ۵۰۴۰ حاصل ہوئے یہ تصحیح کامل ہے مسئلہ کی اس سے
ہر وارث کو جو کچھ پہونچتا ہے جو انکو اصل مسئلہ سے پہونچتے تھے اوسی ۲۱۰ میں ضرب کیا ۲۴ حاصل

ہیں اونکی سہام ہین پہر زوجہ کو ۵۰ اور پہونچتی ہین اور جدات کو ہم ملی تہی اونکی ۱۰ ۲ مین ضرب کیا ہم ۸ ہوئی پہر جدہ کو ۲۸ اور بیٹیونکا حصہ اصل مسئلہ سی ۱۲ تہا اوسی ۱۰ ۲ مین ضرب کیا ۲۶ ۳ ہوئی پہر بنت کو ۳۶ ۳ پہونچتی مین اور اعمام کو ایک ملتا تہا اوسی ۲۱۰ مین ضرب کیا وہی حاصل ہوئی ہر ایک کو ۳۰ پہونچتی ہین ف اکثر اشخاص کو یہہ خلجان ہوتا ہی کہ توریث جدات مین دوسی زیادہ کا اجتماع ممکن نہین اسواسطی کہ سانتہہ ام الاب اور ام الام کی سب اونسی اعلی رتبہ کی ہونگی مثلاً ام ام الام ہو یا ام اب الاب ہو اور دور والی جدہ تہہ نزدیک والی کی محجوب ہوتی ہی پہر مثالون مین جو کہین ۲ جدہ کہین زیادہ لکہدیتی ہین یہہ کیسی ہوسکتا ہی سو دفع اس خلجان کا یہہ ہی کہ جسقدر جدہ بعید ہو اوسیقدر اوس مین کثرت ممکن ہی اول مرتبہ مین دو ہین ام الاب اور ام الام اور دوسری مرتبہ مین تین ام ام الام اور ام ام الاب اور ام اب الاب اور تیسری مرتبہ مین چار ام ام ام الام اور ام ام ام الاب اور ام ام اب الاب اور ام اب اب الاب اور اسی طرح پر ہر مرتبہ مین بڑہتے جاتی ہین عینی شرح کنز مین ایک قاعدہ واسطی نکالنی جدات کثیرہ ایک مرتبہ کی خوب لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ جسقدر جدات ایک مرتبہ کی منظور ہون اوسقدر لفظ ام لکہہ جاوی پہر آخر ام کی جگہہ اب لکہی باقی ام رہنی دی پہر آخر سی اوپر والی ام کی جگہہ بہی لفظ اب لکہی اور اسطرح اوپر کو اب بڑہاتا جاوی یہان تک کہ فقط ایک ام اوپر کی رہ جاوی باقی سب اب ہوجاتین پس اوسقدر جدات ایک مرتبہ کی

جاتی ہیں سو جانیگی مثلاً ۲ جدہ ایک مرتبہ کی دریافت کرنی منظور ہین پس تمتی ایک
ام ام ام ام ام ام ہے اور ام ام ام ام ام اب اور ام ام ام ام
اب اب ہے اور ام ام ام اب اب اب ہے اور ام ام اب اب
اب اب ہے اور ام اب اب اب اب اب ہے پس یہہ ۴ جدہ صحیحہ ہین
ایک مرتبہ کی اور سبب اسکا یہہ ہی کہ ام اب الام جدہ فاسدہ ہی پس
ماکی جانب سی کسی مرتبہ مین ایک جدہ صحیحہ سی زیادہ ممکن نہین اور باپ
کی جانب سی بانیوجہ کہ ہر اب کی ام الاب اور ام الام جدہ صحیحہ ہے

بقدر شروح التصدیہ ہو سکتی ہین هم پس نہ مضروب حظ سقف ردجو		مثل نسبت سہم فرقہ او ثش یعنی جو نسبت سہام کی

اصل مسئلہ سی طرف فرقہ کی ہو اوسی نسبت پر حصہ ایک فرد کا اوس
فرقہ مین سی ہی مثلاً مثال تباین مین دو زوجہ کو اصل مسئلہ سی ۳ پہونچتی
تہی اور ۳ نسبت ۲ کی مثل و نصف ہی یعنی ڈیوڑہا سو مضروب یعنی ۲۱۰
کا ڈیوڑہا حصہ ہر زوجہ کا ہی یعنی ۳۱۵ اور ۱۰ بنات کو ۱۲ پہونچتی ہین ۱۲
نسبت ۱۰ کی ایک مثل اور ۲ خمس ہی سو مضروب یعنی ۲۱۰ کا ایک مثل اور
۲ خمس حصہ ہر بنت کا ہی یعنی ۲۹۴ اور ۲ جدہ کو ۴ پہونچتی ہین ۴ دو ثلث
ہین ۶ کی اس نسبت سی ۲۱۰ مین سی دو ثلث یعنی ۱۴۰ ہر جدہ کو پہونچتی ہین
اور ۷ عم کو ایک پہونچتا ہی ایک سبع ہی ۷ کا پس ہر عم کو سبع ۲۱۰ کی یعنی ۳۰
پہونچتی ہین ف اگرچہ اکثر کتب فرائض مین اس طریقہ نسبت کو واسطے دریافت
حصہ ہر فرد کی آسان لکہا ہی مگر یہ نسبت اکثر اشخاص کی کہ حساب کو

مناسبت نہین رکھتی یہہ طریقہ بہت دشوار ہی بلکہ طریقہ قسمت کا بہت سہل ہی اور باعانت قواعد قسمت کی اوس سی مطلب جلد حاصل ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ جو کچھہ بعد ضرب کی سہام فریق کی ٹہیرین اونکو عدد رؤس فریق پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ ہر فرد کا ہی پس مثال مذکور مین ۴۲ سہام زوجتین کو ۲ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۲۱ ہر زوجہ کا حصہ ہی اور ۵۶ سہام جدات کو ۴ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۱۴ ہر جدہ کی حصہ ہی اور ۲۲۴ سہام بنات کو ۱۰ پر قسمت کیا ۲۲ حاصل ہوئی ہی ہر بنت کا حصہ ہی اور ۱۲۰ سہام اعمام کو ۴ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی ۳۰ حصہ ہر عم کا ہے

فصل آٹہوین رد کی بیان مین م

بردبرد غیر شوہر و زوجات		فاضل از اہل فرض بی عصبات

ش یعنی جو کچھہ بچ رہی ذوی الفروض سی درصورت نہونی عصبات کی اوسی بطور رد کی لیوین ذوی الفروض سوا شوہر اور زوجات کی اور اس کی دو صورتین ہین اول یہہ کہ زوجہ یا شوہر ساتہہ اور ذوی الفروض کی ہون دوسری یہہ کہ اور ذوی الفروض فقط ہون زوجہ یا شوہر اونکی ساتہہ نہون اور یہہ دونو صورتین دو حال سی خالی نہین یا مستحق رد کی ایک ہی صنف ہین یا کئی صنف پس مسائل رد کی چار صورتین ہوئین اول کی دو صورتونکا اگلی دو شعرون مین بیان ہی م

ہر دو زا از اقل مخرج ستان		داده باقی باہل رد برسان
جنس واحد چو راس خود طلبد		

ش یعنی جبکہ شوہر یا زوجہ ساتہہ اور ذوی الفروض کی ہون تو زوجہ

پانچوین حصہ کو اونکی اقل مخرج فرض سی حصہ دیکی باقی اور ذوی الفروض مستحق
رد کو دیدیوین پہر اگر وہ جنس واحد ہون تو باقی کو اونکی عدد روس پر برابر تقسیم
بانٹ دین مثال مسئلہ ۱۲ زوج ۳ بنات ۹ اصل مسئلہ ۱۲ اسی تہا اسلیے
کہ زوج مستحق ربع کا ہی اور بنات مستحق ثلثان کی اور ۱۲ مین سی ۳ زوج کو پہونچتے
ہین اور ۸ بنات کو ایک بچ رہتا ہی لہذا قاعدہ رد اسمین جاری کیا پس
زوج کو اول اقل مخرج فرض اوسکی سی کہ ۴ تہی ایک دیا اور ۳ باقی بنات کو
دیدی چونکہ اہل رد وہی ایک صنف تہی ۳ اونکی عدد روس پر تقسیم ہو گئی

اکبر ختی چون سہام خویش برد		سش آن را که مستحق دگی کنی صنف

ہون باقی کو اونکی سہام پر تقسیم کرین سہام پر تقسیم کرنی سی یہہ مراد ہی کہ ایسی صورت فرض
کرین جسمین فقط یہی صنفین ذوی الفروض کی جو یہان مستحق رد ہین ہون اور
اوسکی تصحیح مسئلہ کرکی اوسمین سی ہر صنف کو حصہ دین جو حصی اوس
تصحیح مین سی انکی پہونچتی ہین وہی انکی سہام ہین مثال مسئلہ ۱۲ زوجہ ۳ جدہ ۲ اخت لام ۴
اصل مسئلہ ۱۲ اسی تہا اوسمین سی ۳ زوجہ کو پہونچتی تہی اور ۲ جدہ اور ۴ اختین لام کو اور ۳ بچ رہی
تہی لہذا قاعدہ رد جاری کیا پس زوجہ کو اقل مخرج فرض اوسکی یعنی ۴ سی حصہ
دیا باقی ۳ کو سہام جدہ اور اختین لام پر کہ دو بہی تہی تقسیم کردیا ۲ اختین
لام کو دئی اور ایک جدہ کو اور اونکی سہام اس لئی ۳ ہین کہ اگر کوئی
شخص فقط جدہ اور اختین لام کو ذوی الفروض چہوڑے مثلاً
مسئلہ ۶ جدہ ۱ اخت لام ۲ سو اونکو یہی ۳ سہام پہونچتی ہین

او را خیر کی دو عصر تو انکا است مین باقی ہی	۲	ضم زوجہ و شوہر چو از میانہ کم است

مسئلہ از رؤس وا نسہم است	ش یعنی اگر مسئلۂ ردیہ مین غیر جی

یا شوہر زوجہ نہون فقط وہی اصحاب فرائض ہون جن پر رد ہوتا ہی تو مسئلہ
اونکی عدد رؤس سی ہوگا اگر ایک صنف ہون اور اونکی سہام سی اگر کئی
ہون مثال اول کی مسئلہ ۳ بنت ۲ اصل مسئلہ ۳ سی ہی ۲ ثلثان کی بنات
کو پہنچتی ہین ایک سہم بچ رہتا ہی لہذا قاعدہ رد جاری کیا پس عدد رؤس
بنات سی مسئلہ کرکی اون پر بانٹ دیا مثال ثانی کی مسئلہ ۶ ام ۱ بنت ۲
اصل مسئلہ ۶ سی ہی ایک ماں کو پہنچتا ہی اور ۴ دونو بیٹیون کو ایک بچ رہتا ہی
لہذا قاعدہ رد جاری کیا اور جسقدر سہام اصل تخریج مین سی اونکو
پہونچتے تھے اونسے مسئلہ کرکی اون پر تقسیم کیا ۵

گر شود انکسار بر است نما	با صدو نیکہ گفتہ ایم ترا

ش یعنی اگر مسائل ردیہ مین انکسار ہو اور سہام وارثون پر صحیح نہ بٹ سکین
تو درست کرنا چاہئی موافق اون قاعدونکی جو اوپر مذکور ہو چکی ہین پس اگر ایک
ہی فرقہ پر انکسار ہو تو درصورت تباین فیمابین رؤس و سہام کی کل
عدد رؤس کو تخریج مسئلہ ردیہ مین ضرب کرینگی اور درصورت توافق وفق رؤس
کو اور اگر چند فرقون پر انکسار ہو تو درصورت تماثل جمیع رؤس کی ایک کو
رؤس مین سی تخریج مسئلہ مین ضرب کرینگی اور درصورت تداخل اکثر کو
اور درصورت توافق وفق ایک کا دوسری مین ضرب کرکی حاصل کو تخریج
مین اور درصورت تباین کل ایک کا دوسری مین ضرب کرکی حاصل کو
تخریج مین ضرب کرین کی اوس سی سب وارثون کو سہام صحیح منقسم ہو جائینگی

پس جاننا چاہیی کہ جس صورت مین تو عصبہ نہوون اور ذوی الفروض ایکہا
یکی صنف ہوون وہان انکسار نہو گا اسواسطے کہ مسئلہ اوس صورت
مین وارثون کی رؤس سی ہوتا ہی جی آدمی ہوون اوتنے پر برابر بٹ
جاتا ہی پس انکسار ممکن نہین اور باقی سب صورتون مین انکسار ہوتا ہی
چند مثالین واسطی توضیح کے ذکر کی جاتے ہین مثال

مسئلہ ۴ ۱۶

زوج ۴ — ۴ بنت ۱۲

اس مثال مین بعد دینی فرض زوج کی اقل مخرج یعنی ۴ سی ۳ جو باقی رہی سو ۴ بنت
پر منکسر ہین اور ۴ اور ۳ مین تباین ہی لہذا ۴ کو کہ عدد روس ہی مخرج
مسئلہ مین ضرب کیا ۱۶ حاصل ہوی اوس سی مسئلہ تصحیح ہو گیا ۴ زوج
کو پہونچی اور ۱۲ ابنات کو ہر بنت کو ۳ مثال دوسری

مسئلہ ۴ ۸

زوج ۲ — ۶ بنت ۶

اس مثال مین جب زوج کو اقل مخرج فرض اوسکی سی ایک دیا ۳ باقی رہی
اوس مین اور عدد روس بنات یعنی ۶ مین اگرچہ تداخل ہی لیکن
باین وجہ کہ فصل تصحیح مین ہم بیان کر چکی ہین کہ تداخل فیما بین
رؤس و سہام کی جبکہ سہام کم ہوون موافقت قرار پاتا ہی لہذا یہان
پر معتبر فیما بین ۳ سہام اور ۶ رؤس کی موافقت بالثلث ہی پس
۶ کی ثلث یعنی دو کو ۴ مین جو مخرج مسئلہ ہی ضرب کیا ۸ ہوی اوس
سی ۲ زوج کو اور ۶ بنات کو پہونچی ہین ہر بنت کو ایک مثال تیسری

مسئلہ ۸ ۱۶

۲ زوجہ — ۴ بنت

اس مثال مین اقل مخرج فرض زوجہ یعنی ۸ مین سی ایکسو دو زوجون کو ۱۴ ان

ع یعنی مثال ایسی جسمین [illegible] نصف اور [illegible] مسئلہ [illegible] مثال [illegible] اور [illegible] سہام مین توافق [illegible] ۱۲ منہ

ع یعنی مثال ایسی جسمین [illegible] سہام [illegible] منہ

پہونچتا ہی اور نہ منکسر ہی اور ٢ باقی عدد رؤس بنات پر منکسر
ہین پس دو قسمین منکسر علیہم کی پائی گئین اور دونونکی رؤس مین
تماثل ہی لہذا ایک کو اون دونومین سی مخرج مسئلہ یعنی ٨ مین ضرب
کیا ١٦ ہوی اوس مین سی ٢ دونو زوجہ کو پہونچتی ہین ہر ایک کو ایک
اور ١٤ دونو بیٹیون کو ہر ایک کو ٧ مثال چوتھی مسئلہ ٤٨

زوجہ	٤ جدہ	١٦ اخت لام
١٢	١٢	٢٤

اس مثال مین جب کہ اقل مخرج فرض زوجہ یعنی ٤ مین سی زوجہ کو
ایک دیا ٣ باقی رہی اور اہل رد یعنی جدات اور اخوات ٣ سہام
کی مستحق ہین کہ اخوات ام ایک کی جدات اور ایک جدات کا ہر پر مستقیم نہین بلکہ
تباین رکھتا ہی لہذا عدد رؤس جدات کل معتبر ٹہری اور ١٢ اخوات
لام کی عدد رؤس یعنی ٦ سی توافق بالنصف رکھتی ہین لہذا اونکی
عدد رؤس کا نصف لی لیا یعنی ٣ اور ٤ اور ٣ مین نسبت تباین
ہی پس ٤ کو ٣ مین ضرب کیا ١٢ ہوئے ١٢ کو ٤ مین ضرب کیا
٤٨ ہوئی اوس سی سبکو صحیح بٹ جاتا ہی جیسا کہ زیر مد میت
لکہا ہی **ف** کبہی ایسی صورت واقع ہوتی ہی کہ باقی بعد دینے
سہام احد الزوجین کی سہام اہل رد پر مستقیم نہین ہوتا تب مجموع
سہام اہل رد کو مخرج فرض احد الزوجین مین ضرب کرنا چاہیے
اوس سی تصحیح سب فرقون پر ہو جائیگی پہر اگر انکسار ہو تو موافق
قواعد مشروحۃ الصدر کی عمل کرنا چاہیی مثال مسئلہ ١٤٤٠

٤ زوجہ	٩ بنت	٦ جدہ
١٨٠	١٠٠٨	٢٥٢

٨ مین سے ایک زوجات کو دیا جو باقی رہے ٧ وہ

مخرج ... مثال کی ہی ... اسکی ... ہی ... اور ... ہین ... ١٢ منہ

مسئلہ بنات اور جدات پر کہ ۵ سے مستقیم نہیں ہیں ۵ کو ۸ میں ضرب کیا تو ہوئے
اوس میں سے ۵ حق زوجات ہے اور ۳۵ باقی حق بنات وجدات کہ ۵ مسئلہ
پر مستقیم ہے لیکن ۵ سہام زوجات آٹھ اونکی عدد روس میں تباین ہے اور
۲۸ سہام بنات کی اونکی عدد روس یعنی ۹ سے اور ۷ سہام جدات اونکی عدد
روس یعنی ۶ سے بھی متباین ہیں تین لحاظ نسبت کا فیما بین ۴ اور ۹ اور ۶
بھی کیا ہے ۴ اور ۶ میں توافق بالنصف ہے لہذا ۳ کو ۴ میں ضرب کیا ۱۲ ہوئے اور ۱۲
اور ۹ میں توافق بالثلث ہے ۳ کو ۱۲ میں ضرب کیا ۳۶ ہوئے ۳۶ کو ۴۰ میں ضرب
کیا ۱۴۴۰ ہوئے اوس سے ہر ایک کو صحیح ملجاتا ہے زوجات کو ۱۸۰ ہر زوجہ
کو ۴۵ اور بنات کو ۱۰۰۸ ہر بنت کو ۱۱۲ اور جدات کو ۲۵۲ ہر جدہ کو ۴۲

فصل نویں بیان میں ذوی الارحام کی

ذو رحم دان قریب با اموات | غیر ذی فرض باشد وعصبات

یعنی ذو رحم اوس قریب کو کہتے ہیں کہ نہ ذی فرض ہو اور نہ عصبہ ہو

عصبہ شان چہار قسم شمر | یعنی عصبہ کی مانند اونکی چار

قسمیں ہیں مراد یہ ہے کہ ذوی الارحام کو میراث بطور عصبات کی ملتی ہے
یعنی اونکے لئے کچھ حصہ مقرر نہیں ہے بلکہ جسطرح عصبات کو درحالت انفراد
کل مال ملتا ہے اور ساتھ ذوی الفروض کی باقی ایسے ہی ذوی الارحام کو درحالت
انفراد کل مال ملتا ہے اور ساتھ زوجین کی باقی سو اونکی چار قسمیں ہیں

اول اولاد بنت و بنت پسر | یعنی اول اولاد بیٹی اور پوتی

کی یعنی جو نہ ذوی الفروض یا عصبات نہیں ہیں جیسی نواسہ نواسی

پوتی کا بیٹا سب بیٹے قسم اول ذوی الارحام سے ہین م

جدہ فاسدہ ذکر اجداد | ش دوسری قسم جدہ فاسدہ ہین

اور اجداد فاسدین یعنی اصول مین جو ذوی الفروض اور عصبات نہین ہین ۵

دوسری قسم ہین ذوی الارحام کی م | پس بنات اخ و ز اخت اولاد

ش تیسری قسم بھتیجیان ہین اور بہن کی اولاد یعنی فروع ابوین میت

کی جو عصبہ یا ذوی فرض نہین ہین م | پس ز جدین فرع عمہ بیار

ش چوتھی قسم فروع جدین کی جو ذوی الفروض اور عصبات نہون جیسے عمہ یعنی پھوپھی یا ماموں یا خالہ یا عم لام یعنی باپ کا اخیافی بھائی ف ترتیب ذوی الارحام ہین مثل ترتیب عصبات کی ہی کہ مقدم سب سی فروع ہین بعد اوسکی اصول بعد اوسکی فروع ابوین بعد اوسکی فروع جد اور قسم اول کی ہوتی دوسری قسم کو نہین پہونچتا اور دوسری کی ہوتی تیسری کو نہین پہونچتا وعلی ہذا القیاس ایک قسم مین قریب کی ہوتی بعید کو نہین پہونچتا مثلا نانا کی ہوتی

ہوی پرنانا محروم ہے م | قوت قرب و وصف اصل شمار

ش یعنی ہر درجہ مین ایک کو دوسری پر ترجیح ہی باعتبار قوت قرابت اور وصف اصل کی پس عمہ حقیقی کی ہوتی عمہ علاتی محروم ہی اسواسطی کہ حقیقی کی قرابت بہ نسبت علاتی کی قوی ہی اور جس ذی رحم کا اصل وارث ہی اوسکی ساتھہ غیر وارث کی علاقہ دار کو کچھہ نملیگا مثلا بنت بنت الابن کی ساتھہ ابن بنت البنت محروم ہی حال آنکہ دونو ایک درجہ مین ہین اسواسطی کہ اصل اول کی بنت الابن وارث یعنی ذی فرض ہی اور اصل دوسری کی بنت البنت

تی کہ رحم ہی یا مثلاً اب ام الام کی ساتھہ اب اب الام محروم ہی اسواسطی کہ
اول کو علاقہ میت سی بسبب ام الام ذی فرض کی ہی اور دوسری کو بسبب
اب الام ذی رحم کی یا مثلاً بنت ابن اخ کی ساتھہ ابن بنت اخت کو کچھہ
نہین ملتا اسلئی کہ اول کو بواسطہ ابن اخ کی جو عصبہ ہی علاقہ ہی اور ثانی کو
بواسطہ بنت اخت کی جو ذی رحم ہی یا مثلاً بنت عم عینی کی ساتھہ ابن عمہ
عینی محروم ہی اسلئی کہ اول ولد عصبہ ہی اور ثانی ولد ذی رحم ف صنف اول
کی اگر ایک درجہ مین سب اولاد وارث کی ہون یا کوئی اولاد وارث کی نہون
اور اصول مین اونکی کہین اختلاف بذکورت و انوثت نہو تو باتفاق ترکہ
موجودین پر باعتبار ابدان اونکی تقسیم کرینگی اور مذکر کو دو حصہ اور مونث
کو ایک حصہ دینگی مثال مسئلہ ۳

بنت بنت الابن ابن بنت الابن

مثال ثانی مسئلہ

ابن بنت البنت بنت بنت البنت

پہلی مثال مین دونون ولد وارث ہین اور دوسری مثال مین دونون ولد غیر وارث اور دونو کی اصول
مین اختلاف بذکورت و انوثت نہین لہذا للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار موجودین
کی تقسیم ہوئی اور اگر اصول مین بذکورت و انوثت اختلاف ہو جیسی کہ
مسئلہ ۳

بنت ابن البنت ابن بنت البنت

۱ عند ابی یوسف ۲ عند محمد ۲ عند ابی یوسف ۱ عند محمد

کہ دونو غیر وارث کی اولاد ایک درجہ مین ہین اور ایک کی اصل مذکر ہی
یعنی ابن البنت اور دوسری کی اصل مونث یعنی بنت البنت پس ایسی
صورت مین امام ابو یوسف باعتبار ابدان فروع کی تقسیم کرتی ہین اور امام

نزدیک مثال مذکور میں مسئلہ سے ہو کی بنت ابن البنت کو ایک حصہ اور ابن بنت البنت کو دو حصہ پہونچینگی اور امام محمد جنکہ ہر اصول میں اختلاف واقع ہوا ہی وہان پر مسئلہ کی تصحیح کرکی اصول پر موافق اونکی ابدان کی تقسیم کرکی حصہ اونکا اونکی اولاد کو دیتی ہین پس مثال مذکور میں بنت ابن البنت کو دو حصہ پہونچینگی اور ابن بنت البنت کو ایک حصہ بایں وجہ کہ ہر تقسیم ابن البنت اور بنت البنت میں جو تقسیم کی تو ابن البنت کو دو حصہ پہونچی اور بنت البنت کو ایک وہی اونکی اولاد کو دیدیا **ف** امام محمد جب محل اختلاف اصول مذکورت و انوثت مین تقسیم کرتی ہین ہر اصل میں اوسکی عدد فروع کا لحاظ کرکی تقسیم کرتی ہین اور اوسکو وہی عدد کی موافق قرار دیکی حصہ دیتی ہین پھر اوس حصہ کو اوسکی فروع کو پہونچاتی ہین

مثال مسئلہ ۳ الے یوسف تصحیح مسئلہ محمد

۲ بنت بنت البنت	بنت ابن البنت
۲ عندہما	ابو یوسف ۲ محمد

امام ابو یوسف کی نزدیک اس مثال میں مسئلہ تین کا ہوگا اور ہر بنت کو ایک ایک پہونچ جایگا اور امام محمد کی نزدیک مسئلہ چار سے ہوگی بنت ابن البنت کو پہنچین گی اور وہ دونو بنت بنت البنت کو اس سبب سے کہ انکی اصول میں ذکورت و انوثت اختلاف ہی یعنی بطن ثانی میں اور جب وہان پر تقسیم کی اور عدد فروع کا لحاظ کیا بنت البنت بمنزلہ ۲ بنت کی قرار پائی اور ابن البنت بمنزلہ ایک ابن کی پس ۴ سی مسئلہ کرکی ۲ ابن کو دئی اور دو بنت کو پھر دو ابن والی اوسکی بنت کو پہونچی اور ۲ بنت والی دسکی دونو بیٹیون کو **ف** در مختار اور اکثر کتابون مین لکھا ہی کہ جمیع مسائل ذوی الارحام مین فتوی امام محمد کی قول پر ہی اور وہی روایت مشہورہ ہی امام ابی حنیفہ صاحب

لکھی ہی لیکن فرائض شریفی مین بعض علما سی نقل کیا ہی کہ مشایخ بخارا نی قول
امام ابو یوسف کا اختیار کیا ہی کہ وہ آسان ہی اور اوسکی موافق مسئلہ لکھنا
سہل ہی اور اسی سبب سی یہان اس کتاب مین قول امام ابو یوسف کا بھی
لکھدیا ورنہ ہر جگہہ ہر محل خلاف مین فقط قول مفتی بہ لکھا ہی ف اگر ایک
ذی رحم دو جہت سی استحقاق میراث رکھتا ہو تو دونو جہت سی اوسی
میراث ملی کی بخلاف جدات کی کہ ایک جہت والی اور دو جہت والی برابر
ہین پس امام ابو یوسف مطلقاً ابدان فروع مین دونو جہت کا اعتبار
کرکی تقسیم کرتی ہین اور امام محمد اپنی قاعدہ کی موافق محل اختلاف اصول
مذکورات و انوثت مین تقسیم کرکی اونکی اولاد کو باعتبار جہات کی حصہ دیتی
ہین مثال مسئلہ ۲ عند ابی یوسف ۴ عند محمد

ابن بنت البنت	بنت بنت البنت کہ وہ بنت ابن البنت بھی ہی
۱ عند ابی یوسف ۱ عند محمد	۱ عند ابی یوسف ۳ عند محمد

اس مثال مین امام ابو یوسف کی نزدیک مسئلہ ۴ سی ہوگا اور ۲ ابن بنت
البنت کو اور ایک بنت بنت البنت کو پہونچیگا اسواسطی کہ یہان ایک بنت
بنت البنت بمنزلہ ۲ کی ہی گویا ایک بنت بنت البنت ہی اور ایک بنت
ابن البنت پس جبکہ باعتبار ابدان فروع کی للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوئی
مسئلہ ۴ سی ہوا ابن بنت البنت کو دو حصہ پہونچی اور بنت بنت البنت کو دو باعتبار
ہر قرابت کی ایک ایک پہر بانوجہ کہ مستحق دو دو حصہ کا ایک ایک شخص
ہی اختصار کی لئی مسئلہ ۲ سی کرلیا اور نزدیک امام محمد کی مسئلہ ۴ سی ہوگا ۳
اوس بنت بنت البنت کو پہونچین کی جو بنت ابن البنت بھی ہی اور ایک

ہین بنت البنت کو اس سبب سے کہ اونکی نسبت انکی موافق اول تقسیم کے اصل
اصول مذکورہ سے انوثت ہین ہوتی وہان ایک ابن البنت تھی اور ۲ بنت
البنت ابن البنت کو دو حصے پہونچے اور دو نو بنت البنت کو ایک ایک حصہ
ملا پہر وہ دو حصے ابن البنت کی اور ایک بنت البنت کا اوسکو پہونچا جو
دونو کی بیٹی ہے پس اوسے تین ملے اور ایک بنت البنت کا حصہ اوسکی ابن کو پہونچا شرح اس مثال کی
بطور شجرہ کی یہہ ہے

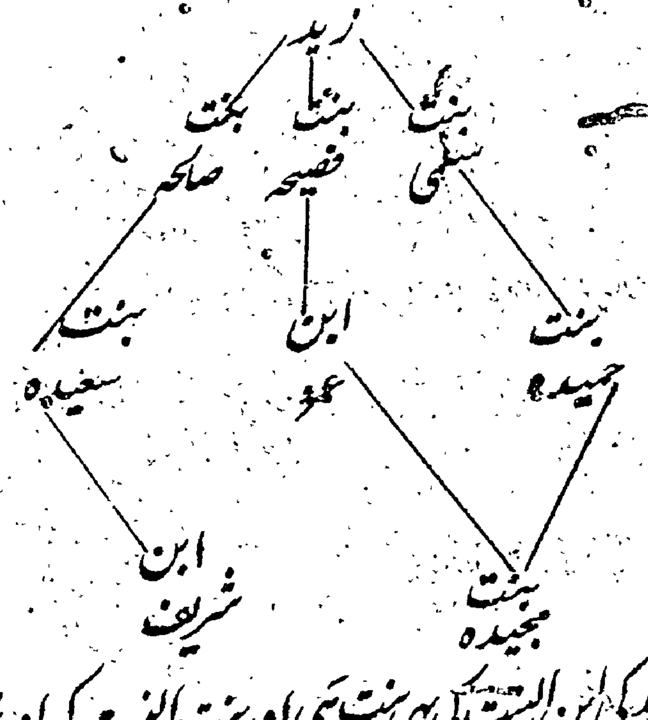

مجیدہ زید کی ابن البنت کی بہی بنت ہے اور بنت البنت کی اور شریف فقط
بنت البنت کا بیٹا ہے بوقت مرنے زید کی مجیدہ اور شریف پر موافق تفصیل
سابق الذکر کی تقسیم ہوگی صنف دوم یعنی اجداد فاسدین اور
جدات فاسدہ ہین اگر کچھہ ماں کی جانب کی ہین اور کچھہ باپ کی جانب کی
تو باپ کی جانب والونکو دو حصے اور ماں کی جانب والونکو ایک حصہ ملیگا مثال

مسئلہ

ام اب ام الاب ——— ام اب ام الام ——— اور اگر سب ماں کی طرف کی ہوں

یا سب باپ کی طرف کی ہونگی تو امام ابو یوسف کی نزدیک قسمت ابدان
موجودین پر ہی مطلقاً للذکر مثل حظ الانثیین اور امام محمد کی نزدیک بہی
اسیطرح اگر اونکی اصول مین بذکورت و انوثت اختلاف نہو اور جو اختلاف
ہو تو اول محل خلاف پر تقسیم کرکی اونکا حصہ اونکی علاقہ دارون پر تقسیم کرینگی
جیسا کہ صنف اول مین معلوم ہو چکا مثال مسئلہ ۳ عند ابی یوسف ۶ عند محمد

اب اب ام ——— اب ام ام الام
ابو یوسف ۲ محمد ——— ۱ عندہما

امام ابو یوسف کی نزدیک یہان مسئلہ دو سی ہوگی ایک ایک حصہ دونو کو پہنچ
جایگا اور امام محمد کی نزدیک مسئلہ تین ہوگا ۲ اب اب الام کو ملینگی اور ایک ام ام اب الام کو
ف تیسری صنف یعنی بتیجیان اور بہانجہ بہانجیان اور اخیافی بہائی کی بیٹی
کی اولاد کا حکم بہی مثل صنف اول کی ہی اور امام ابو یوسف اگر دو شخص اولاد
ام کی فروع مین سی ہون اونپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرتی ہین اور
امام محمد دونو کو برابر دیتی ہین اور کہتی ہین کہ ماں کی اولاد مین مذکر کو مونث پر فضیلت
نہین مثال مسئلہ ۳ عند ابی یوسف و ۲ عند محمد

ف

ابن الاخت لام ——— بنت الاخت لام
۲ ابو یوسف ۱ محمد ——— ۱ عندہما

اس صنف مین بہی اولاد وارث کو اوپر اولاد غیر وارث کی ترجیح ہی پس اگر ایک
اولاد عصبہ کی ہو اور دوسرا اولاد ذی رحم کی جیسی بنت ابن الاخ
اور ابن بنت الاخ تو اولاد ذی رحم کو کچھہ نملیگا چنانچہ اوپر اسبات
کی طرف اشارہ ہو چکا ہی اور اگر کوئی اولاد عصبہ کی نہو جیسی بنت بنت
الاخ اور ابن بنت الاخ یا سب اولاد عصبہ کی ہون جیسی دو بنت

ابن الاخ یا بعض اولاد عصبہ کی ہون اور بعض اولاد اصحاب فرائض کی جیسے
بنت اخ عینی اور بنت اخ لام تو امام ابو یوسف کی نزدیک باعتبار قوت
قرابت کی ترجیح ہی پس اولاد عینی کی ساتھہ اولاد علاتی اور اخیافی کی انکی
نزدیک محروم ہی اور اسی طرح اولاد علاتی کی ساتھہ اولاد اخیافی کے
محروم ہی اور امام محمد موافق اپنی قاعدہ کی تقسیم اوپر اصول کی باعتبار عدد
فروع کی اصول مین کرتی ہین اور ہر ایک کا حصہ اوسکی فروع کو پہونچاتی ہین

مثال — بنت اخ عینی ۲ بنت اخ لام — اس صورت مین امام ابو یوسف
کی نزدیک کل مال بنت اخ عینی کو پہونچیگا اور دونو بنت اخ لام محروم ہونگی
اور امام محمد کی نزدیک اول تقسیم اوپر اخ عینی اور اخت لام کی اس طرح پر
کرینگی کہ اخت لام کو باعتبار عدد اوسکی فروع کی دو ٹہرائینگی پس گویا میت نی ایک
اخ عینی اور دو اخت لام چھوڑی اور ایسی صورت مین ثلث اختین لام کو پہونچتا ہی
اور باقی اخ عینی کو پس بنت اخ عینی کو ثلثان پہونچینگی جو اوسکی اصل کو پہونچی تہی
اور بنتین اخت لام کو ثلث پہونچیگا جو اونکی اصل کا حصہ تہا اور اصل مسئلہ
تین سی ہوگا اور بسبب انکسار واحد کی اوپر بنتین اخت لام کی ۶ سی تصحیح
ہوگی **ف** صنف رابع کی احکام ہی مثل صنف اول کی ہین اور وہ اگر فقط ماں کی
طرف کی ہون یا فقط باپ کی طرف کی تو اونپر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم
ہوگی جیسی عم لام اور عمہ لام کہ یہہ دونو باپ کی جانب کی ہین یا ماموں
اور خالہ کہ یہہ دونو ماں کی طرف کی ہین اور اگر کچھہ ماں کی طرف کی ہون اور کچھہ
باپ کی طرف کی تو دو ثلث باپ کی طرف والون کو پہونچینگی اور ایک

قوت قرابت **ف** خالہ عمہ **مسئلہ** شامل کو والون طرف ماکی تخیل
ایک جانب والی ہین باعث حرمان دوسری جانب کی ضعیف کا نہین پس
خالہ عینی کی ساتھہ عمہ علاتی محروم نہوگی بلکہ دو ثلث پاویگی اور خالہ عینی کو ایک
ثلث ملیگا البتہ ایک جانب مین قوت قرابت باعث حرمان ضعیف کا دوسری
جانب مین ہی پس خالہ عینی کی ساتھہ خالہ علاتی یا عمہ عینی کی ساتھہ عمہ علاتی
محروم ہی اور اسی طرح ایک جانب کا ولد وارث باعث حرمان دوسری
جانب کی ولد ذوی رحم کا نہین پس بنت عم کی ساتھہ مین کہ وہ ولد عصبہ ہی
بنت خال کہ ولد ذوی رحم ہی محروم نہوگی اور بنت عم کو بلحاظ قرابت اب کی
دو ثلث اور بنت خال کو بلحاظ قرابت ام کی ایک ثلث پہونچیگا **ف** اولاد
اعمام اور عمات مین اگر دو ایک رتبہ کی ہون اور ایک ولد عصبہ ہو مگر قرابت
ضعیفہ رکہتا ہو اور دوسرا ولد ذوی رحم ہو اور قرابت قویہ رکہتا ہو جیسی ابن
عمہ عینی اور بنت عم لاب ایسی صورت مین موافق ظاہر الروایت کی ترجیح
باعتبار قوت قرابت کی ہی اور ولد عصبہ ہونی کو اعتبار نہین پس سب مال ابن
عمہ عینی کو پہونچیگا اور بنت عم لاب محروم ہیگی **فصل دوسری تخارج کی بیان مین**
تخارج اسی کہتی ہین کہ کوئی وارث اپنی حصہ کے بدلے کچھہ

تقسیم سی علیحدہ ہوجاوی مگر لیکن ترتیب تصحیح طرح سہام وسے		چیز لیکر قبل صلح وارثی سے سن یعنی اگر صلح کری کوئی وارث

کسی چیز پر تو تصحیح مین سی اوسکی حصہ کو نکال ڈال مطلب یہہ ہی کہ اگر کوئی وارث
اس طرح پر ساتھہ اور وارثونکی مصالحہ کری کہ مجھی فلانی چیز دیدو یا اتنی دیدو

رہا ہو تو بھی اپنی حصہ سی کچھہ کام نہین ملی اپنا حصہ لی لی اوس چیز باز رہو گی چہوڑا تو ایسی صورت مین وہ چیز خاص یا اوسقدر روپیہ اوسکی ترکہ مین سی دینا چاہئی ۹ اور تصحیح مسئلہ میت کی بشمول اوسکی کرنی اور ان مین سی اوسکی حصہ کو نکالڈالین اور باقی ترکہ کو باقی سہام پر تقسیم کرین مثال

مسئلہ

زوجہ ام عم

زوجہ نی اسطرح پر صلح کی کہ منجملہ متروکات شوہر کی ایک جوڑی کڑونکی اوسنی لی لی اور اپنی حصہ سی درگذری پس مسئلہ کو تصحیح کرکی تصحیح یعنی ۱۲ مین سی ۳ جو حصہ زوجہ تہی نکالڈالی باقی رہی ۹ بعد نکالڈالنی جوڑی کڑونکی جسقدر ترکہ میت کا تہی اوسکی ۹ حصہ کرکی ۴ ماکو دینگی اور ۵ عم کو

فصل گیارہوین مناسخہ کی بیان مین

مناسخہ اسی کہتی ہین کہ کوئی وارث قبل تقسیم ترکہ کی مرجاوی اور حصہ اوسکا اوسکی وارثون کی طرف منتقل ہو سوا ایسی وارث کی ورثہ اگر وہی ہون جو میت اول کی وارث تہی اور طریقہ تقسیم اسکی مرجانی سی متغیر نہو مثلا

مسئلہ

زید

بنت	بنت	ابن	ابن
ہند	سلمی	بکر ۲	کان لم یکن عمرو

اور عمرو قبل تقسیم ترکہ کی مرگیا اور اوسنی سوا بکر اخ اور سلمی اور ہند اختین کی اور کوئی وارث نہین چہوڑا اور جس طرح زید کی میراث سب ورثہ پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوتی تہی ایسی ہی اسکی میراث بٹتی ہی تو ایسی صورت مین اس وارث کی نام کی تلی لفظ کان لم یکن لکہہ دینگی اور میت اول سے مسئلہ کی تصحیح بغیر شمول اسکی کرینگی جیسا کہ اس مثال مین کیا ہی اور اگر تقسیم مین تغیر ہوتا ہو جیسی میت اول ایک ابن ایک زوجہ سی اور ۲ بنت دوسری

زوجہ سی چھوڑی اور ان بنات مین سی کوئی مرجاوی تو میت اول سے
میراث للذکر مثل حظ الانثیین ملتی تہی اور اوسکی میراث اوس طرح نہ ملی کیونکہ
اسکی واخت عینی کو ثلثان پہونچینگی اور باقی لاب کو باقی سو اسکا حکم ایسا
ہی جیسی کہ وارث متوفی سو اور ثہ میت اول کی اور وارث چھوڑ کے

اور تفصیل اوس حکم کی یہہ ہی نظم — مرد گر وارثی تو مسئلہ اش
اول از وارثان او بر کش — پس سہام من زمیت اعلی
راست چون شد بمسئلہ فیہا — سش اگر کوئی وارث مرجاوی

اور ہنوز ترکہ تقسیم نہوا ہو تو مسئلہ اوسکا اوسکی وارثونکی موافق نکال لیا جاوی
بعد اوسکی دیکہین کہ جو کچہہ حصہ اوسی اوپر والی میت سی ملا ہی اس مسئلہ پر
مستقیم ہی اور صحیح تقسیم ہو جاتا ہی یا نہین اگر صحیح تقسیم ہوجاوی تو پہر کچہہ اور عمل
کی احتیاج نہین مثال

مسئلہ ۶ زید
زوجہ ہند ۱ — عم عمرو ۳

مسئلہ ۳ عمرو فی یدہ ۳
ابن ۲ — بنت ۱

عمرو کہ ایک وارث زید کا تہا قبل تقسیم ترکہ کی مرگیا اور اوسنی ایک ابن
اور ایک بنت وارث چھوڑی موافق ان وارثونکی اوسکی تصحیح مسئلہ ۳ سی ہی
اور میت اعلی یعنی زید کی تصحیح مین سی بہی اسکی ہا تہہ مین ۳ تہی سو اب یہان کچہہ اور
عمل کی احتیاج نہین اور ۳ کو اس تصحیح کی موافق تقسیم کردینگی ۲ ابن کو دینگی
اور ایک بنت کو ف جو کچہہ وارث کو اوپر کی میت سی ایک بطن یا کئی بطون

مین ملا ہو اوسی ما فی الید کہتی ہین نظم — ورنہ این وفق مسئلہ یا کل
ضرب گردد در اولین بر کل — نیز در سہم وارثان علا

نش اور جو مافی الید اس وارث کا اس مسئلہ تصحیح پر تقسیم نہو سکی تو دو حال
سے خالی نہین یا مافی الید مین اور اس تصحیح مسئلہ مین موافقت ہوگی یا مباینت
اگر موافقت ہو تو وفق مسئلہ کو اور جو مباینت ہو تو کل مسئلہ کو میت اعلی کی مسئلہ
مین ضرب کرین اور یہی سب اوپر والی وارثونکی سہام مین ضرب کرین

غیر میت ہمہ سہام ناشش مرا یا توفقش بسہم ایشان آر		ضرب در سہم وارثانش دار ش سوا نیست کی یعنی منجملہ ولد ثانی

میت اعلی کی میت ثانی کی سہام مین کل مسئلہ یا وفق مسئلہ کی ضرب ہوگی اور میت ثانی
کے سب سہام یعنی کل مافی الید کو اوسکی وارثون کی سہام مین ضرب کرین در
صورت تباین اور وفق مافی الید کو اوسکی وارثونکی سہام مین ضرب
کرین در صورت توافق حاصل حصہ ہر وارث کا ہوگا اور بس تصحیح
مسئلہ اعلی مین یہی جواب بعد ضرب کی قرار پائی ہی مثال

زید

مسئلہ ۹

زوجہ	ابن	ابن	ابن	بنت
ہند	خالد من بطن ہند	بکر من بطن جمیلہ	ولید من بطنہا ایضا	سلمی من بطنہا ایضا
۱۰ ۲/۳ ۹	۲/۷ ۱۸	۲	۲/۶	۱/۳ ۹

مسئلہ ۲ تباین بکر مافی الید ۲۵

اخ عینی	اخت عینیہ
ولید	سلمی
۲/۴	۱/۲ ۶

مسئلہ بالنصف ولید مافی الید ۱۰

بنت	بنت	بنت	بنت	اخت عم
حمیدہ	سعیدہ	مجیدہ	صالحہ	سلمی
۱/۵	۱/۵	۱/۵	۱/۵	۱/۲

الاحیا			المبلغ ۷۲			
ہند	خالد	سلمی	حمیدہ	سعیدہ	مجیدہ	صالحہ
۹	۱۸	۲۵	۵	۵	۵	۵

شرح اس مثال کی یہہ ہی کہ زید میت اعلی تہا اوسنی ایک زوجہ ہند اور خالد ایک ابن بطن ہندسی اور ولید و بکر دو ابن اور سلمی ایک بنت بطن اور زوجہ ثانی جسکا نام جلیبہ تہا چہوڑی پس مسئلہ اوسکا ۸ سی ہوا ایک ہند کو ملا اور ۷ اولاد مذکور دو بیٹوں اور ایک بیٹی کو منقسم ہوگئی بعد اوسکی بکر قبل تقسیم ترکہ کی مرگیا اور اوسنی ولید اخ عینی اور سلمی اخت عینی کو وارث چہوڑا سو مسئلہ اوسکا ۳ سی ہوا ایک سلمی کو پہونچا اور ۲ ولید کو پہونچی اور اوسکی ہاتہہ مین میت اعلی سی ۲ تہی اوسمین اور اس مسئلہ یعنی ۳ مین مباینت ہی پس ۳ کو مسئلہ اولی یعنی ۸ مین ضرب کیا ۲۴ ہوئی اور اسیطرح ہند اور خالد اور ولید اور سلمی کی سہام مین ۳ کو ضرب کیا ہند اور سلمی کی ایک ایک کی تین تین اور خالد اور ولید کی دو دو کی چہہ چہہ ہوگئی اور اس میت کی وارثون کی سہام مین ۲ کو ضرب کیا پس سلمی کی ۲ ہوگئی اور ولید کی ۴ بعد اسکی ولید مرا اور اوسنی ۴ بنت چہوڑین حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ اور سلمی اخت عینی اور مسئلہ اوسکا ۶ سی ہوتا ہی ایک ایک حمیدہ وغیرہ چار و بنت کو اور ۲ سلمی کو پہونچی ہین اور اوسکی پاس تقسیم سابق سی ۱ین ۴ بطن اول سی اور ۲ بطن دوم سی آئی تہی اور ۶ اور ۶ مین توافق بالنصف ہی پس وفق ۶ یعنی ۳ کو مسئلہ اولی اور جمیع سہام وارثان ماقبل میت ہذا مین ضرب کیا پس مسئلہ اولی کہ ۲۴ تہا ۷۲ ہوگیا اور ہند کی ۳ کی ۹ ہوگئی اور خالد کی ۶ کی ۱۸ ہوگئی

اگرچہ خالد اوسکا اخ لاب ہی موجود ہی لیکن وہ بسبب اخ عینی کی محروم ہی ۱۲ منہ

بعد ولید کی یہ سبب سلمی اخت عینی کی ... [illegible] ۱۲ منہ

اگر سلمی کی بہنکی ۹ اور بطن ثانی مین سلمی کی ۲ کی ۲ ہوگئی اور میت ہند کے
وارثون کی سہام مین وفق مافی الید یعنی ۵ کو ضرب کیا تہی پس ایک تو یکت
حمیدہ وغیرہ بنات کی پانچ پانچ ہوگئی اور ۲ سلمی کی ۲ ایس تقسیم تمام ہوچکی
اور ہند اور خالد اور سلمی اور حمیدہ سعیدہ مجیدہ صالحہ جو زندہ ہین اونکو
اوسیقدر جو اونکی زیر نام مد الاحیاء کی تلی لکھہ دیا ہی پہونچتا ہی ف طریقہ
لکھنی فرائض کا یہہ ہی کہ میت کی خط کہینچ کی اوسکی اوپر بیچ مین نام میت کا
لکھتی ہین اور تلی اوسکی ورثہ تونکو لکھہ کی نیچی ہر ایک کی نام لکھتی ہین اور ذوی
الفروض کو مقدم لکھتی ہین اور بعد اسکی عصبات کو اسواسطی کہ پہلی ذوی
الفروض کو دیکی جو بچی سو عصبات کو پہونچتا ہی اور ذوی الفروض مین
زوجین کو مقدم لکھتی ہین اسواسطی کہ صورت رد مین اونکو پہلی دیکی باقی
مین رد ہوتا ہی اور لفظ مسئلہ کا سری پر مد میت کی لکھہ کی اوسپر عدد لکھتی
ہین اور تلی ہر وارث کی عدد سہام کا تحریر کرتی ہین اور قریب منتہای
مد میت کی لفظ فی یدہ لکھہ کی بعد اوسکی عدد مافی الید لکھہ دیتی ہین اور اگر
مافی الید اور مسئلہ مین تباین ہو تو لفظ تباین اور اگر توافق ہو تو لفظ بالنصف
یا بالربع یا بالثلث وغیرہ فیما بین لفظ مسئلہ اور نام میت کی مرقوم کرتی ہین
اور جب ضرب سی تغیر ہوتی ہی ایک لکیر عدد مسئلہ کی اوپر اور عدد سہام
وارث کی تلی کہینچ کی عدد حاصل کو لکھہ دیتی ہین اور جو شخص اون وارثون مین
مری اوسکی تلی ایک لکیر بصورت قوس کی کر دیتی ہین اور پہر اوسکی سہام
کی ضرب نہین ہوتی اور بعد تمام ہونی بطون کی مد الاحیاء کی کہینچ کی

اوسکی تلی نام اون اشخاص کی جنکی مرنیکا ذکر ہوا ہے دلکہہ کی جو کچہہ ہر ایک کو
تصحیح بطون سی ملا ہو جمع کر کی نیچی اوسکی نام کی لکہہ دیتی ہین بعد اوسکی تصحیح
ارقام زیر الاحیاء کو جمع کر کی المبلغ کی ما وبہا الاحیاء کی نیچی کہینچ کی اوسکی تلی
تحریر کرتی ہین اگر عدد زیر مبلغ اور مسئلہ میت اعلی مطابق ہون تو فرائض صحیح
ہی نہین تو غلط ہی غور کر کی غلطی نکالو الی اس کتاب مین واسطی تعلیم طریقہ
تحریر فرائض کی مثال اسی وضع پر لکہی گئی **ف** اگر مسئلہ اور مافی الیدین
تداخل ہو پس اگر مسئلہ کثیر ہو تو اوسکا حکم موافقت کا سا ہی اور اگر مافی الید
کثیر ہو تو صورت استقامت کی ہی اوس مسئلہ پر وہ صحیح ہو جائیگا مثال

مسئلہ ۴ — زید

زوجہ ہند ۱	اخ عمرو ۳

مسئلہ ۴ — عمرو — فی یدہ ۳

ام سلمی ۲	اخ لام بکر ۱	اخ لاب خالد ۱

مسئلہ ۲ — خالد — فی یدہ ۱

ابن ولید ۲	سعید ۲

الاحیاء — المبلغ ۸

ہند	سلمی	بکر	ولید	سعید
۲	۱	۱	۲	۲

عمرو کی مافی الید یعنی ۳ سی مسئلہ اوسکا یعنی ۴ کثیر تہی لہذا حکم موافقت
جاری کیا اور وفق ۴ یعنی ۲ کو مسئلہ میت اعلی اور اوسکی وارثون کی سہام
مین ضرب کیا پس مسئلہ میت اعلی ۸ ہو گیا اور ہند کی سہام ۲ اور سہام

ولهذا ثان عمر کو وفق ۳ یعنی ایک مین ضرب کیا پس جو تھی وہی رہی اور
باقی الیہ خالد کا یعنی ۲۴ اوسکی مسئلہ یعنی ۲ سی کم نہین ہی لہذا اوسکی ارثو نیز صحیح سب کیا

فصل بارہوین بیان مین طریقہ تقسیم ترکہ کی ارثو نیز یا قرض خواہون پر

م مال و تصحیح کر مباین شد	یا توافق در و معاین شد
ہمہ مال یا بو فق بود	ضرب سہم فریق یا مفرد

ش یعنی درمیان مال اور تصحیح مسئلہ کی نسبت لحاظ کرنا چاہیئی کہ مباینت ہی یا موافقت اگر مباینت ہو تو کل مال مین اور جو موافقت ہو تو وفق مال مین فریق کی حصہ کو ضرب کرین اگر حصہ فریق کا دریافت کرنا منظور ہو اور فرد کی حصہ کو ضرب کرین اگر حصہ فرد کا دریافت کرنا منظور ہو م

قسمت مبلغ است بر تصحیح	یا بوفقش کہ خارج است صحیح
حظ ہر دو چو کسر در مال است	مال و تصحیح را جواو حال است

ش یعنی حاصل ضرب کو درصورت تباین کل تصحیح پر اور درصورت توافق وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ دونو کا ہی یعنی حصہ فریق کا ہی مال مین سی اگر فریق کی حصہ کو ضرب کیا ہی اور حصہ فرد کا ہی اگر حصہ فرد کو ضرب کیا ہی اور جو مال مین کسر ہو تو مال اور تصحیح دونو کو کسر کرلین مطلب یہہ ہی کہ جو کچھہ مال میت نی چھوڑا ہو از قسم دراہم یا دنانیر یا اور مال کہ حساب اوسکا ہی باعتبار قیمت اوسکی دراہم اور دنانیر سی ہوتا ہی فیما بین عدد اس مال کی اور عدد تصحیح مسئلہ میت کی اگر مباینت ہو اور حصہ ایک فریق کا منجملہ وارثان میت کی دریافت کرنا منظور ہو مثلاً بنات کا یا اعمام کا

اور حصہ فریق کو کل عدد مال مین ضرب کرین اور حاصل کو کل عدد تصحیح پر
تقسیم کرین خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور اگر حصہ ایک فرد کا دریافت
کرنا منظور ہو مثلاً ایک بنت کا یا ایک عم کا تو اوس فرد کی حصہ کو کل مال
مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو کل تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس
فرد کا ہوگا مثال مسئلہ زید ترکہ ٧ دینار

۳ بنت ۲ عم

تصحیح ۶ اور مال ۷ مین ہی مباینت ہی اور منظور دریافت کرنا حصہ ایک فریق کا مثلاً
بنتین کا ہی پس اونکی حصہ یعنی ۴ کو کل مال یعنی ۷ مین ضرب کیا ۲۸ ہوئی
اوسکو کل تصحیح یعنی ۶ پر قسمت کیا خارج قسمت ۴ اور دو ثلث ہی یہی حصہ
بنتین کا مال سی یعنی ۷ دینار مین سی بنتین کو ۴ دینار اور دو ثلث دینار
پہونچتی ہین اور اگر دونو عم کا حصہ دریافت کرنا منظور ہو ۲ کو ۷ مین ضرب
کرین پہر حاصل یعنی ۱۴ کو ۶ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک
ثلث حصہ عمین کا ہی اور اگر حصہ ایک فرد کا مثلاً ایک بنت کا دریافت کرنا
منظور ہو تو ۲ کو کہ اوسکا حصہ ہی ۷ مین ضرب کر کی حاصل یعنی ۱۴ کو ۶ پر قسمت
کرین پس خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ اوسکا ہی و علی ہذا القیاس
اور اگر فیمابین عدد مال اور عدد تصحیح کی موافقت ہو اور حصہ ایک فریق کا
دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فریق کی حصہ کو وفق مال مین ضرب کرین اور
حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فریق کا ہوگا اور
اگر حصہ ایک فرد کا دریافت کرنا منظور ہو تو اوس فرد کی حصہ کو وفق مال مین
ضرب کر کی حاصل کو وفق تصحیح پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ اوس فرد

کا ہوگا بشان وہی احمد والی مثال ہی جبکہ ترکہ ۱۰ دینار ہوویں تصحیح ۱۲ ہو اور ان مین
توافق بالنصف ہی پس اگر حصہ بنتین کا دریافت کرنا منظور ہو ۸ کو ۵ یعنی
کہ اکا وفق ہی ضرب کرین اور حاصل یعنی ۴۰ کو ۱۲ پر قسمت کرین خارج قسمت
یعنی ۳ اور دو ثلث دینار حصہ بنتین کا ہی ۱۰ دینار مین سی اور اسی قیاس پر
حصہ عمین کا یا جس فرد کا چاہین نکال لین اور اگر مال مین کسر ہو تو مال اور
تصحیح کو بھی کسر کر لین یعنی جو کسر ترکہ مین ہو اوسی کسر کی جنس ہی عدد صحیح ترکہ
کا اور نیز عدد تصحیح کو کر لین اور بعد اس کسر کر لینی کی جو عدد دونون حاصل ہوں
اون دونون مین باہم نسبت لحاظ کر کی عمل کرین ف عدد صحیح کو از جنس
کسر کر لینا انہی اصطلاح حساب مین تجنیس کہتی ہین اور اس سی جو حاصل
ہو اوسی مجنس کہتی ہین اور طریقہ تجنیس کا یہہ ہی کہ جس عدد صحیح کا از جنس
کسر کرنا منظور ہو اوسی اوس کسر کی مخرج مین ضرب کرین پس اگر اس عدد
صحیح کی ساتھہ کوئی کسر نہین تو فقط یہی حاصل ضرب مجنس اوسکا ہی اور اگر
کوئی کسر ہی تو اس حاصل ضرب پر عدد کسر کو بڑہا لین مثلاً مثال مذکور مین اگر
ترکہ ساڑہی ٦ دینار ہو تو مجنس تصحیح کا ۱۲ ہوگا اور مجنس ترکہ کا ۱۳ اسواسطی
کہ کسر یہان پر نصف ہی جب اوسکی مخرج یعنی ۲ مین ٦ کو ضرب کیا ۱۲ ہوئی
اور تصحیح مین ٦ کی ساتھہ کوئی کسر نہین پس یہی ۱۲ اوسکا مجنس ہی اور عدد ترکہ
بھی ٦ ہی اوس سی بھی ۱۲ حاصل ہوئی لیکن اوسکی ساتھہ کسر تہی یعنی ایک
نصف لہذا عدد کسر کو کہ ایک نصف تہا اوس پر بڑہایا ۱۳ ہوئی پہر نسبت
کو مابین ۱۲ اور ۱۳ اکی لحاظ کیا تباین پایا پس اسواسطی دریافت کرنی حصہ عمین

کی ۵ کو ۱۳ میں ضرب کریں گی اور حاصل یعنی ۲٦ کو ۱۲ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک سدس حصہ عین کا ہی اور واسطی دریافت کرنی حصہ بنتین کی ۴ کو ۱۳ میں ضرب کریں گی اور حاصل یعنی ۵۲ کو ۱۲ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ۴ اور ایک ثلث حصہ بنتین کا ہی اور اسی طرح حصہ ہر فرد کا نکال لین اور اگر ترکہ ۱۰ دینار اور دو ثلث ہو تو بحسب ترکہ کا ۳۲ ہوگا اور مخرج تصحیح کا ۱۸ اور ان دونو میں موافقت بالنصف ہی لیکن واسطہ دریافت کرنی حصہ عین کی ۱ کو وفق ۳۲ یعنی ۱٦ میں ضرب کرین اور پہر حاصل یعنی ۳۲ کو وفق ۱۸ یعنی ۹ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ۳ اور ایک ثلث اور دو تسع حصہ عین کا ہی اور واسطہ دریافت کرنی حصہ بنتین کی ۴ کو ۱٦ میں ضرب کرین اور حاصل یعنی ٦۴ کو ۹ پر قسمت کرین خارج قسمت یعنی ۷ دینار اور ایک تسع دینار حصہ بنتین کا ہی اور اسی طرح حصہ ہر فرد کا نکال لین

بیان ودائن جو سہم وارث کی ہیں	٠	سہم تصحیح وان دیون کثیر

پس قرض اور قرض دہندہ مانند حصہ اور وارث کی ہین اور مانند تصحیح کی مجموع بہت سی قرضون کا یعنی اگر ایک شخص مری اور ترکہ اتنا چہوڑی کہ سب قرض خواہون کا قرض اوس سی حصول ہو سکی تو ہر قرض خواہ بمنزلہ ایک وارث کی قرار دیا جاوی اور قرض بمنزلہ سہم وارث کی اور مجموعہ سب قرضون کا بمنزلہ تصحیح مسئلہ کی پہر نسبت درمیان اس مجموع کی اور مال متروکہ کی لحاظ کرین اگر مباینت ہو تو ہر مقرض کی قرض کو کل مال میں ضرب کرین پہر مجموع دیون کی عدد پر قسمت کرین اور اگر موافقت ہو تو وفق مال میں ضرب

کرکی وقف مجموع الدیون پر قسمت کرین خارج قسمت حصہ رسدی ورثہ یا مقرض کا ہی اور
مال مین سی مثال ترکہ ۷ دینار مجموع الدیون ۹

زید		
عمرو مقرض	خالد مقرض	بکر مقرض
۳ دینار	۴ دینار	۲ دینار

۷ مین اور ۹ مین مباینت ہی لہذا واسطی دریافت حصہ رسدی عمرو کی ۳ کو ۷ مین ضرب کرینگی اور ۲۱ کو ۹ پر قسمت کرینگی پس خارج قسمت یعنی ۲ اور ایک ثلث دینار حصہ رسدی عمرو کا نکلیگا اور حسب چار کو ۷ مین ضرب کر کی حاصل یعنی ۲۸ کو ۹ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ۳ اور ایک تسع دینار حصہ رسدی خالد کا نکلیگا اور حسب ۲ کو ۷ مین ضرب کر کی ۱۴ کو ۹ پر قسمت کرینگی خارج قسمت یعنی ایک اور ایک ثلث اور دو تسع دینار حصہ رسدی بکر کا نکلیگا اور اسی مثال مین اگر مال ۶ دینار ہو تو تصحیح یعنی ۹ کی ساتھہ مال کو نسبت موافقت بالثلث ہی تو ہر قرض کو ۲ مین کہ وفق مال ہی ضرب کرینگی اور حاصل کو ۳ پر کہ وفق مجموع الدیون ہی قسمت کرینگی خارج قسمت حصہ رسدی ہو گا پس حصہ رسدی عمرو کا ۲ دینار اور خالد کا دو اور دو ثلث دینار اور بکر کا ایک اور ایک ثلث دینار نکلیگا

فصل تیرہوین بیان مین میراث خنثی کی

خنثی اوسی کہتی ہین جو عضو مردی اور عضو زنی دونو رکھتا ہو یا دونو مین سی ایک بہی نرکھتا ہو پہر اگر کسیطرح پر جانب مردی یا زنی غالب ہو جاوی مثلاً آلہ مردی سی پیشاب کری اور آلہ زنی سی نکری یا بالعکس یا مردونکی طرح وطی کری یا عورتونکی طرح وطی کرادی یا کسی اور طرح سی تو جس جانب کا غلبہ پایا جاوی وہی وہ ٹہریگا اور اگر کوئی جانب غالب نہو مثلاً دونو عضو سی

پیشاب بھی کرے یا کوئی عضو نہ رکھتا ہو اور پیشاب کی جگہ ایک سوراخ ہو کہ
سب کرے عضو کی ہیئت پر نہیں تو وہ خنثیٰ مشکل ہے م

مشتبہ از مرد و زن بود خنثیٰ	آنکہ مشکل بود وگرنہ سوا

ش یعنی خنثیٰ کو اگر مشکل ہو وہ قرار دینگے جو صورت نقصان کی ہو یعنی اگر مرد ٹھہرانے سے اوسے کم ملے یا کچھ نملے تو اوسے مرد ٹھہراینگے اور جو عورت ٹھہرانے سے اوسے کم ملے یا کچھ نملے تو اوسے عورت ٹھہراینگے اور اگر مشکل نہو تو برابر سب کے ہونگے اگر غلبہ جانب مردی کا ہے سب مردونکے برابر اوسے میراث ملیگی اور اگر غلبہ جانب زنی کا ہے تو سب عورتونکے برابر مثال اسکی کہ عورت ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کم ملے

مسئلہ

ابن	خنثیٰ

یہاں خنثیٰ کو بنت ٹھہرا کر

مثال اسکی کہ عورت قرار دینے سے خنثیٰ کو کچھ نملے

مسئلہ

ابن عم	خنثیٰ ولد العم

یہاں اگر خنثیٰ کو مذکر ٹھہراویں وہ بھی ایک ابن عم ہوا اوسکو مثل ابن عم اول کی میراث ملی اور جو مونث ٹھہراویں وہ بنت عم ہوا اور بنت عم ذوی الارحام سے ہے اوسے ساتھ ابن عم کے کہ عصبہ ہے کچھ نہیں ملتا پس خنثیٰ کو یہاں مونث قرار دینگے مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثیٰ کو کم ملے

مسئلہ

زوج	ام	اخت لام	خنثیٰ لاب
۳	۱	۱	۱

یہاں خنثیٰ کو مذکر قرار دیا پس وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور اوسے ایک حصہ جو اصحاب فرائض سے بچ رہا تہا پہونچا اور اگر اوسے مونث قرار دیں وہ اخت لاب ذوی الفروض قرار پاوے مستحق نصف کی اور مسئلہ ۹ کی طرف عول کریں اور

م عادت قوم کی ہے اگر دو بہت ایسا شخص موجود ہو جاتی ہے کچھ علامات ہو تو بہم علامات اوسکی ناموں کی بتلا دیتی ہیں ۱۲ منہ

اوس حالت سے ۳ ا سے ہو نچیں لیس یہان مذکر ٹھہرانے مین خنثی کا نقصان ہے لہذا وہ مذکر قرار دیا یا مثال اسکی کہ مذکر ٹھہرانے سے خنثی کو کچھہ نہ ملے

مسئلہ

خنثی لاب	اخت عینی	زوج
١	٣	٣

اس مسئلہ مین اگر خنثی کو عورت قرار دین وہ اخت لاب ذی فرض ہوگی سدس پاوے اور مسئلہ سے بطور عول کے ہوجاے اور جو مذکر قرار دین تو وہ اخ لاب عصبہ ہوا اور ذوی الفروض سے جب کچھہ نہ بچے عصبہ محروم رہتا ہے اوسکے لئے عول نہین ہوتا لہذا خنثی یہان مذکر ٹھہرا فصل چھبیسوین میراث

حمل کے بیان مین

حظ حمل اکثر است از زن و مرد

یعنی حصہ حمل کے واسطے رکھہ چھوڑین جو زیادہ ہو اگر مرد کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ مرد کے اور اگر عورت کا حصہ زیادہ ہو تو بقدر حصہ عورت کے مثال مرد کے حصہ زیادہ ہونے کی مسئلہ ابن حمل یہان اگر حمل کو مذکر ٹھہراوین تو اوسے نصف ترکہ ملے اور اگر مؤنث ٹھہراوین تو ثلث لہذا مرد کا حصہ یعنی نصف ترکہ رکھہ چھوڑینگے مثال عورت کے حصہ زیادہ ہونیکی

مسئلہ

حمل از اب	اخت لام	ام	زوج
٣	١	١	٣

یہان حمل کو اگر مؤنث ٹھہراوین تو وہ اخت لاب ہو اصحاب فرائض مین مستحق نصف کی اور مسئلہ سے ہو اور اگر مذکر ٹھہراوین اخ لاب ہو عصبہ مستحق باقی کا اصحاب فرائض سے یعنی ایک کا ہے مین سے پس مؤنث

کا حصہ رکہہ چہوڑینگی یعنی دس سی مسئلہ کرکی اوسمین سی ۲ رکہہ چہوڑینگی م

لیک اخذ کفیل باید کرد ۔ ۔ ۔ ست لیکن ضامن لی لینا چاہتی

اسبات کی لئی کہ اگر حمل ایک سی زیادہ متولد ہو مثلاً دو ابن پیدا ہوں یا دو بنت تو استحقاق اونکا اوسقدر سی جو رکہہ چہوڑا کیا ہی زیادہ ہوگا پس ضامن کفیل ہو امر کا کہ جسقدر اور استحقاق حمل کا ہوگا وارثوں سی

مین واپس کرادونگا م ۔ ۔ ۔ گر رسید مستحق او فبہا

ورنہ باقی بوارث است سزا ۔ ۔ ۔ ش اگر مستحق اوس حصہ کا

پیدا ہو تو بہتر ہی اپنا حصہ لی لی اور اگر وہ نہ پیدا ہو بلکہ کم والا پیدا ہو مثلاً حصہ ابن کا رکہا کیا تہا اور بنت پیدا ہوئی تو جسقدر بنت کا حق ہی اوسی لیکی باقی وارثونکو موافق اونکی حصص کی دیدین اور اسیطرح اگر ایسا شخص پیدا ہو کہ اوسی کچہہ نملتا ہو مثلاً حصہ ابن الاخ کی لئی رکہہ چہوڑا تہا اور بنت الاخ پیدا ہوئی اس مثال میں مسئلہ

زوجہ ۔ ابن الاخ ۔ حمل میں اخ

پس یہہ کل حصہ وارثوں میں تقسیم ہوجای کا اور اس لڑکی کو کچہہ نہ ملیکا م

حمل میت چو زاد بر اکثر ۔ ۔ ۔ وارث و مورث است اے پسر

ش حمل جو میت سی ہو اگر اکثر مدت تک پیدا ہو تو وارث ہی اوس میت سی اوسی میراث ملیگی اور جو مورث ہی یعنی اگر بعد پیدا ہونی کی مرجای تو اوس سی اور لوگونکو باعتبار اسی قرابت کی میراث ملیکی اور جو اکثر مدت سی زیادہ پر پیدا ہو تو نہ وارث اوس میت کا اور نہ اس قرابت سی مورث ہو ف اکثر مدت حمل کی دو برس ہی اگر دو برس تک بعد

صورت ایک شخص کی اوسکی زوجہ سی لڑکا پیدا ہوا اونکا نسب اوس میت
سی ثابت ہوگا یعنی وہ اوس میت کا بیٹا قرار پاویگا اونکو اوس میت
سی میراث ملیگی اور باعتبار اس قرابت کی اورونکو اوس سی میراث ملیگی
اور جو بعد زیادہ مدت کی دو برس سی پیدا ہو تو اونکا نسب اوس میت سی
ثابت نہوگا نہ اوسی میت سی میراث ملیگی اور نہ اوس سی باعتبار اس قرابت
کی کسی اور کو میراث ملیگی م

ارث گیرد نہ برہ تعلش زاد	حمل غیرش چو تبرا قلش زاد
	شش حمل غیر میت کا جو اقل

مدت حمل پر پیدا ہو میراث پاوے جو اقل سی زیادہ پر پیدا ہو اقل مدت حمل
کی ۶ مہینے ہین پس اگر ایک شخص مری اور مثلاً اوسکی بہائی کی زوجہ حاملہ ہو
اور مستحق اوسکی میراث کی اولاد اخ ہون اگر چہہ مہینے پر یا چہہ مہینے کی اندر
بعد مرنی اس شخص کی وضع حمل ہو تو وہ اس میت سی میراث پاویگا اور
جو چہہ مہینے سی زیادہ پر پیدا ہو تو اوسی اس میت سی میراث نہ ملیگی م

طفل گر پاؤ ناف یا سر و بر	زندہ زاد و بمرد وارث بر

شش لڑکا اگر سر اور ناف یا سر اور سینہ زندہ پیدا ہوا اور مر گیا تو وارث
ہی ف لڑکا یا سیدہا پیدا ہوتا ہی کہ پہلی اوسکا سر نکلتا ہی پہر باقی بدن یا اوندہا
پیدا ہوتا ہی پہلی پانو نکلتی ہین پہر باقی بدن پس اگر سیدہا پیدا ہونی مین لڑکا مر گیا
تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر سیدہا پیدا ہوا اور سینہ نکلتی تک زندہ تہا تو وارث
ہوگا اور اگر اولٹا پیدا ہوا اور ناف نکلتی تک زندہ تہا تو وارث ہوگا اور
اگر پہلی صورت مین فقط سر نکلتی ہی تک زندہ تہا اور سینہ نکلنی سی پہلی مر گیا

اور جو دوسری صورت مین یا یون کہتی ہین کہ زندہ نہ ہونا وارث کا نکلتی ہی یعنی پہلی
مر گیا تو وارث نہوگا وقف اوسکی وراثت قرار دینی پر نہین بلکہ مترتب ہی
کہ جو حصہ اوسکی لیے موقوف ہوگا اوسی بہیج کر اوسکا مورث کی وارثون پر
تقسیم ہوگا اور جب وارث نہ ٹہریگا تو وہ حصہ موقوفہ اگلی میت کی وارثون پر
مسترد ہوجائیگا اور باعتبار سہام اونکی اوس میت سے تقسیم ہوجائیگا

فصل ستر ہوین میراث مفقود کی بیان مین

مفقود اوسی کہتی ہین جو گہر سے چلا جاوی اوسکی زندگی اور موت کی خبر معلوم نہو م

مال مفقود را معطل گو ۔۔ تا نود سال از ولادت او

ش مال مفقود کا معطل رہی نوہ برس تک اوسکی پیدایش سے یعنی
جو شخص مفقود ہوگیا ہو جب تک اوسکی پیدا ہونی سے نوہ برس نگذرین
اوسکا مال رکہا رہی تقسیم نہو پس اگر دس برس کی عمر مین مفقود ہوا ٥٠
برس اور اوسکا مال رکہا رہی اور اگر ٣٠ برس کی عمر مین مفقود ہوا ٦٠
برس اور اوسکا مال رکہا رہی علی ہذا القیاس م

ہمچنین حظ او ز غیر شمار

ش ایسی ہی حصہ اوسکا غیر سے معطل ہی یعنی جب تک نوہ برس
مفقود کی ولادت سے نگذرین جو کچہ اوسکو کسی مورث سے کہ ایام غیبت
اوسکی مین مری حصہ پہونچی وہ بہی معطل رکہا رہی م

زندہ او بمال و مردہ ز حظ

ش یعنی مفقود نوہ برس تک اپنی مال مین حکم زندہ کا رکہتا ہی اور اوس حصہ
کی جو اوسکی لیے غیر کی میراث مین سے معطل رکہا جاوی حکم مردہ کا رکہتا ہی م

پس بود مال وارث حالے ۔۔ حظ بگردان بوارث تالی

ہش پس مال اوسکا اوں جائی کی وارث کو اور حصہ بہر جاتی ہو بہ روالی وارث کو نعم
جب کہ نوے برس گذر جائیں حکم موت مفقود کا کیا جاوی اب میراث اوسکا
اون وارثونکو ملیگی جو حال مین موجود ہین اور جو اس سی پہلی مرگئی اونکو میراث
نملیگی اسواسطی کہ لڑکے مفقود ہی کی نوے برس تک مفقود کی ولادت سی
اوسی حکم زندہ کا ہی اپنی مال مین پس جو لوک کہ اس عرصہ مین مری گویا اوسکی
حیات مین مری اور جو حصہ اوسکی واسطی کسی موروث سی معطل رکھا گیا ہو
وہ واپس ہو جاوی کا اوسی مورث کی وارثونپر مفقود کی وارثونکو اوس مین سی
کچھہ نملیگا اسواسطی کہ اوس حصہ کی نسبت مفقود کو ایام غیبت مین
حکم مردہ کا ہی پس گویا کہ وہ مورث بحالت موت مفقود کے مرا

فصل سولوین میراث مرتد کے بیان مین

نبود وارث کسے مرتد		مگر از دین ملک بر گردد

ش م یعنی وہ کہ دین اسلام سی پہر گیا ہو کسی کا وارث نہین ہوتا
نہ مسلمان کا نہ دوسری مرتد کا نہ کافر کا مگر یہہ کہ ایک ملک کی سب لوک
مرتد ہو جاوین تو وہ آپس مین ایک دوسری کی وارث ہونگی ملک سی
مراد یہہ کہ ایک بستی یا ایک پرگنہ یا ایک ضلع کی سب لوک مرتد ہو جاوین

یہہ مراد نہین کہ سارے ولایت کی تمام		کسب زن کسب مرد در اسلام
مسلمان و گر نہ حق عوام		ش مال عورت مرتدہ کا

مطلقا اور مال مرد مرتد کا جو اوسنی حاصل کیا ہو حالت اسلام
مین اوسکی وارث مسلمین کو پہونچیگا اور جو ایسا نہو یعنی مال مرتد کا

بجز اونکی حالت ارتداد مین محاربہ کیا ہو حق ہی عوام مسلمین کا یعنی بیت المال
اسمین رکہا جاوی اور مصالح مسلمین مین صرف ہو ف مرتد جب دار الاسلام کو چہوڑ کر
چلا جاوی اور دار الحرب مین جا رہی اور قاضی حکم کردی اسبات کا کہ وہ دار الحرب مین جا ملا
یعنی اوسی جلاوطن ہوگیا اب گویا کہ وہ مرگیا اوسوقت سب احکام موت کی جاری ہوجاینگی
اور اوسکا مال اوسکی وارثون مسلمین کو حسب شرح صدر پہونچیگا ف مرتدہ کی
شوہر کو میراث اوسکی مال مین نہین ملتی اسواسطی کہ مجرد ارتداد کی وہ اپنی شوہر سی بائن
ہوگئی اور اسکی وجہ یہی ہی کہ بوقت موت یا لحوق بدار الحرب وہ اوسکی عدت مین ہو تب بہی نہین کہ
میراث پاوی

فصل ستر ہوین میراث اسیر کی بیان مین

حکم اسیری بجہل حال زنان — حکم مفقود گشتہ است عیان

ش جن مسلمانونکو کہ کفار دار الحرب کی اسیر کرکی لیجاوین اور پہر اونکا حال کچہہ
معلوم نہو حکم اونکا مثل مفقود کی ہی اور اگر حال معلوم ہو تو مثل سب مسلمانونکی ہی

ہزاران ہزار شکر جناب پاک رب العزت کو کہ یہہ شرح محض اوسکی توفیق و عنایت سی
انجام کو پہونچی اور مطالب علم فرائض کی اس مین بکمال توضیح مع مثالونکی درج
ہوئی بفضلہ تعالی اس کتاب کی ناظرین کو احتیاج اور کتاب کی واسطی تحریر مسائل
فرائض کی نہوگی توقع سب مطالعہ فرمانیوالون سی یہہ ہی کہ حضرت مصنف
اور شارح قلیل البضاعت کثیر الجنایت کو بدعای خیر یاد کرین اللہم اعل
درجات المصنف فی الجنان وارزقنی خیر الدارین یا رحمن واغفرلی
ولوالدی ولاساتذتی ولجمیع المسلمین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سید الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ اجمعین تمام شد

شکر احسان
ز روی [illegible] بیعیدان
بی ہزار احسن [illegible] وبعد
ہی مصطفی خان [illegible]
تتمہ [illegible]
نامی تتمہ الفرائض [illegible]
مطبعہ [illegible]
از کاوش تصنیف جناب
ارتقی [illegible] جلال [illegible]
علامہ [illegible]
وحید عصر [illegible]
[illegible]
علامہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کمال صحت [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
[illegible]
[illegible]
تاریخ [illegible]
سن [illegible]
[illegible]
[illegible]

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

رقعات احباب

در مطبع مصطفائی طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله سریع الحساب ÷ والصلوة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وآله واصحابه الاحباب ÷ پوشیده نرہی که جب یهه نیازمند بارگاه رب صمد المتعصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد تصنیف کتاب علم الفرائض سی فارغ ہوا اور وه کتاب بفضله تعالی علم فرائض مین جامع اور مغنی اور کتب فرائض سی ہوئی مناسب معلوم ہوا که ایک رساله مختصر علم حساب مین بهی تالیف کری اسواسطی که کمال علم فرائض کا بی علم حساب کی ممکن نهین اور بغیر معلوم ہونی قواعد ضروریه حساب کی تحریر فرائض دشوار ہی اور رسائل علم حساب کی اکثر زوائد پر مشتمل ہین جنکی ادراک کی ضرورت اہل فرائض کو نهین لهذا یهه رساله مختصر تحریر کرتا ہی اور اسمین فقط وہی قواعد جو اہل فرائض کی کام آوین اور اصل انهون حساب کی تہی قواعد مین بکمال تلخیص درج کرتا ہی اور اسوجه سی اور بهی باین جهت که سنه ہجری مین اتفاق اسکی تصنیف کا ہوا نام اس رساله کا ملخصات الحساب ۱۲۶۳ رکها اور یهه رساله مشتمل ہی ایک مقدمه اور دو باب اور خاتمه پر

مقدمه بیان مین طریق لکهنی هندسه کی جاننا چاہیئے که حکماء هند نی نو رقمین واسطی اعداد کی مقرر کی ہین ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ اسطرح پر که جب یهه اول مرتبه مین واقع ہون یکائی ہون اور انکو آحاد کہتی ہین اور جب دوسری مرتبه مین واقع ہون دہائی ہون اور انکو عشرات کہتی ہین اور جب تیسری مرتبه مین واقع ہون سیکڑی ہون اور انکو میات کہتی ہین اور جب

جو تہی مرتبہ مین ہون ہزار ہون یعنی الوف کہتی ہین اور اسیطرح پانچوین مرتبہ مین دس ہزار آور چھٹے
مرتبہ مین لاکھہ آور ساتوین مرتبہ مین دس لاکھہ آور آٹھوین مین کرور آور نوین مین دس کرور آور دسوین مین
ارب آور گیارہوین مین دس ارب آور بارہوین مین کھرب آور تیرہوین مین دس کھرب آور چودہوین
مین نیل اور پندرہوین مین دس نیل آور سولہوین مین پدم آور سترہوین مین دس پدم آور اٹھارہوین
مین سنکھہ اور انیسوین مین دس سنکھہ چنانکہ یہہ عبارت اکن دہن سین ہسن دہ ہسن لکہن دہ لکہن کرورن
دہ کرورن اربن دہ اربن کھربن دہ کھربن نیلن دہ نیلن پدمن دہ پدمن سنکہن دہ سنکہن اسی قاعدہ کی
طرف اشارہ ہی مثلاً اگر پہلی مرتبہ مین ہو یعنی اوس سی پہلی اور کوئی عدد نہوا اور نہ کوئی صفر ہو تو ایک ہوگا
اور جو دوسری مرتبہ مین ہو یعنی اوس سی پہلی صفر ہو جیسی ١٠ یا کوئی عدد جیسی ١٥ تو یہہ ایک دہائی ہوگا
یعنی اس پیس ١٥ مین ٥ پہلی مرتبہ مین ہین اس لئی ٥ ہوتی اور ١ دوسری مرتبہ مین ہی وہ دہن ہوئی
پانچ اور دس ملکی ١٥ ہو گئی اور جو تیسری مرتبہ مین ہو جیسی ١٠٠ یا ١٢٥ تو سیکڑہ ہی آور جو چوتہی مرتبہ
مین ہزار جیسی ١٠٠٠ یا ١١١٥ اور پانچوین مرتبہ مین دس ہزار جیسی ١٠٠٠٠ یا ١٠١٦٧١ اور اسیطرح آخر تک
آور ٢ پہلی مرتبہ مین دو ہی آور دوسری مرتبہ مین بیس جیسی ٢٠ یا ٢٥ آور تیسری مرتبہ مین دو سے
جیسی ٢٠٠ یا ٢١٥ آور چوتہی مرتبہ مین دو ہزار جیسی ٢٠٠٠ یا ٢٠٢٥ اور اسیطرح آخر تک اور ٣ پہلے
مرتبہ مین تین ہوگا آور دوسری مرتبہ مین تیس آور تیسری مرتبہ مین تین سو و علی ہذا القیاس **ف** صفر حساب
کی اصطلاح مین نقطہ کو کہتی ہین جو حفظ مرتبہ کی لئی لکہا جاتا ہی آور دستور یہہ ہی کہ اگر بڑا عدد لکہنا
منظور ہو اور اوس سی پہلی کوئی عدد نہو تو جتنی مرتبہ اوس سی پہلی ہون اوتنی نقطہ اول مین لکہہ دیتے
ہین جیسی ١٠ اور ٢٠ اور ٣٠ کہ ان مین ایک نقطہ رکہدیتی ہین اس واسطی کہ آحاد کا مرتبہ خالی ہی یا
١٠٠ ٢٠٠ ٣٠٠ ان مین دو نقطی اول مین لکہدیتی ہین اس واسطی کہ آحاد و عشرات خالی ہین اور ١٠٠٠ ٢٠٠٠
٣٠٠٠ ٧٠٠٠ کہ ان مین بسبب خالی ہونی آحاد و عشرات و میات کی ٣ نقطی لکہدیتی ہین و علی ہذا القیاس
اور جب اوس سی پہلی کوئی عدد ہو جیسی ١٢ یا ٢٦ یا ١١٥ تو اون عددونکی سبب سی بڑا عدد اپنی مرتبہ مین
ہوتا ہی اور نقطونکی ضرورت نہین پڑتی آور اگر اوس عدد سی پہلی بعضی مراتب مین عدد ہو اور بعضی مین نہو تو جن مرتبون

مین عدد نہو وہان نقطہ رکہدینگی مثلاً ۱۰ یا ۲۰۶ یا ۲۰۰ یا ۳۴ یا ۵۰۰ پہلی اور دوسری مین عشرات
کا مرتبہ خالی ہی اور تیسری مین آحاد کا اور چوتہی مین الوف کا اون مراتب مین نقطہ لکہدیا ف
عدد کی دو قسم ہین ایک صحیح اور کسر صحیح یورنی عدد کو کہتی ہین جیسی ایک یا ۵ یا ۱۵ اور کسر حصہ اور ٹکڑہ کو کہتی ہین جیسی
نصف یعنی آدہا یا ربع یعنی چوتہائی یا ثلث یعنی تہائی اگرچہ اہل فرائض کو دریافت حساب کسور سے
بہت ضرورت نہین لیکن اکثر مقامون پر ادراک قواعد کسور کا اہل فرائض کو بہت معین ہوتا ہی اور
کتاب علم الفرائض کی فصل بارہوین مین بعضی حسابات کسور کا ذکر ہی لہذا اس کتاب مین ہر واحد کی
لئی ایک ایک باب مقرر کیا اور نظر اس بات کی کہ اصل حساب صحاح کا ہی اور قواعد کسور کی قواعد
صحاح پر موقوف ہین لہذا باب صحاح کو مقدم کیا

باب اول حساب صحاح کی بیان

مین اس باب مین چہہ فصلین ہین

فصل اول جمع کی بیان مین

دو عدد یا زیادہ عددون کی
اکہٹا کرنی کو جمع کہتی ہین جیسی ۸ اور ۶ کہ ۱۴ ہوتی ہین یا ۲۰ اور ۵ کہ ۲۵ ہوتی ہین طریقہ جمع کا یہہ ہی
کہ دو عدد یا جسقدر اعداد کا جمع کرنا منظور ہو اونکی تلی اوپر لکہین اس طرح پر کہ آحاد اونکی مقابل آحاد
کی ہون اور عشرات مقابل عشرات کی اور میات مقابل میات کی اور الوف مقابل الوف کی اور اسی طرح آخر
تک اور نیچی سب کی ایک لکیر کہینچین پہر سیدہی طرف سی شروع کرکی ہر مرتبہ کو ساتہ اپنی مقابل کی
جمع کرین اگر دس سی کم حاصل ہو تو اوسی تلی اوس لکیر کی بمقابلہ ان دونون کی لکہدین اور اگر کوئی
دہائی حاصل ہو تو صفر لکہین اور عدد دہائیون کا اگلی مرتبہ پر بڑہا دین اور اگر دہائی سی زیادہ حاصل
ہو تو قدر زائد کو لکہدین اور دہائی کو اگلی مرتبہ پر بڑہا دین اسی طرح آخر تک عمل کرین اگر اخیر مین کوئی
دہائی باقی رہی تو عدد اوسکا آخر مین لکہہ دیوین مثال $\frac{\text{۲۳۴۵۶۷}}{\text{۱۶۳۰۵}}$ اور اگر کسی عدد کی مقابلہ مین فقط صفر
ہو یا وہ عدد آخر مین ہو کہ اوسکی مقابلہ مین کچہہ نہو تو اوس عدد کو بعینہ سطر جمع مین نقل کرین جیسے
$\frac{\text{۲۳۴}}{\text{۲۳۶۴}}$ اور جہان دہائی بچی اور اگلا مرتبہ سب صفر ہون تو اوس دہائی کو بمقابلہ صفرون کی لکہدینا
چاہیی جیسی $\frac{\text{۹۱}}{\text{۱۱}}$ اور اگر جمع سطور اعداد مین مقابل صفر ہون اور اوپر سی دہائی بچی ہو تو اونکی
فقط ایک صفر لکہدین جیسی مثال جمع زیادہ عددون کی جنمین ایک دہائی سے

۳۰۱ ۲۰۳ ۲۰۲ ۷۰۶

زیادہ عدد جمع حاصل ہو … طریقہ امتحان جمع کا یہہ ہی کہ پہلی لحاظ مراتب کی اعداد مجموعہ میں سی نو نو طرح کریں جو باقی رہی اوسی میزان کہتی ہین اوسی یاد رکھین اور اسی طرح حاصل جمع مین سی طرح کرین اس مین سی جو باقی رہی اگر پہلی باقی کی برابر ہی تو حساب غالبا صحیح ہی نہین تو خطا ہی مثلا پہلی مثال مین اعداد مجموعہ مین ۵ بچتی ہین وہی حاصل جمع کی میزان ہی اور مثال دوسری مین ۶ دو نو کی میزان ہی اور اخیر مثال مین دو نو مین کچھہ نہین بچا

١٥٢١

فصل دوسری تضعیف کی بیان مین تضعیف یعنی دونا کرنا عدد کا حقیقت مین یہہ ہی جمع ہی کہ عدد اپنی مثل کی ساتھہ اکھٹا کیا جاتا ہی اور طریقہ اسکا بعینہ طریقہ جمع کا ہی مگر دو سطر لکھنی کی اسمین کچھہ ضرورت نہین جس عدد کا دونا کرنا منظور ہو اوسی لکھہ کی اوسکی تلی لکیر کھینچ کی سیدہی طرف سی شروع کر کی ہر مرتبہ کو دونا کر جاوین اگر کم دہائی سی حاصل ہو تلی لکیر کی لکھین اور جو دہائی حاصل ہو نقطہ لکھین اور دہائی کو اگلی مرتبہ کی دونی پر بڑہاوین اور جو دہائی سی زیادہ حاصل ہو زیادہ کو لکھہ کی دہائی کو اگلی مرتبہ کی ضعف پر زیادہ کریں اور اسی طرح آخر تک عمل تمام کرین مثال ٧٦٥٢ / ١٥٣٠٤ اور صفر ابتدا کا اور وسط کا جسکی اوپر سی کوئی دہائی محفوظ نہو بعینہ تلی لکیر کی نقل کیا جای اور جس صفر کی اوپر سی دہائی محفوظ ہوا وسکی تلی وہ دہائی لکھہ دیجای مثال [illegible] / ١٤١٢٠٢ طریقہ امتحان تضعیف کا یہہ ہی کہ نو نو کو عدد مضعف مین سی طرح دین جو باقی رہی اوسی دونا کر کی یاد رکھین اگر ۹ سی کم ہو اور جو زائد ہو اوس مین سی بہی ۹ کو طرح دیکی باقی یاد رکھین پہر اسی طرح ضعف مین سی نو نو طرح دین اگر باقی پہلی باقی کی برابر ہو تو غالبا عمل صحیح ہی نہین تو خطا چنانچہ مثال اول مین ۴ دونو کی میزان ہی اور مثال دوم مین ایک دونو کی میزان ہی

فصل تیسری تنصیف کی بیان مین تنصیف کی معنی آدہا کرنا عدد کا اور طریقہ سہل واسطی تنصیف کی یہہ ہی کہ عدد کو لکھہ کی اوسکی تلی خط کھینچ کی بائین طرف سی شروع کر کی ہر عدد کی نصف کو اوسکی تلے لکھین اگر جفت ہو اور عدد طاق مین سی ایک کم کر کی باقی کا نصف اوسکی تلی لکھین اور صورت ایک اوس طاق پر لکھہ کی اوسکو ماقبل سی مرکب کرین اور اس مرکب کا نصف پہلی عدد سی سیدہی

طرف لکہین اور اسی طرح عمل تمام کرین مثال [illegible] اگر عمل تمام ہونی کی وقت نصف نیچ رہے
تو صورت نصف یعنی ۲ اوسکی پہلی مرتبہ عدد حاصل کی لکہدین مثال [illegible] اور اگر ابتدا مین یا وسط
مین ایک کی صورت ہو اور مابعد سی مرکب نہو تو اوسکی تلی صفر لکہین اور پہلی صورت مین صورت نصف
تلی پہلی مرتبہ عدد حاصل کی لکہدین مثال [illegible] اور دوسری صورتمین اس ایک کی صورت کو ماقبل سی
مرکب کرکی اوسکا نصف ماقبل صفر کی لکہین مثال [illegible] اور اگر ایک کی صورت آخر مین ہو تو اوسکو
ماقبل سی مرکب کرکی نصف ماقبل کی تلی لکہین اور اوس کی تلی خالی چہوڑدین کچہہ ضرورت صفر کی نہین مثال
[illegible] صفر اگر مابعد سی مرکب نہو بعینہٖ زیر خط نقل کیا جای اور اگر مابعد سی مرکب ہو تو اوسکی نیچی نصف
اوس مرکب کا کہ ۱۰ ہوتی ہین یعنی ۵ ہو کا مثال [illegible]

فصل چوتہی تفریق کی بیان مین

تفریق ایک عدد کی نکال ڈالنی اور کم کرنی کو دوسری عدد سی کہتی ہین جیسی ۷ مین ۴ کم کئی ۳
رہی یا ۵ مین ۴ کم کئی ایک رہا طریقہ تفریق کا یہہ ہی کہ کم عدد کو تلی اور بڑی عدد کو اوپر لکہین اور تلی
والی عدد کو منقوص اور اوپر والی کو منقوص منہ کہتی ہین اوسیطرح کہ مراتب ایک کی دوسری سی مقابل ہون
اور تلی دونو کی لکیر کہینچین سیدہی طرف سی شروع کرکی ہر مرتبہ کو اپنی مقابل سی کم کرین اور باقی کو زیر خط
اونکی مقابل لکہین اور اگر کچہہ نہ بچی تو صفر لکہدین اور اگر اوپر والا عدد کم ہو تو اوس پر دس بڑہا کی تلی والی
عدد کو اوس سی کم کرین اور اوپر کی اگلی مرتبہ سی ایک کم کرکی باقی کی صورت اوسپر لکہدین اور اس باقی سی
اسکی مقابل کو کم کرین مثال [illegible] اور اگر ایسی صورت مین اوپر والی عدد کی بعد ایک صفر یا کئی صفر ہون
تو سب صفرون پر ۹ کی صورت لکہدین اور ان صفرون کی تلی والی عددون کو اس ۹ سی کم کرکے بیان اور مابعد
صفرون کی جو عدد ہو اوس سی ایک کم کرکی باقی اوس پر لکہدین اور اوسکی تلی والی کو اس باقی مین سی
کم کرین مثال [illegible] اگر دونو سطرون مین مقابل صفر ہون ایک صفر زیر خط لکہدین مثال [illegible]
اور اگر تلی کی عدد کی مقابل اوپر صفر ہو تو اوس عدد کو دس سی کم کرکی باقی زیر خط لکہدین اور مابعد صفر کی
عدد سی ایک کم کرکی باقی اوس پر لکہہ کی عدد تحتانی اوسکا اس باقی سی کم کرین مثال [illegible]
اور جو بعد اوس صفر کی کوئی اور صفر ہو تو اون صفرون پر ۹ کی صورت لکہدین اور عدد مابعد صفار

سی ایک کم کرکی باقی اوسپر لکہدین اور اعداد تحتانیہ اگلی ۹ سی اور باقی سی کم کیی جائین مثال
۲۳۲ ۹۴ اور اگر تلی والا عدد زیادہ ہو اور اوپر والا کم اور بائین طرف اوسکی متصل یا بعد اصفار
کی ایک ہو تو اس ایک پر صفر لکہدین اگر وسط مین ہو اور اوسکی مقابل کو اسی جیسا کہ قاعدہ صفر کی
تفریق کا ہی کم کرین مثال ۹۵ مثال دوسری ۴۹۶ اور اگر تلی عدد ہو اور اوپر صفر اور
ما بعد کی متصل یا بعد صفر دن کی ایک ہو وسط مین تو اس ایک پر بہی صفر لکہدین مثال ۲۳
مثال دوسری ۲۲۱۱۳ اور اگر ان دونو صورتون مین ایک آخر مین ہو تو ضرورت صفر کی نہین
وہ فنا ہوگیا اوسکی نقل نکرین مثال ۹ مثال دوسری ۱۲ اور جن اعداد فوقانی کی
مقابلہ مین کچہہ نہو یا صفر ہو اونکو بعینہ زیر خط نقل کرین مثال ۱۹۱۱ امتحان تفریق کا اس طرح
ہی کہ عدد منقوص منہ کی میزان سی عدد منقوص کی میزان کم کرین اگر ممکن ہو ورنہ ۹ کو اوسکی
میزان پر بڑہا کی اوس سی میزان منقوص کو کم کرین جو باقی ہو اوسی یاد رکہین پہر میزان حاصل تفریق
کی لین اگر اوس عدد محفوظ سی مطابق ہو تو غالبا عمل صحیح ہی نہین تو خطا مثلا مثال اخیر مین
۵ میزان منقوص منہ کی ہی اوس سی ۳ کو جو میزان منقوص کی ہی کم کیا ۲ باقی رہی یہی میزان حاصل تفریق
کی ہی اور مثال اول مین عدد منقوص منہ کی میزان ایک ہی اوسپر ۹ بڑہائی ۱۰ ہوئی اوس مین سی
۷ کو کہ میزان منقوص ہی جب کم کیا ۳ رہی وہی میزان حاصل تفریق کی ہی پس عمل صحیح ہی

فصل پانچوین ضرب کی بیان مین

ضرب اسی کہتی ہین کہ ایک عدد کو دوسری کی شمار
پر بڑہالین پہلی عدد کو مضروب اور دوسری کو مضروب فیہ کہتی ہین اور جو حاصل ہو اوسی حاصل
ضرب کہتی ہین مثلا ۴ کو ۵ مین ضرب کرنا یہہ ہی کہ ۴ کو پانچگونہ کرلین کہ ۲۰ ہوتی ہین ۴ مضروب اور ۵
مضروب فیہ اور ۲۰ حاصل ضرب اور اختیار ہی دونو عددون مین سی جسی چاہین مضروب کرین
اور جسی چاہین مضروب فیہ حاصل ایک ہی ہوتا ہی اگر ۵ کو ۴ مین ضرب کرین تو بہی ۲۰ ہی حاصل
ہون اور ضرب ۳ قسم ہی مفرد کی مفرد مین اور مفرد کی مرکب مین اور مرکب کی مرکب مین مفرد
اوس عدد کو کہتی ہین جسکی نوشت مین ایک ہی عدد ہو تنہا خواہ بساتہہ صفر یا اصفار کی جیسے ۹

یاد اور ۱۱ اور ۱۵ اور مرکب اوسی کہتی ہین کہ جسکی نوشت مین ایک عدد سی زیادہ ہو جیسی ۱۵ یا ۱۰۰ اور ضرب مفرد فی المفرد مین اگر آحاد کی آحاد مین ضرب ہو اوسکی لئی یہہ نقشہ کافی ہی ایک کی ضرب جلد دسی ضرب ہو وہ جز ہستا نہین بعینہ باقی رہتا ہی لہذا اوسکی سوا اورون کی ضرب کا اس نقشہ مین ذکر ہی محاسب کو چاہیی کہ خواص ضرب آحاد فی الآحاد کی جو اس نقشہ مین درج ہین حفظ یاد کرلی کہ بغیر انکی یاد کی حساب مین مشکل پڑتی ہی

مضروب فیہ

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	
۱۸	۱۶	۱۴	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲
۲۷	۲۴	۲۱	۱۸	۱۵	۱۲	۹	۶	۳
۳۶	۳۲	۲۸	۲۴	۳۰	۱۶	۱۲	۸	۴
۴۵	۴۰	۳۵	۳۰	۲۵	۲۰	۱۵	۱۰	۵
۵۴	۴۸	۴۲	۳۶	۳۰	۲۴	۱۸	۱۲	۶
۶۳	۵۶	۴۹	۴۲	۳۵	۲۸	۲۱	۱۴	۷
۷۲	۶۴	۵۶	۴۸	۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸
۸۱	۷۳	۶۳	۵۴	۴۵	۳۶	۲۷	۱۸	۹

اس نقشہ مین داہنی طرف کی عدد مضروب ہین اور اوپر کی مضروب فیہ اور باقی حاصل ضرب ہین ہر دو عدد کا حاصل ضرب اوس خانہ مین ہی جو مضروب اور مضروب فیہ دونو کی مقابل ہی مثلاً ۶ کو ۴ مین ضرب کرین ۲۴ حاصل ہوتی ہین سو ۲۴ ایسی خانہ مین ہین کہ باعتبار خانہای عرضی کی ۶ سی مقابل ہی اور باعتبار خانہای طولی کی ۴ سی یا ۹ کو ۷ مین ضرب کرین ۶۳ حاصل ہین سو ۶۳ اوس خانہ مین لکہی ہین جو عرضاً ۹ سی مقابل ہی اور طولاً ۷ سی وعلی ہذا القیاس اور اگر ضرب آحاد کی غیر آحاد مین ہو مثلاً عشرات یا مئات یا الوف مین ہو یا غیر آحاد کی غیر آحاد مین مثلاً عشرات کو مئات مین یا الوف

مین ضرب کرین تو اوسکا یہہ قاعدہ ہی کہ ایک عدد کی صورت کو دوسری کی صورت مین بلحاظ مرتبہ کی ضرب کرین اور حاصل کو لکھہ کی ایک جانب یا دونو جانب مین جسقدر صفر ہون اونکی اپنی حاصل کی داہنی طرف لکھدین بلحاظ ان اصفار کی وہ عدد جو ہو وہی حاصل ضرب ہی مثلاً ۴ ۵۰ مین ۴ مین اس طرح کہ صورت تہی کی ۵ مین ضرب کی ۲۰ حاصل ہوئی اوسپر ایک صفر جو ۵۰ مین تہا لکھدیا ۲۰۰ ہوئی اور ۶۰ مین ۸۰۰ مین ۶ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۸ ہوئی اوسکی داہنی طرف ایک صفر ۶۰ والا اور دو صفر ۸۰۰ والی رکہدئی ۴۸۰۰۰ ہوئی اور ضرب مفرد فی المرکب کا یہہ طریقہ ہی کہ مرکب کو لکھہ کی اوسکی داہنی طرف ایک فرق سی بعد کہینچی ایک خط قوسی کی مفرد مضروب کو لکھدین پہر تلی اوس مرکب کی ایک خط کہینچین اور مفرد کو ہر مرتبہ مین ضرب کر کی حاصل کو تلی خط کی لکھین اگر دس سی کم ہو اور جو دہائی حاصل ہو تو صفر لکھین اور جو دہائی سی زیادہ حاصل ہو تو زیادہ کو لکھین اور ان دونو صورتن مین عدد دہائی کا اگلی مرتبہ کی حاصل ضرب پر زیادہ کرین اور جمیع قواعد جو عمل جمع مین مذکور ہوئی ہین یہان بہی ملحوظ رہین مثال (۱ ۴۷۴۵۲ / ۱۸۹۸۰۸ مثال دوسری (۶ ۶۰۹۵۶ / ۴۲۵۷۳۶ طرفین کی صفر یہان بہی حاصل ضرب کی داہنی طرف رکہی جائیگی مثال (۴ ۵۱ / ۲۶۰۴۰ دوسری مثال (۷ ۴۷ / ۲۹۰۰۰ اور ضرب مرکب فی المرکب کی لئی اچہا طریقہ مشبکہ ہی یعنی عدد مضروب کو لکہنی کی اوپر تلی خط کہینچی کی دونو کناری خط اور درمیان ہر دو مرتبہ اوس عدد کی ایک خط طولی کہینچی اور بائین طرف کو عدد مضروب فیہ لکہی اسطرح پر کہ آحاد سب سی تلی ہون اونسی اوپر عشرات اونسی اوپر مات اونسی اوپر الوف وہکذا اور اوسکی ہر دو مرتبونکی درمیان مین اور سب سی تلی ایک خط عرضی موازی اوپر والی خط کی کہینچی پس ایک شکل بطور مربع کی حاصل ہوگی خانہ دار جسکی عرض کی ہر قطار مین بشمار مراتب مضروب کی خانہ ہونگی اور طول کی ہر قطار مین بشمار مراتب مضروب فیہ کی پہر ہر خانہ کو ایک خط مورب یعنی بینڈی سی دو مثلث پر تقسیم کری پہر ہر مرتبہ مضروب کو مضروب فیہ کی ہر مرتبہ مین ضرب کری اور حاصل کو ایسی خانہ مین لکہی کہ دونو کی اوس مرتبہ کی مقابل ہو باینوضع کہ آحاد حاصل کی اوس خانہ کی مثلث تحتانی مین ثبت کری اور عشرات مثلث فوقانی مین اور جہان عشرہ حاصل ہو وہان

مثلث تحتانی کو خالی رکھہ صفر لکھنا ضرور نہین اور مثلث فوقانی مین جو عدد عشرہ کا لکھدے اور جہان
فقط آحاد حاصل ہون آحاد کو مثلث تحتانی مین لکھی اور مثلث فوقانی کو خالی چھوڑے اور اسی طرح آخر تک
عمل تمام کرے پھر سیدھی طرف کی سب سے تلے کی مثلث مین جو عدد ہو اوسی زیر شکل پہلی خانہ کی تلے لکھی
بعد اوسکی سب اون عددون کو جو درمیان دو خط مورب کی ہین بموجب قاعدہ جمع کی جمع کرے
اور حاصل کو زیر شکل بائین طرف اوس پہلی عدد کی اسطرح پر رقم کرے کہ مقابل ایک ایک خانہ کی ایک
ایک مرتبہ ہو یعنی حاصل جمع ہر مابین دو خط مورب کا اوسکی مقابل لکھا جاوے مگر یہہ کہ مراتب حاصل
کی خانون سے بڑہ جاوین تو وہ بائین طرف شکل کی لکھی جاوینگی اور بعد فراغت اس قسم کی مابین
خطین مورب مین سے جنکی مقابلہ مین حاصل لکھہ نہین سکتے ایک نقطہ مربع کی بائین طرف والی خط پر لگانا چاہیے
کہ علامت ہو اس بات کی کہ اس سے فراغت حاصل ہو چکی ہے مثال 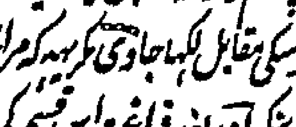 اصفار
مضروب یا مضروب فیہ کی مقابلہ مین جتنی خانہ ہون سب خالی رکھے جائین
اور بوقت لکھنے حاصل ضرب کی اگر سیدھی طرف کی تلی کا مثلث خالی ہو تو پہلی خانہ کی تلی صفر لکھا جاوے
اور اسی طرح اگر جب مثلث فیمابین دو خط مورب کی خالی ہون تو اوس خانہ کی مقابلہ مین بھی صفر رکھا جاوے
مثال 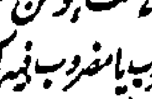 جو صفر کہ مضروب یا مضروب فیہ کی ابتدا مین ہون اونکی لیے شکل مین خانہ
بنانے کی کچھہ ضرورت نہین بلکہ بعد اونکی ہر مرتبہ کی لیے خانہ بنادے اور بعد اوتار لینے حاصل ضرب
کی شکل سے جتنی صفر طرفین مین ہون حاصل ضرب کی داہنی طرف رکھدے مثال امتحان عمل ضرب
کا اس طرح ہے کہ میزان مضروب کو مضروب فیہ مین ضرب کرکی حاصل کی میزان لین جو باقی رہے اگر میزان
حاصل ضرب سے برابر ہو تو عمل غالبا صحیح ہے نہین تو خطا مثلا مثال اخیر مین میزان مضروب کی ۵ ہے اور
مضروب فیہ کی ۳ دونو کی ضرب سے ۱۵ حاصل ہوے اوسکی میزان ۶ ہے اور وہی میزان حاصل ضرب
کی ہے **فصل چھٹی قسمت کی بیان مین** قسمت اسکو کہتے ہین کہ ایک عدد کو دوسرے
عدد کی شمار پر برابر تقسیم کرین پہلی عدد کو مقسوم کہتے ہین اور دوسری عدد کو مقسوم علیہ اور جو حاصل ہو
اوسی خارج قسمت کہتے ہین مثلا ۲۰ کو ۴ پر تقسیم کرین یعنی اوسکی ۴ حصہ برابر نکالین تو ۵ حاصل ہوتی ہین

۲۰ مقسوم تھی اور ۷ مقسوم علیہ اور ۵ خارج قسمت طریقہ قسمت کا یہہ ہی کہ اگر مقسوم علیہ مفرد ہو تو
مقسوم کو لکھہ کی اوسکی تلی خط عرضی کھینچ کی اور مقسوم علیہ کو بائین طرف تہوڑی فصل سی بعد کچھہ نیچی ایک
خط قوسی کی لکھہ دی بعد اسکی آخر مرتبہ مقسوم سی شروع کرکی دیکھی کہ مقسوم علیہ اوس میں کی بار کم ہو سکتا ہی
جتنی بار کم ہو سکتا ہو اوسکی شمار تلی خط عرضی کی بمقابلہ اوس مرتبہ مقسوم کی لکھہ دی اور وہ مرتبہ مقسوم کا اگر
مقسوم علیہ کی اوس قدر رقم کرنی سی بالکل فنا ہو جاوی تو اوسپر ایک خط چھوٹا سا بصورت فتحہ کی بواسطہ علامت
محو کی لکھہ کی اوس سی سیدہی طرف والی مرتبہ سی اسی طرح عمل کری اور اگر اوس مین سی کچھہ بچ رہی
تو باقی کو اوس مرتبہ مقسوم کی اوپر لکھہ کی اوسکی ماقبل سی ترکیب کری اور نسبت اس مرکب کی
اسبات کا لحاظ کری کہ مقسوم علیہ اس مین سی کی بار کم ہو سکتا ہی اسکا عدد پہلی عدد سی داہنی طرف
لکھی اور اسیطرح آخر تک عمل تمام کری جو عدد کہ نیچی خط عرضی کی حاصل ہو گا وہ خارج قسمت ہی مثال
۲۹۵۳۵۴ ۸۱۴۳۱۱ (۷ اور اگر آخر مین کچھہ بچ رہی تو اوسکو مقسوم علیہ سی نسبت کری جو کسر حاصل
ہو اوسکو اول مراتب خارج کی تلی لکھہ دی مثال ۹۸۶ ۱۲۱ ۹ ۱ (۸ اور اگر مرتبہ آخرہ کی صورت مقسوم
علیہ کی صورت سی کم ہو تو اوسکو ماقبل آخر سی مرکب کرکی ابتداء عمل ماقبل آخر سی کری مثال ۵۵۳ ۱۷ (۵
اور اگر بیچ مین یا ابتدا مین کوئی ایسا عدد آ پڑی کہ مقسوم علیہ سی کم ہو تو اوس عدد کی تلی صفر لکھین
اور بیچ والی عدد کو ماقبل سی مرکب کرکی مقسوم علیہ کو نسبت اس مرکب کی لحاظ کرین کہ کی بار اس مین
سی کم ہو سکتا ہی جی بار کم ہو سکتا ہو اوسکی شمار ماقبل صفر کی لکھین اور ابتداء والی عدد کو بجانب
مقسوم علیہ کی نسبت کرین مثال ۲۱۳ ۲۷۰ ۱ (۳ اور اگر ابتداء مقسوم مین یا وسط مین صفر ہون
اور مابعد سی مرکب نہون تو اونکو بعینہ سطر خارج قسمت مین نقل کرین مثال ۰۸۰۴ ۰۱۰۲ (۴
اور اگر مقسوم علیہ کی ساتھہ مین ایک صفر یا زیادہ ہون تو بقدر صفرون کی ابتداء مقسوم مین سی
مراتب کو چھوڑ دین پہر اگر وہ مراتب مقسوم مین بہی صفر ہون اور مابعد سی مرکب ہون
تو عمل تمام ہو گیا مثال ۹۶۲۱۰ ۳۲۰ (۳۰ اور اگر وہ صفر مابعد سی مرکب ہون یا وہ مراتب
عدد ہون تو اونکو مقسوم علیہ کی جانب نسبت کرکی حاصل نسبت کی صورت اول مراتب

خارج کی تلی لکھی مثال [illegible] دوسری مثال [illegible] اور اگر مقسوم علیہ مرکب
ہو تو طریقہ قسمت کا یہہ ہی کہ اول مقسوم کو لکھہ کر اوسکی تلی دو خط عرضی کھینچی اور دونون اسقدر فاصلہ
رکھی کہ بیچ مین گنجایش ایک سطر لکھنی کی ہو اور تلی دونون کی مقسوم علیہ کو اس سطح پر لکھی کہ آخر مرتبہ اوسکا
آخر مرتبہ مقسوم سی مقابل ہو اور جو وہ عدد کہ بمقابل مراتب مقسوم علیہ کی ہی مقسوم علیہ سی کم ہو تب
مقسوم علیہ کو اس طرح پر لکھی کہ آخر مقسوم علیہ کا ماقبل آخر مقسوم کی مقابل ہو اور ایسا بڑا عدد تلاش
کری کہ جب اوسکو ہر ایک مرتبہ مین مراتب مقسوم علیہ سی ضرب کری تو انکی حاصل ضرب کی اون اعداد
سی جو مقابل ان کی مقسوم مین ہین ہو سکی جب ایسا عدد حاصل ہو اوسکو بمقابلہ اول مراتب مقسوم
علیہ کی درمیان اون دونون خطون کی لکھدی اور اوسکو ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کر کی حاصل ضرب
کو مراتب مقابلہ مقسوم مین سی کم کری پس اگر وہ مراتب مقسوم بالکل فنا ہو جاوین اونپر خط محو یعنی وہی تا
خط بصورت زبر کی کھینچ دی اور اگر کچھہ باقی رہی تو باقی کو اوپر مراتب مقسوم کی لکھدی اور مقسوم علیہ کو
ایک مرتبہ کر داہنی طرف ہٹا کر لکھی اور جس مرتبہ مقسوم علیہ کی تلی کوئی عدد ہو اوسکی تلی خط محو بصورت
زبر کی کھینچدی اور پھر ایسا بڑا عدد تلاش کری جسکی حاصل ضرب کا مراتب مقسوم علیہ مین نقصان مراتب
مقسوم سی جو اب انکی مقابلہ مین ہو گئی ہین اور مابعد اونکی سی ممکن ہو پھر اوس عدد کو درمیان دونون سطرون
کی مقابل مرتبہ اول مقسوم علیہ کی لکھی اور اوسکو حسب دستور ہر مرتبہ مقسوم علیہ مین ضرب کر کی مراتب مقسوم
سی جو اونکی مقابل ہین کم کری اور پھر ایک مرتبہ کر مقسوم علیہ کو سیدہی طرف ہٹا دی اور ویسا ہی عدد
تلاش کری اور اسی طرح عمل تمام کری مثال [illegible] دوسری مثال [illegible] اور باقی احکام مثل
قسمت علی المفرد کی ہین یعنی اگر آخر مین کچھہ بچ رہی تو اوسکو بجانب مقسوم علیہ کی نسبت کر کی صورت حاصل نسبت
کو خارج قسمت پر بڑہا دین مثال [illegible] اور اگر بیچ مین یا انتہای عمل پر ایسی صورت واقع ہو کہ مقابلہ مراتب
مقسوم علیہ کی جو مراتب مقسوم ہون مقسوم علیہ سی کم ہون تو مقابل اول مراتب مقسوم علیہ کی بین السطرین صفر لکھدین
اور بیچ والی صورت مین مقسوم علیہ کو داہنی طرف بیک مرتبہ نقل کر کی حسب دستور عمل کرین مثال [illegible]

بقدر اصفار ابتدائی مقسوم علیہ کی مراتب مقسوم اول ہی چھوڑ دیئے ہا وین اور وقت عمل مقسوم علیہ مین اون صفرون کو نہ لکھین بلکہ علیحدہ ایک صورت مقسوم کی بعد خط توسی کی لکھہ رکھی کہ یاد رہی مثال ۱۲۰) مثال دوسری ۱۲۰) اگر ابتدائی مقسوم صفر ہون اور بوقت عمل کی عدد مابعد اونکی یا لکل فنا ہو جاوین تو اون صفرون کو بعینہ خارج قسمت مین نقل کرین مثال

اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بوقت عمل کی مقسوم مین سی کوئی عدد فنا ہو جاوی اور مابعد اوسکا باقی رہی تو اوس عدد پر صفر لکھہ دین اور عمل باعتبار اوس صفر کی کرین مثال طریقہ امتحان قسمت کا یہہ ہی کہ میزان خارج قسمت کو میزان مقسوم علیہ مین ضرب کرین حاصل ضرب کی میزان اگر میزان مقسوم سی مطابق ہو تو عمل غالباً صحیح ہی نہین تو خطا مثلاً مثال آخر مین میزان خارج قسمت کی تین ہین اور میزان مقسوم علیہ کی بھی تین ہین تین کو تین مین ضرب کیا تو ہوئی وہی مقسوم کی میزان ہی یا مثلاً آخر سی اوپر والی مثال مین میزان خارج کی چھہ ہین اوسکو میزان مقسوم علیہ یعنی ۷ مین ضرب کیا حاصل یعنی ۴۲ کی میزان ۶ ہین اور وہی مقسوم کی میزان ہی اور اگر مقسوم مین کچھہ باقی رہ گیا ہو تو بعد ضرب کرنی میزان خارج قسمت کی میزان مقسوم علیہ مین حاصل ضرب پر میزان اوس باقی کی بڑھا لین اور مجموع کی میزان کو میزان مقسوم سی مطابق کرین جیسا اوپر کی مثال سوم مین مقسوم مین سی ۵ بچ رہی ہین اوسکی میزان یعنی ۲ کو ۸ اپر کہ حاصل ضرب میزان خارج اور میزان مقسوم علیہ ہی بڑھایا ۱۰ ہوئی اوسکی میزان ۱ ہی اور وہی میزان مقسوم کی ہی

باب دوسرا حساب کسور کی بیان مین

اس باب مین ایک مقدمہ ہی اور پانچ فصلین

مقدمہ مشتمل ہی اوپر چند فائدون کی **ف ۱** کسر یا مفرد ہوتی ہی جیسی ایک ثلث یا ایک ربع یا مکرر ہوتی ہی جیسی دو ثلث اور تین ربع اور یا مضاف ہوتی ہی جیسی نصف السدس اور گیارہوان حصہ تیرہوین حصہ کا اور یا معطوفہ ہوتی ہی جیسی نصف و ثلث **ف ۲** مخرج کسر کا اوس عدد کو کہتی ہین کہ اوس سی یہہ کسر صحیح نکلی اور اوس سی کم سی نہ نکل سکی جیسی نصف کا مخرج ۲ ہی اور ثلث کا مخرج ۳ اور ربع کا ۴ اور گیارہوین حصہ کا مخرج گیارہ اور جو عدد مخرج کسر مفرد کا ہوتا ہی وہی مخرج

کسر مکرر کا ہوتا ہی مثلا تین مخرج ثلث کا ہی ثلثان کا بھی ایسا ہی چار مخرج ایک ربع کا ہی تین ربع
کا بھی ہی اور مخرج کسر مضاف کا وہ عدد ہی کہ ضرب مخرج مضاف بیچ مخرج مضاف الیہ مین حاصل
ہو جیسے نصف سدس کا مخرج ۱۲ ہی اس واسطے کہ نصف کا مخرج ۲ ہی اور سدس کا مخرج ۶ دو کو ۶ مین ضرب
کیا ۱۲ حاصل ہوئی یا مثلا ربع الخمس کا مخرج ۲۰ ہی اس واسطے کہ ربع کا مخرج ۴ ہی اور خمس کا مخرج ۵ چار
کو ۵ مین ضرب کیا ۲۰ ہوئی اور کسر معطوف کی مخرج نکالنی کا یہہ طریق ہی کہ درمیان دونوں کی مخرجون
کی اگر نسبت تداخل ہو یعنی ایک دوسری کو فنا کر دیتا ہی جیسے نصف اور ربع مخرج نصف کا یعنی دو مخرج
ربع یعنی چار کو فنا کر دیتا ہی تو ایسی صورت مین بڑا عدد دونوں کا مخرج ہی پس مخرج نصف و ربع
کا ۴ ہی اور مخرج نصف و سدس کا ۶ اور اگر دونوں کی مخرج مین توافق ہو یعنی ایک دوسری کو فنا
نکری اور کوئی اور عدد سوا واحد کی اون دونوں کو فنا کری جیسے ربع اور سدس مخرج ربع یعنی چار
مخرج سدس یعنی ۶ کو فنا نہین کرتا اور ان دونوں کو دو فنا کرتا ہی یا سدس و تسع کہ ۶ ۹ کو فنا
نہین کرتا اور ان دونوں کو تین فنا کرتا ہی تو ایسی صورت مین ایک مخرج کی وفق کو دوسری کا مخرج مین ضرب
کریں جو حاصل ضرب ہو وہ دونون کسرون کا مخرج ہو گا اور وفق اوس کسر کو کہتی ہین جسکا مخرج عدد وفا کنندہ ہو مثلا
۴ اور ۶ کا فنا کنندہ ۲ ہی کہ مخرج نصف ہی پس چار کا وفق نصف چار کا ہی یعنی ۲ اور ۶ کا وفق نصف
۶ کا ہی یعنی ۳ پس ۲ کو چھہ مین ضرب کیا یا ۳ کو ۴ مین ۱۲ حاصل ہوئی وہی نصف اور سدس کا مخرج
ہی اور اسی واسطے نکالنی مخرج سدس و تسع کی ۳ کو ۹ مین ضرب کریں یا ۳ کو ۶ مین ۱۸ حاصل ہوئی
وہی مخرج سدس و تسع کا ہی اور اگر دونوں کی مخرجون مین تباین ہو یعنی نہ ایک دوسری کو فنا کر سکی اور
نہ سوا واحد کی اور کوئی عدد دونوں کو فنا کر سکی تو کل ایک کو دوسری مین ضرب کرین جیسے اسی واسطے نکالنی
مخرج مشترک ربع اور سبع کی ۴ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۸ ہوئی وہ مخرج دونوں کا ہی **ف ۳** اگر کسر معطوفہ
دو سی زیادہ ہوں تو اون سب کو لکھہ کی نسبت مخرج اول کسر کی طرف مخرج کسر دوم
کی لحاظ کر کی حسب قاعدہ سابق الذکر کی عمل کریں اور حاصل کی نسبت ساتھہ مخرج کسر ثالث کی دیکھی
اور جیسی نسبت ہو مطابق اوسکی عمل کر کی نسبت درمیان اس حاصل کی اور مخرج کسر رابع کی لحا

کرے اور اسی طرح پر آخر تک عمل تمام کرے واسطے توضیح اور تفہیم کے طریقہ استخراج مخرج مشترک
کسور تسعہ مشہورہ کا بیان کیا جاتا ہے کسور مذکورہ یہہ ہین نصف ثلث ربع خمس سدس سبع
ثمن تسع عشر مخرج نصف کا دو ہے اور ثلث کا تین ان دونوں مین تباین ہے لہذا دو کو تین مین
ضرب کیا ۶ ہوئے ۶ کا ساتہہ مخرج ربع یعنی ۴ کی نسبت توافق بالنصف رکہتا ہے لہذا ۶ کے نصف کو ۴ مین
ضرب کیا ۱۲ ہوئے ۱۲ کا ساتہہ مخرج خمس یعنی ۵ کی تباین رکہتا ہے لہذا ۱۲ کو ۵ مین ضرب کیا ۶۰ ہوئے ۶۰ اور
مخرج سدس یعنی ۶ مین تداخل ہے پس ۶۰ پر اکتفا کرکے ۶۰ اوسکے ساتہہ مخرج سبع یعنی ۷ کی لحاظ
کی تباین پایا پس ۶۰ کو ۷ مین ضرب کیا ۴۲۰ ہوئے اوس مین اور مخرج ثمن یعنی ۸ مین توافق بالربع
ہے پس اوسکو آٹہہ کی ربع یعنی ۲ مین ضرب کیا ۸۴۰ ہوئے اوس مین اور ۹ مین جو مخرج تسع کا ہے
توافق بالثلث ہے لہذا اوسکو ۹ کی ثلث یعنی ۳ مین ضرب کیا ۲۵۲۰ ہوئے اور اوسکے ساتہہ مخرج عشر
یعنی ۱۰ کی نسبت تداخل ہے لہذا اوسی پر اکتفا کیا پس مخرج کسور تسعہ ۲۵۲۰ ہے **ف ۴** کسور تسعہ مذکورہ
کو منطق کہتے ہین اور اونکے سوا سب کسرون کو اصم **ف ۵** طریقہ لکہنے کسر کا یہہ ہے کہ صورت مخرج کی
لکہہ کے اوسکے اوپر عدد کسر لکہدیتے ہین پہر اگر اوسکے ساتہہ کوئی صحیح نہو تو اوپر عدد کسر کے صفر لکہہ دیتے ہین
پس ایک نصف کی یہہ صورت ہے ۱/۲ اور دو ثلث کی یہہ صورت ہے ۲/۳ اور چار تیرہوین حصہ کی یہہ صورت
ہے ۴/۱۳ اور اگر ساتہہ کسر کے صحیح ہو تو اول مراتب صحیح کے تلے صورت کسر لکہدیتے ہین مثلا سوا بارہ یون
لکہین گے ۱۲ ۱/۴ اور پندرہ اور تین سبع یون لکہین گے ۱۵ ۳/۷ وعلی ہذا القیاس اور کسر مضاف جو اصم سے
اوس مین درمیان مخرج مضاف اور مضاف الیہ کی لفظ من لکہہ دیتے ہین پس ایک گیارہوان حصہ
تیرہوین حصہ کا یون لکہین گے ۱/۱۱ من ۱۳ **ف ۶** تجنیس سے کہتے ہین کہ عدد صحیح کو از جنس کسر کر لین
اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ عدد صحیح کو اوس کسر کے مخرج مین جس کی جنس سے کرنا منظور ہے ضرب
کرین حاصل ضرب کو مجنس کہتے ہین اور اگر اوس صحیح کے ساتہہ کسر ہو تو عدد اوس کسر کا اس حاصل
ضرب پر بڑہا لین مثلا ۳ کو از جنس ربع کرنا منظور ہو تو ۳ کو مخرج ربع یعنی ۴ مین ضرب کرین حاصل
یعنی ۱۲ مجنس ہوگا اور اگر ۴ ۱/۵ کی تجنیس منظور ہو تو ۴ کو مخرج خمس مین ضرب کرکے ایک اوس پر

بڑہا لین حاصل یہی ہو جیسی ۱۶ ہو کا **ف ۴** یہہ نفع اُنہی کی شی ہین کہ کسور کو تصحیح بنالین جب تک شمار کسر
مخرج سی کم رہی اوسکا عدد صحیح نہین بن سکتا جیسی ۳/۴ یا ۱/۲ اور جب شمار کسر مخرج کی برابر ہو تو واحد
ہو جاتا ہی پس ۴ چار ربع اور ۵ خمس ایک ہین اور جب شمار کسر کی مخرج سی بڑہ جاوی تب مخرج
پر قسمت کرین خارج قسمت عدد صحیح ہو گا تنہا یا ساتھ کسر کی اوسی مخرج سی مثلا ۸ ربع دو ہین اسواسطی کہ ۸ کی
قسمت سی مخرج ربع یعنی ۴ پر دو حاصل ہوتی ہین اور ۹ ربع دو اور ایک ربع ہین اسواسطی کہ ۹ کی قسمت سی
۴ پر ۲ حاصل ہوتا ہی یا خمس کی ۱۱/۵ ہوتی ہین یا ۵/۲ ثمن کی ۱۳/۸ ہوتی ہین **فصل اول جمع کسور**
کی بیان مین طریقہ جمع کسور کا یہہ ہی کہ مخرج مشترک سب سی کسرون کا لیکی لحاظ کرین کہ عدد مجموع
مخرج کی برابر ہی یا اوس سی کم یا زیادہ اگر برابر ہو تو حاصل واحد ہو گا مثال نصف اور ثلث اور سدس
مخرج مشترک انکا ۶ ہی اوسکا نصف ۳ ہی اور ثلث ۲ ہی اور سدس ایک مجموع ان سب کا ۶ ہوتا ہی
کہ مخرج سی برابر ہی پس حاصل واحد ہی یا ۳ ربع اور ایک سدس اور ایک نصف سدس مخرج مشترک انکا ۱۲ ہی
اور اوسکی ۳ ربع کی ۹ ہوتی ہین اور سدس کی دو اور نصف سدس کا ایک مجموع ۱۲ ہی پس حاصل
واحد ہی یا اگر زیادہ ہو تو اس عدد مجموع کو مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل جمع ہوگا
مثال نصف اور ثلث اور ربع مخرج مشترک ۱۲ ہی نصف اوسکا ۶ اور ثلث ۴ اور ربع ۳ سب ۱۳ ہوئی
اوسکو ۱۲ پر قسمت کیا خارج یعنی ۱ اور نصف سدس حاصل جمع ہی اور اگر کم ہو تو مجموع کو مخرج سی
نسبت کرین مثال سدس اور ثلث نصف ہی اسواسطی کہ مخرج مشترک ۶ ہی ۲ اوسکا ثلث ہی اور ایک
سدس سب ۳ ہوئی ۳ نسبت ۶ کی نصف ہی **تتمہ** تضعیف کسور کا قاعدہ بھی مثل قاعدہ جمع کی ہی یعنی
کسر کو مخرج سی لیکی دو چند کرلین پہر اگر مخرج کی برابر حاصل ہو تو حاصل تضعیف واحد ہوگا مثلا
ایک نصف کو دو چند کرین مخرج نصف ۲ ہی اوس سی نصف لیا ایک کو دو چند کیا ۲ ہوئی مخرج کی
برابر پس دونا نصف کا ایک ہی اور اگر کم حاصل ہو مخرج کی طرف نسبت کرین مثلا ایک ربع کو دونا
کرین نصف ہوتا ہی اسواسطی کہ مخرج ربع کا ۴ ہی اوسکی ربع یعنی ایک کو دونا کیا ۲ ہوئی ۲ نسبت ۴
کی نصف ہی اور اگر زیادہ حاصل ہو تو اوسکو مخرج پر قسمت کرین خارج قسمت حاصل تضعیف ہو گا مثلا

۳ ربع کی تضعیف سے ایک اور نصف حاصل ہوتا ہے اس واسطے کہ مخرج ۴ ہے اور اسکی تین ربع یعنی ۳ کو اسکی دونا کیا ۶ ہوئی کہ ۴ سے زیادہ ہیں پس ۶ کو ۴ پر قسمت کیا ۱ خارج ہوا اور ہی حاصل تضعیف سے ہے

فصل دوسری تفریق کسور کے بیان میں

طریقہ تفریق کسور کا یہہ ہے کہ مخرج مشترک سے دونوں کسروں کو ایک کم کو زیادہ سے کم کریں اور باقی کو مخرج کی طرف نسبت کریں مثلاً دو ثلث کو تین ربع میں سے کم کریں حاصل ایک نصف سدس ہوگا اس واسطے مخرج مشترک ۱۲ ہے اور دو ثلث اوسکی ۸ کو جب اوسکی ۳ ربع یعنی ۹ میں سے کم کیا ایک باقی رہا اور وہ نسبت ۱۲ کی نصف السدس ہے مثال دوسرے نصف کو ۴ خمس سے کم کیا تین عشر باقی رہے اس واسطے کہ مخرج مشترک ۱۰ ہے اور اسکی نصف یعنی ۵ کو جب اوسکی ۴ خمس یعنی ۸ سے کم کیا ۳ باقی رہے اور وہ نسبت ۱۰ کی ۳ عشر ہیں **تتمہ** تنصیف کسور کا طریقہ یہہ ہے کہ عدد کسر اگر زوج ہو اوسکا نصف لے لیں جیسے چار خمس کی تنصیف سے ۲ خمس حاصل ہوتی ہیں اگر فرد ہو تو اوسکو بجانب ضعف مخرج کی نسبت کریں جیسے تین ربع کا نصف ۳ ثمن ہے اس واسطے کہ جب مخرج ربع یعنی ۴ سے ۲ ربع لے ۲ ہوئے اور ۳ بہ نسبت ۸ کی کہ ضعف ۴ کا ہے ۳ ثمن ہے

فصل تیسری ضرب کسور کی بیان میں

ضرب کسور کی پانچ قسمیں ہیں ضرب کسر کی صحیح میں ۱ اور ضرب مختلط یعنی کسر با صحیح کی صحیح میں ۲ اور ضرب کسر کی کسر میں ۳ اور ضرب مختلط کی کسر میں ۴ اور ضرب مختلط کی مختلط میں ۵ اول کی طریقہ یہہ ہے کہ عدد کسر کو صحیح میں ضرب کریں اور حاصل کو مخرج پر قسمت کریں اگر مخرج سے زیادہ ہو مثال $7\frac{3}{4}$ میں ۳ کو ۷ میں ضرب کیا ۲۱ حاصل ہوئے وہ مخرج ربع یعنی ۴ سے زیادہ ہے لہذا ۲۱ کو ۴ پر قسمت کیا خارج قسمت یعنی $5\frac{1}{4}$ حاصل ضرب ہے تین ربع کا ۷ میں اور اگر مخرج سے کم حاصل ہو تو حاصل کو مخرج کی طرف نسبت کریں مثال ایک نصف سدس ۳ میں ایک کو ۳ میں ضرب کیا ۳ رہے بجانب مخرج نصف سدس کے کہ ۱۲ ہے نسبت کیا ۳، ۱۲ کی ربع ہیں پس ربع حاصل ضرب ہے اور اگر حاصل ضرب عدد کسر صحیح میں مخرج سے برابر ہو تو حاصل واحد ہوگا مثال ایک ربع ۴ میں ایک کو ۴ میں ضرب کیا ۴ رہے وہی مخرج ربع کا ہے پس حاصل ایک ہے قسم دوم یعنی مختلط فی الصحیح کا طریقہ یہہ ہے کہ مختلط کو مجنس کرکے صحیح میں ضرب کریں اور حاصل کو کہ ہمیشہ اس قسم میں مخرج سے زیادہ ہوتا ہے مخرج پر قسمت کریں

خارج قسمت حاصل ضرب ہو گا مثال دو اور تین خمس ہین دو اور تین خمس کا مجنس ۱۳ ہی اسکو ۴ مین ضرب
کیا ۵۲ ہوی ۵۲ کو ۵ پر قسمت کیا ۱۰ اور ۲ خمس نکلی وہی حاصل ضرب ہی قسم تیسری یعنی کسر فی الکسر کا
طریقہ یہہ ہی کہ صورت کسر اول کو صورت کسر دوم مین ضرب کرین جو حاصل ہو اوسی حاصل اول کہتی ہین پہر
پہر ایک کسر کی مخرج کو دوسری کسر کی مخرج مین ضرب کرین حاصل کو حاصل ثانی کہتی ہین پہر حاصل
اول کو بجانب حاصل ثانی کی نسبت کرین اسواسطی کہ اس صورت مین اول ثانی سی ہمیشہ کم ہوتا ہی مثال
تین ربع پانچ سبع مین ایک نصف اور ربع السبع ہوتی ہین اسواسطی کہ جب تین کو ۵ مین ضرب
کیا ۱۵ ہوی یہہ حاصل اول ہی اور ۴ کو ۷ مین ضرب کیا ۲۸ ہوتی یہہ حاصل ثانی ہی اور ۱۵ نسبت
۲۸ کی ایک نصف اور ربع السبع ہی قسم چوتہی یعنی مختلط فی الکسر کا طریقہ یہہ ہی کہ مختلط کو مجنس کر کی
صورت کسر مین ضرب کرین اور دونو کسرون کی مخرج کو باہم ضرب کرین پہر حاصل اول کو حاصل دوم
پر قسمت کرین اگر اول دوم سی زیادہ ہو یا دونو برابر ہون مثال زیادہ کی ۲ اور ایک ربع ۵
سدس مین ایک اور ۷ ثمن ہوتی ہین اسواسطی کہ مجنس ۲ اور ایک ربع کا ۹ ہی اوسکو ۵ مین ضرب
کیا ۴۵ ہوی لیکن وہ ۲۴ سی کہ حاصل ضرب مخرج ربع اور سدس کا ہی زیادہ ہی لہذا ۴۵ کو ۲۴
پر قسمت کیا خارج قسمت ایک اور ۷ ثمن ہین وہی حاصل ضرب ہی مثال مساوات کی ۴ و ۵ مین مجنس اول کا ۵
ہی اوسکو صورت کسر دوم مین ضرب کیا ۲۰ ہوی اور حاصل ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج کسر اول یعنی ۴ کا
مخرج کسر دوم یعنی ۵ مین ہی ۲۰ ہی ۲۰ کو ۲۰ پر قسمت کیا واحد حاصل ہوا اور اگر حاصل اول حاصل دوم سی کم
ہو تو حاصل اول کو بجانب دوم کی نسبت کرین مثال ضرب ۳ کی ۵ مین مجنس اول یعنی ۱۳ کو صورت
کسر یعنی ایک مین ضرب کیا ۱۳ حاصل ہوی اور وہ بہ نسبت حاصل ثانی یعنی حاصل ضرب مخرج خمس
کی مخرج ربع مین کہ ۲۰ ہوتا ہی کم ہی لہذا ۱۳ کو ۲۰ کی طرف نسبت کیا ۱۳ اوسکا خمس اور ایک نصف
عشر ہی وہی حاصل ضرب ہی قسم پانچوین یعنی مختلط فی المختلط کا طریقہ یہہ ہی کہ دونو کی مجنسون کو باہم ضرب
کر کی حاصل کو اور حاصل ضرب مخرجین کی کہ ہمیشہ اس قسم مین حاصل اول سی کم ہوتا ہی قسمت کری
خارج قسمت حاصل ضرب ہو گا مثال ۲ سی ۳ ضرب ۴ ہوتا ہی اسواسطی کہ مجنس اول کا ۵ ہی اور مجنس

دوم کا ۱۰ اور کسر کی ضرب سے ۵۰ حاصل ہوئی اور حاصل ضرب مخرجین یعنی ۳ کیا ان میں سے ۵۰ کو پر قسمت
کیا ۱۶⅔ حاصل ہوئی یہی حاصل ضرب ہے **ف** ضرب کسور میں احتمال آٹھ شکلیں ہیں کسر فی الصحیح کسر فی المختلط کسر
فی الکسر صحیح فی الکسر صحیح فی المختلط مختلط فی الکسر مختلط فی الصحیح مختلط فی المختلط ان آٹھ احتمالوں
میں سے ۵ اس لئے معتبر ہوئی کہ ضرب کا حکم جانبین سے ایک ہی سا ہے پس صحیح فی الکسر اور کسر فی الصحیح ایک
ہے اور مختلط فی الکسر اور کسر فی المختلط ایک ہے اور مختلط فی الصحیح اور صحیح فی المختلط ایک ہی پس تین
قسمیں جاتی رہیں پانچ باقی رہیں **ف** کسر میں ضرب کرنے سے عدد بڑھتا نہیں بلکہ کم ہو جاتا ہے اس
واسطے کہ ضرب اسے کہتے ہیں کہ ایک عدد کو بمقدار دوسرے عدد کے لیا جاوے اور جب عدد بمقدار کسر کے
لیا جاوے گا کسر حاصل ہوگی عدد بڑھ سکتا نہیں مثلاً ⅓ کو ۶ میں ضرب کریں پس ۶ کو بقدر ایک ثلث کے لیویں
۲ حاصل ہوں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک ثلث کو شمار ۶ کے لیا تو ۶ ثلث حاصل ہوئے اور تین ثلث کا
ایک ہوتا ہے ۶ ثلث کے ۲ ہوئے بہر کیف عدد مضروب فیہ سے کم حاصل ہوا **فصل چوتھی قسمت**
کسور کے بیان میں قسمت کسور کی آٹھ قسمیں ہیں کسر بر صحیح کسر بر مختلط کسر بر کسر مختلط بر صحیح
مختلط بر مختلط مختلط بر کسر صحیح بر مختلط صحیح بر کسر طریقہ قسمت کا یہ ہے کہ مقسوم اور مقسوم علیہ کو مخرج مشترک
میں ضرب کریں اگر دو جانب کسر ہو اور مخرج موجود میں ضرب کریں اگر ایک جانب کسر ہو پھر حاصل ضرب کسور
کو اور حاصل مقسوم علیہ کی قسمت کریں اگر اول دوسری سے کم نہ ہو اور اگر کم ہو تو نسبت کریں **مثال**
صنف اول یعنی کسر بر صحیح کی ¾ بر ۵ پر ¾ کو جو مقسوم ہے مخرج یعنی ۴ میں ضرب کیا ۳ ہوئے اور ۵ کو
جو مقسوم علیہ ہے ۴ میں ضرب کیا ۲۰ ہوئے ۳ کو ۲۰ سے نسبت ۳ خمس الربع کی ہے وہی خارج قسمت ہے **ف**
اس قسم میں حاصل ضرب مقسوم حاصل ضرب مقسوم علیہ سے ہمیشہ کم ہوتا ہے **مثال صنف دوم**
یعنی کسر بر مختلط کی ½ بر ۳½ مخرج مشترک ۲ ہے اور حاصل ضرب مقسوم مخرج مشترک میں ۱ ہے اور
حاصل ضرب مقسوم علیہ ۷ اول کو ثانی سے نسبت نصف العشر و ربع العشر کی ہے وہی خارج قسمت ہے
ف اس قسم میں بھی حاصل اول حاصل دوم سے ہمیشہ کم ہوتا ہے **مثال صنف تیسرے**
یعنی کسر بر کسر کی چار خمس ⅘ و ثلث ⅓ پر مخرج مشترک ۱۵ ہے اور حاصل مقسوم ۱۲ اور حاصل مقسوم علیہ

۱۰ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور ایک خمس حاصل ہوا وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین حاصل مقسوم
حاصل مقسوم علیہ سی کبھی زیادہ ہوتا ہی جیسا کہ گذرا اور کبھی برابر ہوتا ہی جبکہ مقسوم اور مقسوم علیہ
ایک ہون جیسی ۳/۴ کو ۳/۴ پر قسمت کرین سو ایسی صورت مین کچھ ضرب کی مخرج مین حاجت نہین بلکہ
خارج قسمت ایسی حالت مین ہمیشہ ایک ہوتا ہی اور یہی اگر مقسوم اور مقسوم علیہ کا مخرج ایک ہو اگرچہ
دونو کسرین کم و زیادہ ہون ضرورت ضرب کی نہین بلکہ ایک کے عدد کو دوسری کی عدد پر
قسمت کر دین مثال دو سدس ایک سدس پر خارج قسمت ۲ ہی اور کبھی حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ
سی کم ہوتا ہی مثال ثلث الخمس ثمن پر مخرج مشترک ۱۲۰ ہی اور حاصل مقسوم ۸ اور حاصل مقسوم علیہ
۱۵ اول کو دوسرے سی نسبت ثلث و خمس کی ہی وہی خارج قسمت ہی **مثال صنف چوتھی**
یعنی مختلط بر صحیح کی پانچ اور ایک ربع ۳ پر مخرج موجود ۴ ہی اور حاصل مقسوم ۲۱ اور حاصل
مقسوم علیہ ۱۲ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع حاصل ہوئی وہی خارج قسمت ہی **ف**
اس قسم مین کبھی حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سی زیادہ ہوتا ہی جسکی مثال گذری اور کبھی کم ہوتا ہی
پس اول کو طرف ثانی کی نسبت کرتی ہین مثال تین اور ایک ثلث ۶ پر حاصل مقسوم ۱۰ ہی اور
حاصل مقسوم علیہ ۱۸ اول نسبت دوسری کی پانچ تسع ہی یہی خارج قسمت ہی اور مساوات حاصلین
کی اس قسم مین نہین ہوتی **مثال صنف پانچوین** یعنی مختلط بر مختلط کی ۸ ۲/۳ ۵ پر مخرج مشترک
۳ ہی اور حاصل مقسوم ۲۶ اور حاصل مقسوم علیہ ۱۵ اول کو ثانی پر قسمت کیا ایک اور دو ثلث
ایک ثلث الخمس خارج ہوئی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین کبھی حاصل مقسوم اور حاصل مقسوم
علیہ برابر ہوتا ہی مثلاً تین و نصف کو تین و نصف پر قسمت کرین اور اس صورت مین خارج قسمت
واحد ہوگا اور کبھی زیادہ ہوتا ہی جسکی مثال اوپر گذری اور کبھی کم ہوتا ہی جیسی کہ تین اور ربع چھ و
نصف پر مخرج مشترک ۴ ہی اور حاصل مقسوم ۱۳ اور حاصل مقسوم علیہ ۲۶ اول نسبت ثانی کی
نصف ہی یعنی نصف خارج قسمت ہی **مثال صنف چھٹی** یعنی مختلط بر کسر کی ۱ ۱/۶ ۳/۴ پر مخرج
مشترک ۱۲ ہی اور حاصل مقسوم ۱۴ اور حاصل مقسوم علیہ ۹ اول کو ثانی پر قسمت کیا آٹھ اور آٹھ

سبع خارج ہوئی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس صنف مین حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سی
زیادہ رہتا ہی **مثال صنف ساتوین** یعنی صحیح بر محلہ کی ۴ ۵/۸ پر مخرج موجود ہی حاصل
مقسوم ۱۲ ہی اور حاصل مقسوم علیہ ۱۲ اول کو ثانی سی نسبت چار سبع کی ہی یہی خارج قسمت ہی **ف**
اس قسم مین مساوات حاصلین ممکن نہین مگر حاصل مقسوم کبھی کم ہوتا ہی جسکی مثال گذری اور کبھی زیادہ
مثال ۵/۶ پر حاصل مقسوم ۳۵ ہین اور حاصل مقسوم علیہ ۲۴ اول ثانی پر قسمت کیا ایک اور تین ربع ثمن نکلی
وہی خارج قسمت ہی **مثال صنف آٹھوین** یعنی صحیح بر کسر کی ۵ ۳/۴ پر حاصل مقسوم ۲۰ ہی
اور حاصل مقسوم علیہ ۳ اول کو ثانی پر قسمت کیا ۶ ۲/۳ نکلی وہی خارج قسمت ہی **ف** اس قسم مین ہمیشہ
حاصل مقسوم حاصل مقسوم علیہ سی زیادہ ہوتا ہی **فصل پانچوین بیان مین تحویل کسر کی**
ایک نوع سی طرف دوسری نوع کی تحویل کسر اسی کہتی ہین کہ ایک قسم کسر مین دوسری
قسم کی کسر دریافت کرین مثلاً یہہ کہ ہشتم مین کی سدس ہوتی ہین طریقہ تحویل کا یہہ ہی کہ عدد کسر کو جسکا بدلنا
منظور ہی اوس کسر کی مخرج مین ضرب کرین جسکی ساتھہ بدلنا منظور ہوا اور حاصل کو مخرج اوس کسر پر
جسکا بدلنا منظور ہی قسمت کرین مثال پانچ سبع کی کی ثمن ہوتی ہین ۵/۷ کو ۸ مین ضرب کیا ۴۰ ہوئے ۴۰ کو ۷
پر قسمت کیا پانچ اور پانچ سبع خارج ہوئی پس ۵ ثمن اور ۵ سبع الثمن ۵ سبع کی ہوتی ہین مثال دوسری
۳ ربع کی کی ثلث ہوتی ہین ۳ کو ۳ تین ضرب کیا ۹ ہوئے ۹ کو ۴ پر قسمت کیا
دو اور ایک ربع خارج ہوئے پس دو ثلث اور ایک ربع الثلث تین ربع کی ہوتی ہین
خاتمہ اس خاتمہ مین چند قواعد ضرب اور قسمت کی ذکر کی جاتی ہین کہ بہت مفید ہین اور بوسیلہ اونکے
تحصیل حاصل ضرب اور خارج قسمت کی نسبت قواعد مقررہ کی سہل ہی اور اس خاتمہ مین دو فصلین
ہین **فصل اول قواعد ضرب مین قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۱۰ مین منظور ہو داہنی طرف
اوسکی ایک صفر رکھین بعد رکھنی اس صفر کی وہ عدد جو ہو جاوی وہی حاصل ضرب ہی مثال ۲۳ کو ۱۰ مین ضرب
کیا ۲۳ لکھہ کی اوسکی داہنی طرف صفر رکھا ۲۳۰ ہو گئی مثال دوسری ۱۲۷۶ کو ۱۰ مین ضرب کیا داہنی
طرف اوسکی صفر رکھا ۱۲۷۶۰ ہوی اور جس عدد کی ضرب ۱۰۰ مین منظور ہو اوسی لکھہ کی اوسکی داہنی

پہر فقط دو صفر رکہہ دینا جیسے ۲۰ مثال جسکی ضرب ہزار مین منظور ہو اوسکی داہنی طرف تین صفر لکہہ دین تو حاصل ہزار گنا
جسکی ضرب صورت الف مین ہو اوس مین اور کچہہ عمل کی احتیاج نہین فقط اوسکی داہنی طرف اوس
قدر صفر جو الف کی داہنی طرف ہون رکہہ دین **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۵ مین منظور ہو اوسکی
تنصیف کرین اگر نصف صحیح نکلی تو اوسکی داہنی طرف ایک صفر رکہہ دین مثال ۳۴ ۱۷ آور اگر نصف
صحیح نہ نکلی یعنی کوئی نصف ساتہہ اوسکی اول مین ہو تو عوض نصف کی ۵ داہنی طرف حاصل تنصیف کی
لکہہ دین مثال ۴۵ اور جس عدد کی ضرب ۵۰ مین ہو اوسکی نصف صحیح پر دو صفر اور نصف غیر صحیح
کی داہنی طرف صورت ۵۰ کی لکہدین اور پانسو مین نصف صحیح پر تین صفر اور نصف غیر صحیح پر صورت
پانسو کی لکہدین وعلی ہذا القیاس **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۱۱ مین ہو اگر مفرد ہو اوسکی صورت کو
مکرر لکہہ لین مثال تین گیارہ مین ۳۳ ہین ۶ گیارہ مین ۶۶ ہین آور اگر مفرد کی ساتہہ صفر ہو تو بعد مکرر لکہنی
اوسکی وہ صفر داہنی طرف لکہدی مثال ۵۰ گیارہ مین ۵۵۰ ہین آور اگر مرکب ہو تو اوس عدد کی
داہنی طرف صفر رکہہ کی مقابلہ صفر سی صورت اوس عدد کو لکہہ کی جمع کر لین حاصل جمع حاصل ضرب
ہوگا مثال ۴۲۶۹۱ اسکی لکہنی کی صورت یہ ہوئی $\frac{۴۲۶۹۱۰}{۴۶۹۶۰۱}$ **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۱۲ مین ہو اوسکی
داہنی طرف صفر رکہہ کی اوسکی دو چند کو صفر کی مقابلہ سی لکہہ کی اوسکی ساتہہ جمع کر لین مثال ۳۸۴
اسکی صورت یون ہوئی $\frac{۳۸۴۰}{۴۶۰۸}$ اور اگر ضرب مفرد کی ہمیشہ ۱۲ مین ہو تو اوسمین یہی کافی ہی کہ مضروب
کی صورت لکہہ کر اوسکی داہنی طرف ضعف مضروب کو لکہدین مثال چار بارہ مین ۴۸ ہین اور اگر مفرد
مین صفر ہو تو بعد لکہنی ضعف کی داہنی طرف اوسکی اوس صفر کو لکہدین مثال ۳۰ بارہ مین ۳۶۰ ہین
قاعدہ جس عدد کی ضرب ۱۵ مین ہو اوس عدد کو ساتہہ اوسکی نصف کی جمع کر کی اوسکی داہنی طرف
ایک صفر لکہدین اگر نصف صحیح نکلی مثال ۱۵ $\frac{۲۴۶}{۱۲۳}$ آور اگر نصف صحیح نہ نکلی تو بجای صفر
کی ۵ لکہدین مثال ۱۵ $\frac{۶۳}{۹۴۵}$ **ف** ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۵ کی ساتہہ اگر ایک صفر یا کئی صفر ہون جیسے
۱۱۰ یا ۱۲۰ یا ۱۵۰ مین کسی عدد کی ضرب منظور ہو یا ۱۱۰۰ یا ۱۲۰۰ یا ۱۵۰۰ مین تو بہی ان تینون قاعدہ
کی موافق ضرب ہو سکتی ہی یعنی صورت ۱۱ اور ۱۲ اور ۱۵ مین بغیر صفر کی بموجب تینون قاعدون مذکورہ

کی ضرب کریں پھر جتنی صفر آئیں ۱۲ یا ۱۵ کی ساتھ ہوں حاصل ضرب کی داہنی طرف لکھدیں مثال
۱۰ ۲۳ میں ۲۳۰ مثال دوسری ۱۲۰۰ ۶۵ میں ۷۸۰۰۰ مثال ۵۰۰۰ ۴۳ میں
۲۱۵۰۰۰ **قاعدہ** جس عدد کی ضرب ۹ میں واقع ہو اوس عدد پر صفر رکھہ کی صورت اوس عدد کی بائیں او
مقابلہ صفر سی لکھہ کی حسب قاعدہ تفریق کم کر لیں حاصل تفریق حاصل ضرب ہوگا مثال ۲۴ ۹ میں
۲۱۶ **ف** اس قاعدہ میں بھی اگر ۹ کی ساتھ صفر ہوں تو بعد اتمام عمل کی صفروں کو داہنی طرف
حاصل ضرب کی لکھدیں مثال ۹۰ ۷۵ میں ۶۷۵۰

فصل دوسری قواعد قسمت کی بیان میں

جس عدد کو ۱۰ پر قسمت کریں اوسکی مرتبہ کو حذف کریں جو باقی رہی وہی خارج قسمت ہی پھر
اگر مرتبہ اول صفر ہو تو پھر باقی خارج قسمت کامل ہی اور اگر عدد ہو تو اوسکو ۱۰ کی جانب نسبت کرکے
حاصل نسبت کو باقی پر بڑھالیں مثال ۵۶۰ خارج قسمت اسکا ۱۰ پر ۵۶ ہی مثال دوسری ۵۷۸ اول
مرتبہ کو حذف کیا ۵۷ رہی اوسپر حاصل نسبت ۸ کا طرف ۱۰ کی نصف ہی زیادہ کیا ۵۷ ۴/۵ ہوئی وہی خارج قسمت
ہی اور اگر کسی عدد کی قسمت ۱۰۰ پر منظور ہو تو اوسکی دو مرتبہ اول سی حذف کردیں باقی خارج قسمت ہے
اگر وہ دونو مرتبہ صفر ہوں مثال ۷۵۰۰ ن ۱۰۰ خارج قسمت ۷۵ ہی والا عدد محذوفہ کو ۱۰۰ کی طرف
نسبت کرکی حاصل نسبت باقی پر بڑھالیں مثال ۲۶۷۵ ن ۱۰۰ خارج قسمت ۲۶ ۳/۴ ہوئی اسی طرح اسطرح
کہ نسبت ۷۵ کی جو محذوف کیا گیا طرف ۱۰۰ کی تین ربع کسر ہی اور اسیطرح جس عدد کی قسمت ہزار پر ہو
اوسکی ابتدا میں سی تین مرتبہ اور جسکی دس ہزار میں ہو اوسکی ابتدا میں سی چار مرتبہ حذف کریں اور خارج
قسمت کو بقیاس تحریر صدر نکالیں **قاعدہ** جس عدد کو ۵ پر قسمت کریں اوسکی مرتبہ اول کو چھوڑ
کی باقی کی تضعیف کر جائیں حاصل تضعیف خارج قسمت ہی اگر مرتبہ اول صفر ہی مثال ۱۲۰ ۵ پر خارج
قسمت ۲۴ ہیں اور اگر مرتبہ اول عدد ہو تو عوض ۵ کی ایک اوپر اول مراتب حاصل تضعیف کی بڑھالیں
اور ۵ سی کم کو طرف ۵ کی نسبت کرکی حاصل نسبت کو حاصل تضعیف سی ملالیں مثال ۸۷۶۵ ۱۷۵۳
مثال دوسری ۲۳۴۶ ۴۶۹ ۱/۵ مثال تیسری ۷ ۶۵۴۷ ۱۳۰۹ ۲/۵ ان مثال میں مرتبہ محذوفہ ۷ ہی اوسمیں سی ۵ واسطے
۵ کی ایک اول مراتب حاصل تضعیف پر بڑھالیا اور ۲ کو ۵ کی طرف نسبت کیا ۲/۵ ہوئی اوسکو اول مراتب

حاصل تضعیف کی تلی لکہدیا اور جس عدد کی قسمت ٥ پر ہو اوسکی ابتدا مین سی دو مرتبہ حذف کرکے
باقی کو تضعیف کرین پہر اگر وہ دونو مرتبہ صفر ہونگی خارج قسمت ہی حاصل تضعیف ہوگا مثال ۲۴ (٥٠
آور اگر عدد ہو اوس مین سی ٥٠ کی لئی ایک اول مراتب خارج قسمت پر بڑہا لین اور ٥٠ سی کم کو طرف
٥٠ کی نسبت کرکی حاصل نسبت ساتہہ اوس خارج قسمت کی ملا دین مثال ٤٥٠ (٥٠ مثال دوسری ٤٢٥ (٥٠
مثال تیسری ٥٧٧ (٥٠ جس عدد کی قسمت ٥٠٠ پر ہو اوسکی ابتدا مین سی تین مرتبہ حذف کرکی باقی
کی تضعیف کرین اور پانچ ہزار مین چار مرتبہ حذف کرین و بقیاس قاعدہ شرح العدد کی خارج قسمت
نکال لین **قاعدہ** جس عدد کی قسمت ۲٥ پر ہو اوسکی ابتدای مین سی دو مرتبہ حذف کرکی باقی کو چار میں
ضرب کر جاوین حاصل ضرب خارج قسمت ہوگا اگر دونو مرتبہ محذوف صفر ہون مثال ۳۱۰٠ (۲٥
اور اگر عدد ہون تو بعوض ہر ۲٥ کی ایک ایک اول مراتب حاصل ضرب پر زیادہ کر لین مثال ۲۲۳٥ (۲٥
مثال دوسری ۳۰٥ اس مثال مین محذوف ٠٥ تہی اوس مین سی ۲٥ کی لئی ایک اول مراتب
حاصل ضرب پر بڑہا لیا اور وہ باقی کو طرف ۲٥ کی نسبت کیا وہ ایک خمس تہا لہذا ایک خمس حاصل ضرب
کی تلی لکہدیا مثال تیسری ٥٠٤ (۲٥ اس مثال مین بعوض ٥٠ کی ۲ اول حاصل ضرب مین بڑہا لئی اور
باقی کو طرف ۲٥ کی نسبت کیا ایک خمس تہا لہذا ایک خمس حاصل ضرب کی ساتہہ لکہدیا مثال چوتہی ٧٥ اس مثال
مین بعوض ٧٥ کی ۳ اول مراتب حاصل ضرب پر بڑہا دی ۳ باقی کو ۲ کی طرف نسبت کرکی ۳ پچیسوین حصہ
ساتہہ حاصل ضرب کی لکہدی **قاعدہ** جس عدد مکرر الصورت کی قسمت ۱۱ پر ہو اوسکا مرتبہ اول خارج
قسمت ہی مثال ۴۴ (۱۱ پر ۴ ہی اور اگر اوس عدد کی ساتہہ ایک صفر یا کئی صفر ہون تو مرتبہ اول ساتہہ
اون صفرون کی خارج قسمت ہی مثال ۲۰ (۱۱ پر ۲ خارج قسمت ہی اور اگر صورت عدد کی دو بار سے
زیادہ ہو تو در صورت جفت ہونی مراتب تکرار کی نصف اون مراتب کی لکہکر درمیان ہر دو مرتبہ کی ایک
صفر لکہہ جاوی جو حاصل ہو وہی خارج قسمت ہی مثال ۲۲۲۲ (۱۱ پر خارج قسمت ۲٠۲ ہی ٥٥٥٥٥٥ (
۱۱ پر ٥٠٥٠٥ اور اگر اس صورت مین مقسوم کی ساتہہ ایک صفر یا زیادہ ہون تو اونکی خارج قسمت کی آگی
طرف لکہدی مثال ۴۴۴۴ (۱۱ پر خارج ۴٠۴ ہین اور اگر طاق ہون تو اول مرتبہ کو اوسکی طرف نسبت

اور باقی کی نصف اوسی طرح پر کہ درمیان ہر دو عدد کی ایک صفر جو لکہہ جاہی اور اوسکی داہنی طرف
ایک صفر لکہدی مثال ۶۶۶۶ ۶۰ اور اگر اس صورتمین مقسوم کی ساتہہ صفر ہو تو اوسمین یہہ قاعدہ
جاری نہین **قاعدہ** جس عدد کی قسمت ۵ اپر ہو اوسکی اول مرتبہ کو چہوڑ کی باقی مین سی ثلث کم کر جاوے
پہر اگر اول مرتبہ صفر ہوا ور باقی کی ثلث صحیح نکلتی ہو تو عمل تمام ہوکیا بعد کم کرنی ثلث کی مابعد مرتبہ اولی سی
جو باقی رہا وہی خارج قسمت ہی مثال ۹ ۴۲ خارج قسمت اس مثال مین ۴۲ ۶ ہی کہ بعد کم کرنی
ثلث یعنی ۲ ۳ کی مابعد صفر سی باقی رہا اور اگر مرتبہ اولی صفر ہو مگر مابعد صفر کی ثلث صحیح نہ نکلی تو جو عدد
ثلث نکالنی مین مابعد صفر کی بچ رہی اوسکو صفر سی مرکب کری ترکیب سی یا ۱۰ حاصل ہونگی یا ۲۰ اگر ۱۰ حاصل
ہون تو اول مراتب حاصل تفریق کی تلی ۲ لکہدی مثال ۶ اور اگر ۲۰ حاصل ہون تو واسطہ ۵ اکی
ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑہادی اور واسطہ ۵ کی ۲ اول مراتب حاصل تفریق
کی تلی لکہی مثال ۵ ۶ اور اگر مرتبہ اول عدد ہو تو اوسکو تنہا ۵ اسی نسبت کری درصورتیکہ مابعد
کا ثلث صحیح نکلی اور ۲ حاصل نسبت کو اول مراتب حاصل تفریق پر بڑہادی مثال ۹ ۶ ۵ اور اگر مابعد کا
ثلث صحیح نکلی تو مرتبہ اول کو ساتہہ اوس عدد کی جو ثلث کی نکالنی سی باقی رہا ہی مرکب کری اور
اوس مین سی ۵ اکی لئی ایک اول مراتب حاصل تفریق پر بڑہادی اور باقی کو طرف ۵ اکی نسبت
کری مثال ۵ ۲ اس مثال مین مابعد مرتبہ اولی کی ثلث صحیح نہین نکلتی بلکہ ۵ مین سی بوقت ثلث نکالنی
کی ۲ بچ رہتی تہین اون ۲ کو مرتبہ اولی سی مرکب کیا ۲۷ ہوئی ۲۷ مین سی ۱۵ اکی لئی ایک اول مراتب حاصل
تفریق پر کہ ۲ تہا زیادہ کیا ۳ ہوئی اور بعد نہہائی ۱۵ اکی ۲۷ سی ۱۲ بچ رہی سو اوسپر لکہدی اوسکی
نسبت ۱۵ اسی ۵ ہی وہی حاصل تفریق پر بڑہادی **الحمد للہ** کہ یہہ رسالہ نافعہ علم حساب مین انجام
کو پہونچا بفضلہ تعالی دیکہنی والی اس رسالہ کی اصول قواعد حساب مین محتاج اور کتاب کی نہو
کی خداتعالی اسی قبول فرماوی اور برادران مؤمنین کو اس سی نفع بخشی اللہم یا ربنا لا رب غیرک یسر
حسابی یوم الحساب ۞ وقنی شر الدارین ۞ وارزقنی خیر الدارین ۞ واغفر لی ولوالدی ولاساتذتی
ولجمیع المسلمین ۞ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

خلاصہ کلام حمد وسپاس مفضل منعام ہی کہ اوسکی فضل سے یہہ کتاب کامل النصاب مسمی بملخص الحساب تالیف لطیف جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول عمدۂ محاسبان زمان اسوۂ مہندسان دوران غواص بحر تحقیق نقاد گوہر تدقیق فصیح اللسان طلیق البیان افضل و امجد جناب مولوی محمد عنایت احمد متوطن قصبہ دیوا متعلقہ بیت السلطنت لکہنو کی ستائیسوین ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۳ بارہ سی ترسٹہہ ہجری کی اہتمام بندۂ خاکسار محمد مصطفی خان ولد حاجی محمد روشن خان مرحوم سی بیچ مطبع مصطفائی واقع بیت السلطنت موصوفہ محلہ محمود نگر نزدیک بڑی دروازہ کی چہپ کر موجب اشاعت فوائد بیحساب طالبان اس فن شریف کی ہوئی لہ الحمد والمنة ولنبیہ الثناء والتحیۃ فقط

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار شیخ اشرف علی متخلص بہ اشرف

مصطفی خان ہین کیا یگانۂ عصر	اونکی مطبع مین چہپ گئی یہ کتاب
سر اعدا دسی لکھوا اشرف	خوب چہاپی کتاب علم حساب

۱۲۶۳

تمام شد

صحتنامۂ اغلاط کتاب ملخصات الحساب از مصنف عفا عنہ دام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۱۰	۶۳ ۱۲	۱۲ ۶۳
۷۷	۲۱	ایک اوس	ایک کی اوس
۷۹	۱۳	پڑھائے	بڑھائے
۸۰	۱۹	حاصل ہیں	حاصل ہوتی ہیں
۸۲	۱۲	اسطرح	اسی طرح
۸۳	۱۱	[illegible]	[illegible]
۸۵	۲	[illegible]	[illegible]
〃	۳	مقسوم صفر	مقسوم میں صفر
〃	۵	[illegible]	[illegible]
۸۶	۱۴	کیا	کریں
۸۸	۳	۴ چار ربع	۴ ربع
〃	۶	سے ہے	سے ہے
〃	۷	سب سے	سے سب
۸۹	۵	اسواسطی مخرج	اسواسطی کہ مخرج
۹۰	۱۳	$\frac{1}{4}$ ۵	$\frac{1}{4}$ $\frac{4}{5}$
〃	۱۸	اوسکا خمس	اوسکا ۳ خمس
۹۳	۱۲	۵۷ کو	۵ کو
۹۴	۹	ساتھ ہو	ساتھ صفر ہو
۹۵	۷	اوسکی مرتبہ کو	اوسکی اول مرتبہ کو
〃	۱۰	۱۰ کو نصف	۱۰ کی کہ نصف
〃	۱۳	۲۶ $\frac{3}{4}$ ۰۱	۲۶ $\frac{3}{4}$
〃	۱۴	تین ربع کرا ہی	تین ربع ہی
〃	۱۵	ہزار ہیں	ہزارہ پر
〃	۱۹	$\frac{8765}{175}$	$\frac{8765}{1753}$
۹۶	۲	سب ہے	سے ہے
۹۷	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	چو	٥.
〃	۱۴	[illegible]	[illegible]